https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

تالیف:
محمد حسیب القادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف: محمد حبیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/120 روپے

ملنے کا پتہ
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042-7352022
Mob: 0300-4477871

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

برصغیر پاک وہند میں دین اسلام کی شمع روشن کرنے والے اولین
بزرگوں میں سے ایک

حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی

المعروف حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے نام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہِ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دوپہر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
7	حرفِ آغاز
9	توبہ کا بیان
27	مختصر تعارف
29	ولادت باسعادت
30	تعلیم وتربیت
36	بیعت وخلافت
39	سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
47	حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ
51	مرشد پاک سے حقیقی عشق
60	حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت روحانی پیشوا
63	کیفیت جذب ومستی
65	عبادت وریاضت
67	حلیہ مبارک
68	کشف وکرامت
80	ملفوظات حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے آزمودہ وظائف	143
وصال	144
خلفاء وسجادہ نشین	146
حضرت مولانا فیض بخش للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ	147
حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	150
فرمودات	157
کتابیات	160

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا پالنے والا' نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر' ان کی آل پر' ان کے اصحاب پر بے حد درود و سلام۔

حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل نے خاتم النبیین بنایا۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی تشریف نہیں لائے گا۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو قرآن مجید عطا فرمایا جو حکمت والی کتاب ہے اور اپنے اندر تمام جہانوں کا علم سموئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید اور حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ پر عمل کرنے سے ہی ہم کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے زندگیاں بسر کرنے کا بہترین نمونہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب و کامران ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جن لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو قائم رکھا وہ لوگ بھی کامیاب ہوئے اور ان کا شمار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوا۔

سلام ان پر جنہوں نے راہ دکھلائی شریعت کی
سلام ان پر جنہوں نے راہ بتلائی طریقت کی

اولیاء اللہ رحمہم اللہ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کی وہ جماعت ہے جس نے دنیاوی نعمتوں کی بجائے دینوی نعمتوں کے حصول کی جانب اپنی توجہ مبذول رکھی۔ ان لوگوں نے اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر زمانے کی صعوبتوں کو برداشت کیا' گھر سے دور ہوئے' رشتہ داروں اور دنیاداروں سے اپنا ناطہ توڑ کر اپنا ناطہ اللہ عزوجل کے ساتھ قائم کیا۔ اولیاء اللہ رحمہم اللہ صحیح معنوں میں حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جانشین بنے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہوں نے اپنے اقوال وافعال سے اس کو ثابت بھی کیا۔

اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اسی گروہ میں ایک اور بڑا نام حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق خداوندی میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرعی علوم سے لوگوں کو واقفیت دلانے کے لئے ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو شرعی علوم کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت وریاضت میں یکتائے روزگار اولیاء اللہ میں شامل ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر وبیشتر اس آیت پاک کی تلاوت فرماتے جس میں فرمانِ الٰہی ہے کہ ہم نے جن اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کی پیروی کو دینی ودنیاوی کاموں میں ترقی کا ضامن ٹھہراتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص ظاہر وباطن میں اتباع شریعت کے بغیر کبھی مقبول بارگاہِ خداوندی نہیں ہوسکتا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ پر اس کتاب کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم صحیح معنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے روشناس ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ سے اپنے دلوں کو منور فرمائیں۔ اخیر میں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حبیب القادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ کا بیان

توبہ ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے۔ سورۃ التحریم میں فرمانِ الٰہی کچھ یوں ہوتا ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو۔"

نیز سورۃ النور میں ارشادِ باری تعالیٰ کچھ یوں ہے:

"اے مومنو! تم سب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

واضح رہے کہ سالکانِ راہِ حق کا پہلا مقام توبہ ہے اور جس طرح طالبانِ عبادت کے لئے پہلا مقام طہارت ہے۔ سورۃ الحشر میں ارشادِ باری تعالیٰ کچھ یوں ہے:

"اوران لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔"

یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا مگر پھر وعدہ توڑا اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا، اب ان کی حالت یہ ہوگی۔

"پس اللہ نے ان کو ایسا کر دیا۔"

یعنی ان لوگوں نے اپنے حال کو فراموش کر دیا اور اپنے لئے کوئی بھی نیکی آگے نہیں بھیجی۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

"جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک اور موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی شے اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں کہ جوان آدمی توبہ کرے۔''

حضور نبی کریم ﷺ ایک موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی وہ گناہ کیا ہی نہ ہو۔''

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

''اللہ عزوجل جب کسی بندہ کو محبوب بنا لیتا ہے تو اسے گناہ کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔''

سورۃ الحشر میں فرمانِ الٰہی کچھ یوں ہوتا ہے:

''وہی لوگ فاسق ہیں۔''

یعنی نافرمان، وعدہ شکن، ہدایت اور رحمت و مغفرت کے راستہ سے دور ہیں۔

فاسق کی دو اقسام ہیں۔

اول فاسق کافر اور دوم فاسق فاجر۔

فاسق کافر وہ ہے جس کا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان نہ ہو۔ ہدایت سے دور ہو اور گمراہی میں پھنسا ہوا ہو۔ جیسا کہ سورۃ الکہف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔''

یعنی رب العالمین کے حکم کی اطاعت سے خارج ہو گیا۔

فاسق فاجر وہ ہے جو شرابی ہو، حرام خور ہو، زانی ہو، اللہ کا نافرمان ہو، عبادت کی راہ سے جدا ہو اور گناہوں میں دھنسا ہوا ہو لیکن شرک نہ کرتا ہو۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فاسق کافر کی [illegible] موت سے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ سے ہوسکتی ہے اور فاسق فاجر کی بخشش موت سے پہلے صرف توبہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ ہر وہ گناہ جو نفسانی شہوت کی وجہ سے سرزد ہو اس کی بخشش کی اُمید کی جاسکتی ہے اور جو گناہ تکبر کی وجہ سے ہو اس کی بخشش کی اُمید نہیں ہوسکتی۔ ابلیس لعین کی نافرمانی تکبر کی وجہ سے تھی۔ تجھے موت سے پہلے اپنے گناہوں کی توبہ کر لینی چاہیے۔ یہی امید کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے۔ سورۃ الشوریٰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے۔''

منقول ہے کہ ایک شخص جب بھی گناہ کرتا تو وہ اسے رجسٹر میں درج کر دیا کرتا۔ ایک دن اس نے گناہ کیا اور رجسٹر کھولا تا کہ اس میں یہ گناہ لکھے مگر وہاں سورۃ الفرقان کی ذیل کی آیت تحریر تھی:

''پس یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ ان کی اچھائیوں سے بدل دے گا۔''

یعنی توبہ کی برکت سے شرک کی جگہ ایمان لکھا گیا' زنا کی جگہ معافی اور نافرمانی کی جگہ گناہ سے حفاظت و اطاعت لکھی جا چکی ہے۔

توبہ کے لغوی معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ اللہ عزوجل کی ممنوعات سے باز رہنا اس لئے کہ اسے اللہ عزوجل کے حکم کا خوف ہے اور توبہ کی حقیقت بھی یہی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

''ندامت و شرمندگی کا نام ہی توبہ ہے۔''

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کی ایک گلی میں تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ کو ایک نوجوان دکھائی دیا جو اپنے کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپا کر چلا آرہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا: اے نوجوان! اس بوتل میں کیا لے جارہے ہو؟ نوجوان شرم کے باعث یہ نہ کہہ سکا کہ اس بوتل میں شراب ہے مگر اس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے دل میں اسی وقت دعا مانگی' یا اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا ہونے سے بچا لے' میرے عیب کی پردہ پوشی کر لے' میں آئندہ کبھی شراب نوشی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد نوجوان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المومنین! اس میں سرکہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا تو بوتل میں سرکہ ہی تھا۔

پس اے انسان! ذرا سوچو کہ ایک بندے نے صرف بندے کے ڈر سے سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شراب کو سرکہ بنا دیا اور اگر کوئی گنہگار اپنے گناہوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی شراب کو نیکیوں کے سرکہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر باہر نکلا۔ راستہ میں مجھے ایک عورت ملی جس نے مجھ سے پوچھا میں نے ایک گناہ کیا ہے کیا میں اس پر توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا: کون سا؟ وہ عورت بولی: میں نے زنا کیا ہے اس سے بچہ پیدا ہوا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے کہا کہ تو تباہ ہو گئی تیرے لئے کوئی توبہ نہیں۔ اس پر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا۔ مجھے خیال ہوا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بغیر پوچھے کیوں یہ بات کہہ دی۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب واقعہ کہہ سنایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت برا کیا کیا تم نے سورۃ الفرقان کی یہ آیت نہیں پڑھی:

"اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا بنا کر نہیں پوجتے۔"

اور سورۃ الفرقان میں ہی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"پس یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' یہ سنتے ہی میں اس عورت کی تلاش کو نکلا اور ہر کسی سے یہ کہتا پھرتا: مجھے اس عورت کا پتہ بتاؤ جس نے مجھ سے پہلے پوچھا تھا۔ (اس کیفیت کے باعث) بچے مجھے مجنون کہنے لگ گئے۔ بالآخر [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنائی۔ جب میں اسے اللہ عزوجل کا فرمان سنا چکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہوگئی اور کہنے لگی کہ میرا ایک باغ ہے میں نے اپنا سارا باغ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ کر دیا۔

عتبہ الغلام ایک ایسے نوجوان تھے جو بدکاری اور شراب نوشی میں کافی شہرت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں سورۃ الحدید کی آیت ذیل کی تفسیر بیان فرما رہے تھے:

"کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر میں محو ہو جائیں۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارکہ کی ایسی تفسیر فرمائی کہ لوگوں نے رونا شروع کر دیا۔ مجلس میں ایک نوجوان (عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ) نے کھڑے ہو کر کہا: اے صالح بزرگ! کیا مجھ جیسے بدکار کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کی معافی عطا فرما دے گا۔ یہ بات کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کے اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ ہے:

"اے عرش کے مالک رب کی نافرمانی کرنے والے نوجوان کیا تجھے گنہگاروں کی سزا معلوم ہے۔ نافرمانوں کے لئے جہنم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے اس دن غضب ہوگا۔ اگر تو آگ کے عذاب پر صبر کر سکتا ہے تو اپنے خالق کی نافرمانی کرلے اور اگر صبر نہیں کر سکتا تو پھر گناہوں سے بچ۔ تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔"

عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ بدبخت کی رب رحیم توبہ قبول کرلے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں! پھر عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ نے سر اٹھا کر اس وقت تین دعائیں مانگیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ اے اللہ! اگر تو نے میرے گناہ کو معاف کر کے میری توبہ قبول کر لی ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو بھی سنوں وہ بھول نہ سکوں۔

۲۔ اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قرأت سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

۳۔ اے اللہ! مجھے رزقِ حلال ایسے طریقے سے عطا فرما جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔

اللہ عزوجل نے عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں دعائیں قبول فرمائیں۔ اس کی فہم و فراست بڑھ گئی اور اس کی تلاوتِ قرآن پاک سن کر ہر گنہگار گناہوں سے توبہ کر لیتا تھا اور اس کے گھر میں روزانہ شوربہ کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں (غیب سے) پہنچ جاتی تھیں اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور عتبہ الغلام کی پوری زندگی اسی طرح ہی ہوتا رہا۔ یہ اس شخص کا حال ہے کہ جس نے پروردگارِ عالم سے اپنا تعلق قائم کر لیا تھا:

"بے شک اللہ عزوجل نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔"

توبہ کی تین شرائط ہیں:

۱۔ مخالفت پر اظہارِ ندامت و افسوس

۲۔ ترکِ حالت میں ذلت محسوس کرنا

۳۔ دوبارہ گناہ نہ کرنا

شرائط کی تینوں باتیں ندامت میں موجود ہیں کیونکہ جب دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے تو باقی دونوں شرطیں بھی اسی ضمن میں شمار ہو جاتی ہیں اور اسی طرح ندامت کے بھی تین اسباب ہیں:

۱۔ جب دل پر سزا کا خوف غلبہ پا جائے تب [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ نعمت کی خواہش دل پر غالب ہو جائے اور جان لیا جائے کہ برے فعل اور نا فرمانی سے وہ حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ پشیمان ہو جائے۔

۳۔ دل میں اللہ عزوجل کی شرم وحیا غالب آجائے اور مخالفت پر پریشان ہو جائے۔

کسی عالم سے سوال پوچھا گیا جب بندہ توبہ کرتا ہے اسے اپنی توبہ کی قبولیت یا غیر قبول ہونے کا پتہ چل جاتا ہے؟ عالم نے جواب دیا: ہاں! ایسی کچھ نشانیاں ہیں جن سے توبہ کی قبولیت کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے۔ اللہ عزوجل اسے گناہوں سے پاک رکھتا ہے اس کے دل سے خوشی کافور ہو جاتی ہے وہ اللہ عزوجل کو ہر آن موجود سمجھنا شروع ہو جاتا ہے وہ نیکوکاروں کے نزدیک اور بروں سے دور رہنا شروع ہو جاتا ہے دنیا کی تھوڑی سی بھی نعمت کو بھی عظیم اور آخرت کے لئے اپنی کثیر نیکیوں کو بھی بہت کم خیال کرتا ہے اپنے دل کو ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول اور اپنی زبان کو (فضول گوئی سے) بند رکھتا ہے اپنے سابقہ گناہوں پر غور و فکر کرتے ہوئے ہمیشہ نادم رہتا ہے اور (اس ضمن میں) اپنے لئے غم اور پریشانی کو لازم کر لیتا ہے۔

سورۂ ق میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''جو اللہ سے بحالت غیوبت ڈرے اور انابت والا دل لائے۔''

اوابت انبیاء و مرسلین کا مقام ہے کیونکہ اللہ عزوجل سورۂ ص میں فرماتا ہے:

''کتنا اچھا بندہ ہے وہ جو ہر حال میں رجوع کرتا ہے۔''

الغرض توبہ کی اصل اللہ عزوجل کی آگاہی خبردار اور خوابِ غفلت سے بیدار ہونا ہے۔ جب بندہ اپنے برے افعال میں غور کرتا ہے تو ان سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ اللہ عزوجل اس پر توبہ کے اسباب آسان فرما دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔''

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں کو نہ بھولو اور ان کی ندامت میں غرق ہو جاؤ یہاں تک کہ اعمالِ صالحہ زیادہ ہو جائیں اور ان پر غرور نہ کرو۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ توبہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں کو بھول جاؤ کیونکہ توبہ کرنے والا اہل محبت سے ہوتا ہے اور محبت والا مشاہدے میں ہوتا ہے اور مشاہدہ میں گناہ کی یاد ظلم ہے۔''

سورۂ الفرقان میں فرمانِ الٰہی کچھ یوں ہوتا ہے:

''اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور وہ کسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے اس کے کہ جن کو قتل کرنا حق ہے اور نہ وہ بدکاری کرتے ہیں اور جو کوئی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا' قیامت کے روز اس کے لئے عذاب کو بڑھا دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو ان کے لئے اللہ ان کی برائیوں کو ان کی اچھائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کئے تو اسی کے اللہ کی طرف رجوع کیا جس طرح کہ رجوع کرنے کا حق ہے۔''

صحیح مسلم شریف میں توبہ کے فضائل کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل کے فرمان کو نقل کیا گیا ہے:

''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (یعنی اپنی رحمت فرماتا ہے جیسے اس کی شان کے مطابق ہے) تا کہ دن کو گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرلے اور دن کو پھیلاتا ہے تا کہ رات میں گناہ کرنے والوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ قبول کر لے یہاں تک کہ سورج کو مغرب سے طلوع کرے۔
(یعنی قیامت آنے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے)''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

''مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہے۔ یا فرمایا: ستر برس کے برابر ہے۔ اللہ عزوجل نے اسے توبہ کے لئے کھول رکھا ہے جس سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اسے بند نہیں کرے گا۔ اور یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ اللہ عزوجل نے مغرب کی جانب ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔ جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا وہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔''

سورۃ الانعام میں فرمانِ باری تعالیٰ میں اسی طرف اشارہ ہے:

''جس دن تمہارے رب کی نشانی آجائے گی تو اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا۔''

طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں' سات بند ہیں اور ایک توبہ کا دروازہ کھلا ہے یہاں تک کہ مغرب سے طلوعِ آفتاب ہو جائے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی حدیث بیان کی ہے: ایک بندے نے گناہ کیا۔ پھر عرض کیا: اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے مجھے بخش دے۔ اس کا پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے تو اللہ عزوجل نے اسے معاف کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اس نے دوبارہ گناہ کیا اور پھر اس نے کہا: میں دوبارہ گناہ کر بیٹھا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا پروردگار! میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ تو پروردگار نے فرمایا کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ گزرا تو پھر اس سے گناہ ہوا اور وہ پھر کہتا رہا کہ میں دوبارہ گناہ کر بیٹھا ہوں تو اس نے عرض کیا: اے پروردگار! میں پھر گناہ کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف کر دے تو اس کے پروردگار نے فرمایا کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہ معاف کر دیتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ اس کے پروردگار نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا وہ جو چاہے عمل کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا یہ فرمانا کہ جو چاہے عمل کرے' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ جب بھی گناہ کرے گا تو معافی مانگ لے گا اور وہ ایسی توبہ کرے گا کہ پھر وہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔ اس کی دلیل اسی کا یہ قول ہے کہ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اسے چاہئے کہ وہ توبہ کر لے۔ جب یہ اس کا طریقہ ہے کہ جب بھی گناہ کرے گا تو توبہ و استغفار کرے گا تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور گناہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ گناہ کرے اور زبان سے توبہ کر لے اور گناہ سے باز نہ آئے پھر بار بار گناہ کرے' یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے۔

اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے امر سے گناہ یاد رکھنے والے فرشتے بھی اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں اور اس کے اپنے اعضاء بھی اور زمین کے نشانات بھی اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے خلاف کوئی چیز گواہی نہیں دیتی۔ یہ بھی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ گناہ سے نادم ہونے والا اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے اور خود پسند غرور کرنے والا اللہ کے عذاب کا منتظر ہوتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! یاد رکھو کہ ہر ایک شخص کے پاس اس کے اعمال حاضر [illegible] اور کوئی شخص دنیا سے نہیں نکلتا جب تک کہ اپنے نیک و بد اعمال کو خود دیکھ لے اور اعمال کا نتیجہ ان کے ختم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے پر معلوم ہوتا ہے۔ شب و روز تمہارے لئے سواریاں ہیں پس ان پر سوار ہو کر آخرت کی طرف سیر کرو اور دنیا کے مکر و فریب سے پرہیز کرو کہ موت ناگہاں آتی ہے اور اللہ کے حلم پر مغروف نہ ہو کہ دوزخ تمہارے لئے تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

"پس جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔"

قبیلہ جہینہ کی ایک عورت' حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے زنا سے حمل تھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حد کے قابل ہوئی مجھ پر حد جاری کیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کو اچھی طرح رکھو' جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لاؤ اس نے ایسا ہی کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے کس کر باندھ دیئے جائیں اور حد لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے سنگسار کر دیا گیا پھر اس کا جنازہ پڑھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر شہروں میں رہنے والوں پر تقسیم کر دی جائے تو انہیں بخشش کے لئے کافی ہو اور کیا تم نے کوئی ایسا پایا ہے کہ جس نے اللہ عزوجل کے لئے اپنی جان کی سخاوت کر دی ہو؟

ترمذی و ابن حبان و حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کئی بار نبی کریم ﷺ سے یہ روایت سنی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام کفل تھا وہ کسی گناہ سے پرہیز نہ کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس ایک غریب محتاج عورت آئی۔ اس نے اس کو ساٹھ دینار دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ عورت سے مباشرت کر سکے۔ جب وہ عورت کی اس جگہ پر بیٹھا جہاں مرد اپنی عورت کی جگہ پر بیٹھا کرتا ہے تو اس عورت کا جسم اللہ کے خوف سے کپکپا گیا اور روئی۔ اس شخص نے پوچھا: تو کیوں روتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیا میں تجھے برا لگتا ہوں؟ اس نے کہا: نہیں، لیکن تو ایسا کام کرنا چاہتا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا۔ اگر میں محتاج نہ ہوتی تو یہ شرط کبھی قبول نہ کرتی۔ اس مرد نے کہا: اگر تو ایسی ہے تو جا چلی جا اور یہ دینار تمہارے ہی ہیں اور ساتھ ہی کہا: اللہ عزوجل کی قسم! میں آئندہ کبھی گناہ نہیں کروں گا۔ اسی رات وہ فوت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا تھا: اللہ عزوجل نے اس آدمی کو بخش دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہو جاتا ہے اور گناہ پر قائم رہنے کے باوجود معافی طلب کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرتا ہے اور جب بندہ استغفر اللہ کرنے کے بعد دوبارہ گناہ کی طرف لوٹتا ہے اور پھر استغفر اللہ کہتا ہے حتیٰ کہ چوتھی بار پھر گناہ کی طرف لوٹتا ہے تو اس گناہ کو کبیرہ گناہ میں شمار کر لیا جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے روایت کی ہے کہ تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اس نے کسی بڑے عالم سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے ایک راہب کے بارے میں اسے بتایا۔ وہ آدمی اس راہب کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر دیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ راہب نے کہا: نہیں، تو اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر ایک بہت بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک اور عالم کا پتہ بتایا تو اس نے آ کر ان سے پوچھا کہ میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے کہا: ہاں ہو سکتی ہے۔ تیرے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ فلاں جگہ جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو وہاں جا کر عبادت کر اور کبھی اپنے وطن کو واپس نہ لوٹنا کہ یہ برے لوگوں کا مسکن ہے۔ تو وہ آدمی ادھر کو چل پڑا۔ ابھی آدھا راستہ طے کیا تھا کہ اسے موت نے آ لیا۔ اب رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں تنازعہ ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ آدمی سچے دل سے توبہ کرنے کو چلا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ابھی کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیک کام نہیں کیا تو ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اپنا منصف مقرر کیا تو اس نے کہا کہ دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ جب انہوں نے ناپا تو جس گاؤں کو وہ جا رہا تھا وہ قریب نکلا۔ اس پر رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ نیکوں کے گاؤں سے صرف ایک بالشت نزدیک تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اُس طرف کی زمین کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ دور ہو جائے اور اس طرف کی زمین کو حکم دیا وہ قریب ہو جائے۔ پھر کہا: ناپ لو تو اس کو ایک بالشت بھر قریب پایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سند جید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جس نے بہت سے گناہ کیے تھے اس نے دوسرے شخص سے پوچھا کہ میں نے ننانوے آدمیوں کو ناحق ظلم سے قتل کیا ہوا ہے کیا اس حالت میں میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اور دوسرے شخص کے پاس جا کر کہا کہ میں نے سو آدمیوں کو ظلم سے قتل کیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اللہ توبہ قبول کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو میں جھوٹا ہوں گا۔ فلاں جگہ کچھ لوگ رہتے ہیں جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں تو ان کے پاس جا اور ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کر۔ وہ ان کی طرف متوجہ ہوا اور راستہ میں مر گیا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے باہم جھگڑنے لگے۔ اللہ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیج کر کہا کہ دونوں جگہوں کو ماپو وہ جس جگہ کے زیادہ قریب ہوا نہیں سے ہے وہ نیک لوگوں کی طرف بقدر ایک انگل کے نزدیک تھا اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ مرنے سے پہلے اللہ سے توبہ کر لو قبل اس کے کہ تم عاجز ہو جاؤ۔ نیک اعمال میں جلدی کرو۔ اپنا تعلق اللہ عزوجل سے جوڑ لو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔ خیرات زیادہ سے زیادہ کرو تم کو رزق زیادہ دیا جائے گا۔ بھلائی کا حکم دو محفوظ رہو گے، بری باتوں سے روکو تمہاری مدد کی جائے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بندہ پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ دائیں جانب والا بائیں جانب والے کا حاکم ہے۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا کہتا ہے کہ میں اس کو لکھ لوں تو دائیں جانب والا کہتا ہے ابھی توقف کرو یہاں تک کہ وہ پانچ گناہ کر لے۔ جب بندہ پانچ گناہ کر لیتا ہے اور بائیں جانب والا جب اس کو لکھنا چاہتا ہے تو دائیں جانب والا کہتا ہے کہ ابھی ٹھہر جاؤ شاید وہ کوئی نیکی کر لے۔ پھر جب بندہ کوئی نیکی کر لیتا ہے تو دائیں جانب والا کہتا ہے کہ ہم کو اطلاع دی گئی ہے کہ ہر نیکی کا عوض دس گنا ہے۔ پس آؤ ہم پانچ گناہوں کو پانچ نیکیوں سے مٹا دیں اور پانچ نیکیاں اس کے لئے لکھ لیں۔ اس وقت شیطان چلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ابن آدم کو کب پا سکوں گا؟

حضرت ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابتدائے حال میں حضرت ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر توبہ کی اور کچھ عرصہ اس پر قائم رہا۔ پھر میرے دل میں معصیت کی چاہت پیدا ہوئی اور میں نے ارتکاب کر لیا اور ان کی صحبت سے روگرداں ہو گیا۔ جب بھی میں انہیں دور سے دیکھتا تو شرمندگی کے مارے اِدھر اُدھر ہو جاتا کہ کہیں ان کی نگاہ مجھ پر نہ پڑ جائے۔ ایک دن ان کا اور میرا آمنا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم اپنے دشمنوں کے ساتھ نہ رہا کرو کیونکہ ابھی تم معصوم ہو اس لئے کہ دشمن تمہارے عیب دیکھتے ہیں اور جب تمہیں انہیں عیب دار نظر آتے ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور جب تم گناہ سے پاک ہوتے ہو تو انہیں دکھ پہنچتا ہے۔ تم میرے پاس آؤ میں تمہاری معصیت کو دور کر دیا کروں گا اس طرح تمہارے دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع میسر نہ آئے گا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرا دل گناہ سے سیر ہو گیا اور مجھے صحیح توبہ نصیب ہو گئی۔

111507

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کے چار ستون ہیں۔ زبان سے معافی کی طلب، دل سے پشیمانی، اعضاء سے گناہ کا ترک کرنا اور نیت یہ رکھنی کہ دوبارہ ایسا گناہ کبھی نہیں کروں گا۔ نیز توبۃ النصوح یہ ہے کہ توبہ کرے اور جس گناہ سے توبہ کرے اس کی جانب دوبارہ کبھی نہ لوٹے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عوام کی توبہ گناہوں سے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔"

خوفِ الٰہی کی توبہ جلالِ الٰہی کے کشف سے ہے اور حیا والی توبہ جمالِ الٰہی کے نظارہ سے ہے۔

حضرت سیدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں دنیا کے اندر جب اللہ عزوجل کے دیدار کی آرزو پیدا ہوئی تو انہوں نے توبہ کی اس لئے کہ دیدار کی خواہش اپنے اختیار سے تھی اور دوستی میں اختیار آفت ہوتی ہے اور اپنے اختیار کی آفت کو ترک کرنا لوگوں کے لئے ترک رویت اور وجہ محبت میں اپنی خودی سے حق کی طرف رجوع کرنے کی صورت میں نمودار ہوئی جیسا کہ مقامِ عالی پر وقوفِ آفت ہے اس سے توبہ کر کے اس سے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں اسی طرح مقام اور احوال کی دید سے بھی توبہ کی جاتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات ہر آن ترقی پر رہے اور جب کسی عالی مقام پر پہنچے تو اس سے نیچے مقام کے وقوف پر استغفار کیا کرتے تھے اور اس مقام کی دید سے توبہ بجالاتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تفسیر کشاف" کا مصنف بڑا عالم تھا اور اس کا شمار اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار علماء میں ہوتا تھا لیکن اس کی قسمت میں ہدایت اور توبہ نہ تھی چنانچہ وہ معتزلی ہو گیا۔ مرتے وقت اس کے منہ سے گندگی باہر آئی۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

"توبہ دو طرح کی ہے، اول عذابِ الٰہی کے خوف سے توبہ کی جائے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے حیا کرتے ہوئے توبہ کی جائے۔"

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کرنے والے کی شناخت چار باتوں سے ہوجاتی ہے۔

۱۔ زبان کو بے ہودہ باتوں سے روکنے سے یعنی غیبت، چغل خوری اور جھوٹ بولنے سے روکنے سے۔

۲۔ دل کے اندر کسی سے حسد یا دشمنی محسوس نہ کرنے سے۔

۳۔ برے لوگوں کو چھوڑنے سے وہی برے کاموں پر آمادہ کرتے ہیں اور قصداً توبہ کو بگاڑ دیتے ہیں۔

۴۔ موت کی تیاری سے، گزشتہ گناہوں پر نادم ہو کر ان سے معافی کا طلبگار ہونے اور اللہ عزوجل کی اطاعت میں کوشش کرنے سے۔

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کے قبول ہونے کی چار علامات ہیں۔

۱۔ بدکاروں سے تعلقات توڑنے سے اور ان سے اپنی جان کا کوئی اندیشہ محسوس نہ کرنے سے۔

۲۔ ہر گناہ سے قطع تعلق کر لینے سے اور اللہ عزوجل کی تمام اطاعتوں کی جانب اپنا رخ کرنے سے۔

۳۔ دنیا کی ہر خوشی سے دل جاتا رہے اور آخرت کا فکر دل میں محسوس کرنے سے۔

۴۔ جس چیز کا ذمہ اللہ عزوجل نے خود لے رکھا ہے یعنی رزق اس سے بے پرواہ ہوجانے سے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خالص توبہ یہ ہے کہ توبہ کرنے والے پر کوئی نشان گناہ کا باقی نہ رہے۔ جس کی توبہ خالص ہوتی ہے وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی صبح و شام کیسے گزرتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کے بعد گناہ، توبہ سے پہلے کے ستر گناہوں سے زیادہ برا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ گناہ کو ترک کرنے کا نام ہے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے رحمت وخوشحالی کی امید رکھی توبہ کے ساتھ اس نے پالیا اور جس نے رحمت کی امید رکھی توبہ کے بغیر تو بے شک پھر وہ حد سے بڑھنے والا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ تین معانی پر حاوی ہے۔

۱۔ گناہ پر پشیمان ہونا۔

۲۔ جس چیز سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا اس کو دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

۳۔ حقوقِ انسان کو ادا کرنے کی کامل کوشش کرنا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تمام مخلوق کو تنبیہ دی جاتی تو دنیا کا نظام خراب ہو جاتا کیونکہ اس دنیا کا نظام غفلت کی بنیاد پر چل رہا ہے اور لاکھوں میں سے کوئی متنبہ ہو کر توبہ کر کے دنیا کو ترک کر دیتا ہے اور مولیٰ کی طلب میں دن رات اس کی یاد میں بسر کرتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرے کہ زمین سے آسمان تک بھر جائیں اور پھر وہ صدقِ دل سے توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بلاشبہ میں معاف کرنے والا ہوں اس کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا، پھر سیدھے راستہ پر قائم رہا۔"

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل توبہ کرنے والوں کو اور ظاہری و باطنی نجاستوں سے پاک رہنے والے کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے کبیرہ گناہوں سے معافی مانگے اور اس کے بعد اپنے دیگر تمام گناہوں سے معافی کا طلبگار ہو۔ توبہ کا بیان یہاں اس لئے کیا گیا کیونکہ توبہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا مقام ہے۔ تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ جب بیعت ہوتے ہیں تو وہ سب سے پہلے اپنے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کرتے ہیں۔ جب بندہ صدقِ دل سے توبہ کر لیتا ہے اور اپنے تمام معاملات کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر وہ عرفان کی منزل پا لیتا ہے۔ وہ اس راستہ پر چلنا شروع کر دیتا جس راستہ پر چل کر اس سے پہلے لوگ منزلِ مقصود تک پہنچے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں صدقِ دل سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے نیک بندوں کے راستہ پر چلنے کی ہمت و قوت عطا فرمائے۔ (آمین)

نفس را برکوب و دائم خوار دار
ناتوانی دورش از مردار وار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تعارف

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اس گروہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے دین اسلام کے چراغ کو روشن رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت زکریا خان رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸۴ھ میں گڑگوجی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف چار برس ہی تھی کہ والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت میں والدہ ماجدہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف سولہ برس تھی۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ریاضت ومجاہدات، ذکر جہر اور پاس انفاس کی تعلیم فرمائی۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس وقت خرقہ خلافت ملا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف بائیس برس تھی۔ حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمانے کے بعد تونسہ شریف جانے کا حکم دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے تونسہ شریف آمد کے بعد ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو علوم شریعہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ تونسہ شریف میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت وریاضت میں مزید اضافہ ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ وقت مجاہدوں میں بسر ہونے لگا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی خدمت کو اپنا سرمایہ حیات جانتے تھے۔ جب حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تونسہ شریف جانے کا حکم دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جدائی کے خیال سے رونا شروع ہو گئے مگر مرشد پاک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اعانت فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تونسہ تشریف لے گئے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت وریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی جس پر بیٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل سماع وصاحب شوق وذوق تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور علمائے دین میں بھی ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی محفل کا یہ چراغ ۱۲۶۷ھ میں بجھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تونسہ شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرۂ مبارک میں ہی مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، حضرت میاں عبداللہ شاہ، حضرت حافظ محمد علی خیر آبادی اور حضرت مولوی محمد علی رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت باسعادت

سلطان التارکین، برہان العاشقین، قبلہ قدس سرہٗ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تیرہویں صدی کے چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے نامور بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد سلیمان'' ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب ''پیر پٹھان'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام ''زکریا'' تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت زکریا خان رحمۃ اللہ علیہ افغانوں کے جعفر قبیلہ کے سردار تھے اوران کا شمار صاحب علم و فضل لوگوں میں ہوتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸۳ھ بمطابق ۱۷۶۴ء کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت گڑ گوجی میں ہوئی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین رہائش پذیر تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب آسمان سے اتر رہا ہے اور آہستہ آہستہ وہ گڑ گوجی میں اترا اوران کی گود میں آ گیا۔ اس آفتاب کا آنا تھا کہ تمام گھر منور ہو گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد یہ خواب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں پورا ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مسند ارشاد پر فائز ہوئے تو ہزاروں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم و تربیت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف چار برس ہی تھی کہ والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری اپنے سر لے لی اور اسے بخوبی نبھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے ملا یوسف جعفر کے مدرسہ میں داخل کروا دیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے پندرہ سپارے ملا یوسف جعفر سے پڑھے۔ ملا یوسف جعفر کی اہلیہ نہایت سخت مزاج کی تھیں۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بات بات پر مارتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والدہ ماجدہ نے ان کے مدرسہ سے اٹھا لیا۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میاں حسن علی کے مدرسہ میں داخل کروا دیا گیا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ پندرہ سپارے پڑھے۔ میاں حسن علی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پند نامہ اور حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی گلستانِ سعدی و بوستانِ سعدی کا درس لیا۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ میاں حسن علی کا مدرسہ تونسہ شریف کے بڑے بازار میں بگی مسجد کے قریب تھا۔ میاں حسن علی کا معمول تھا کہ وہ اپنے طلباء میں عجز و انکساری پیدا کرنے کے لئے ان سے بھیک منگواتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن میں ہی یہ نصیحت کی تھی کہ بیٹا! اللہ عزوجل کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھیک مانگنے کے لئے بھیجا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ناچار چلے تو گئے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میاں حسن علی کے ان کڑے اصولوں کو جانتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند آواز سے بھیک مانگنا تو کجا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھی معیوب سمجھتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے ساری شام تونسہ شریف کی گلیوں میں گھومتے رہے مگر کسی سے کچھ مانگنے کی ہمت نہ کر سکے۔ مغرب کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک حویلی سے ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر حویلی کے چبوترے پر گئی تو وہاں ایک سفید ریش بزرگ تشریف فرما تھے۔ ان بزرگ نے سمجھا کہ شاید کوئی مسافر طالب علم ہے اور بھوکا معلوم ہو رہا ہے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور گھر کے اندر لے گئے اور کھانے کے لئے سالن اور روٹیاں دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بزرگ سمجھے کہ شاید کئی روز کے فاقے کی وجہ سے ایسا ہے اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ بیٹا! تمہارا گھر کہاں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں طالب علم ہوں اور میاں حسن علی کے پاس زیر تعلیم ہوں۔ بزرگ جانتے تھے کہ میاں حسن علی کا اصول ہے کہ وہ اپنے طلباء سے بھیک منگواتے ہیں تا کہ ان میں عجز وانکساری پیدا ہو۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تاکید کرتے ہوئے کہا کہ تم گھر گھر بھیک مانگنے کی بجائے میرے پاس آ جایا کرو میں تم کو دونوں وقت کا کھانا دے دیا کروں گا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اگلے روز مقررہ وقت پر اس حویلی پہنچ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چبوترے کے ساتھ ایک کتے کو بندھا ہوا دیکھا۔ کتے نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر بھونکنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر اس چبوترے کے پاس کھڑے رہے کہ شاید وہ بزرگ باہر آ جائیں مگر رات ہوگئی وہ بزرگ باہر نہ آئے اور نہ ہی کتے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ ہمت ہوئی کہ حویلی کے دروازے پر دستک دے سکیں۔ چنانچہ رات گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ واپس لوٹ آئے اور میاں حسن علی کو یہ بھی نہ بتا سکے کہ انہیں آج بھیک نہیں ملی۔ میاں حسن علی چونکہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھیک مانگنا معیوب سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم کل روٹی نہ لے کر آئے تو تمہیں مدرسہ سے نکال دیا جائے گا۔

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ کل تونسہ کے ہر گھر کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دروازہ کھٹکھٹائیں گے تاکہ انہیں بھیک مل سکے۔ اگلے روز جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف کی گلیوں میں نکلے تو اتنی ہمت نہ ہو سکی کہ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹائیں یہاں تک کہ رات ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں سے بھی کچھ حاصل نہ کر سکے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ واپس جانے لگے تو معاً یہ خیال آیا کہ اگر میں روٹی کے بغیر مدرسہ گیا تو میاں حسن علی مجھے مدرسہ سے نکال دیں گے اور میری تعلیم ختم ہو جائے گی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے کہ چوری کر لی جائے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک تندور کی جانب بڑھے اور جب تندور والے کی نظر دوسری طرف ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ چند روٹیاں اٹھا کر بھاگ نکلے۔ تندور والے کی نظر پڑی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھاگتے بھاگتے مدرسہ میں داخل ہوئے تو وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے مدرسہ میں داخل ہو گیا اور میاں حسن علی سے کہنے لگا کہ میاں جی! تمہیں شرم نہیں آتی تم چوروں کا مدرسہ کھولے بیٹھے ہو۔ میاں حسن علی نے جب تندور والے کی بات سنی تو انہیں شرمندگی ہوئی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ آئندہ اپنے شاگردوں سے بھیک منگوانے کی بجائے ان سے محنت ومزدوری کروائیں تاکہ انہیں رزقِ حلال کمانے کی عادت پڑ جائے۔

میاں حسن علی نے اپنے اس ارادے کے تحت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم درس سے فارغ ہونے کے بعد محنت مزدوری کرو تاکہ تمہارے کھانے، کپڑوں اور کتابوں کا خرچ پورا ہو سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اگلے روز بازار چلے گئے اور ایک جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دو آنے یومیہ پر مزدوری مل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کام کرنے لگے تو معاً آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خیال آیا کہ اگر میں محنت مزدوری میں اپنا وقت ضائع کرنا شروع ہو گیا تو پھر تعلیم کیسے حاصل کروں گا؟ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مالک مزدور نے مالک کے پاس جا کر شکایت کی کہ وہ نیا مزدور کچھ کام نہیں کر رہا اور چپ چاپ بیٹھا کسی سوچ میں گم ہے۔ مالک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس نے مارنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ہاتھ اٹھانا چاہا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ دفعتاً اس کے دل میں خیال آیا کہ کہیں یہ مزدور کوئی طالب علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اس لئے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے معاف کر دیا اور اس کے ہاتھ میں دوبارہ طاقت پیدا ہوگئی۔

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جب مدرسہ واپس پہنچے تو میاں حسن علی کو اس سارے واقعہ کی اطلاع مل چکی تھی۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حجرہ میں طلب کیا اور کہا کہ سلیمان (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تمہارے چہرے پر ولایت کے آثار دیکھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم ایک دن مسند ولایت پر متمکن ہو گے مگر اس وقت تم میرے پاس زیر تعلیم ہو اس لئے میں استاد کی حیثیت سے تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم طالب علمی کے آداب کو مت بھولو اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم جلد از جلد اپنی تعلیم مکمل کرنے کے خواہاں ہو۔ آئندہ تمہیں کھانا' کپڑے اور کتابیں وغیرہ میں دوں گا مگر میں تمہیں اس بات کی قسم بھی دیتا ہوں کہ تم وقت سے پہلے خود کو ظاہر مت کرو۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نہایت حیرانی کے ساتھ استادِ محترم کی باتیں سن رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابھی یہ بھی نہ جانتے تھے کہ مسند ولایت کیا ہوتی ہے اور اس کا ظہور کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں حسن علی سے وعدہ کیا کہ میں آئندہ ان کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تمام تر توجہ حصول علم میں لگا دی۔ دن بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نصابی کتب پڑھتے اور ساری رات تلاوت کلام پاک میں مشغول رہتے تھے۔ تلاوت کلام پاک کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر شوق تھا کہ بعض اوقات دورانِ تلاوت رقت طاری ہو جاتی تھی۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ کسی ایک آیت پر اس قدر غور فرماتے کہ اس کے معانی و مطالب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر واضح ہو جاتے۔ دورانِ تعلیم جب میاں حسن علی اپنے طلباء سے کوئی سوال کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کا جواب قرآنی آیات کے ذریعے دیتے جس سے میاں حسن علی اور دیگر ساتھی طلباء بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت پر حیران رہ جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اسی قابلیت کو دیکھتے ہوئے میاں حسن علی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا وعدہ لیا کہ جب وہ مسند ولایت پر تشریف فرما ہوں اور ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے تعلیم کہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے حاصل کی تو وہ یہ ضرور بتائیں کہ میں نے قرآن پاک کی تعلیم میاں حسن علی سے حاصل کی ہے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ گڑگوجی میں ہی مقیم تھیں اور انہیں اپنے اکلوتے فرزند سے بے حد محبت تھی۔ انہوں نے متعدد بار یہ چاہا کہ وہ اپنے فرزند کے لئے کچھ رقم یا کپڑے بھیجیں اور کئی مرتبہ ایسا کیا بھی مگر میاں حسن علی نے وہ چیزیں لوٹاتے ہوئے انہیں ہر مرتبہ یہی پیغام دیا کہ اگر انہیں میرے مدرسہ میں ہی تعلیم دلوانی ہے تو پھر انہیں دوسرے طلباء کی طرح مدرسہ میں رہنے دیں اور اگر شہزادہ بنانا ہے تو پھر اپنے پاس واپس بلا لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اکثر و بیشتر دل کرتا کہ وہ اپنے اکلوتے فرزند سے ملنے تونسہ چلی جائیں اور گڑگوجی سے تونسہ کا فاصلہ بھی صرف تین کوس تھا مگر میاں حسن علی کی سختی کی وجہ سے وہ ملنے کی ہمت نہ کر پاتیں کیونکہ وہ چاہتی تھیں کہ ان کے فرزند کی تعلیم و تربیت میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر باقی نہیں رہنی چاہئے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز تونسہ شریف کے نواح میں واقع موضع سوکڑ میں ایک کتاب خریدنے کے لئے تشریف لائے تو راستہ میں ایک بزرگ نور محمد نارووالا رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے ہمراہ بازار سے گزر رہے تھے انہوں نے جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اپنے ساتھ گھوڑے پر سوار کرلیا اور اسی طرح تونسہ شریف ان کے مدرسہ تک پہنچایا۔ میاں حسن علی کو جب تمام معاملہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے سختی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ڈانٹا اور کہا کہ سلیمان (رحمۃ اللہ علیہ)! تم بار بار ادب کی حد کو پار کر رہے ہو یہ مدرسہ ہے تمہارے مستقبل کی خانقاہ نہیں اور تمہارے لئے فضاؤں میں تخت رواں کے جلوس نکلیں گے مگر یہ ایک معمولی مدرسہ ہے اور تم اس معمولی مدرسہ کے طالب علم ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب استاد محترم کا غصہ دیکھا تو بے اختیار ان کے قدموں میں گر پڑے اور روتے ہوئے کہا کہ استاد محترم! میں بے اختیار تھا جس کی وجہ سے میں خود بے بس ہوں۔ آپ میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ اللہ مجھے ایک باعمل عالم [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہنے دیں اور مجھے وہ نہ سمجھیں جو میں نہیں ہوں۔ میاں حسن علی نے جب اپنے شاگردِ خاص کی بات سنی تو بے اختیار اسے گلے سے لگالیا۔

اس دن کے بعد میاں حسن علی نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ وہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حجرۂ خاص میں تعلیم دینے لگے اور حتیٰ الامکان اس بات کی کوشش کرنے لگے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عام طلباء میں زیادہ نہ گھل مل جائیں ورنہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دوسروں پر ظاہر ہو جائے گا۔ تنہائی میں میاں حسن علی' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے اور درس دیتے۔

میاں حسن علی سے حصولِ علم کے بعد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ لانگھ چلے گئے اور میاں ولی محمد صاحب کے درس میں شامل ہو گئے۔ موضع لانگھ' تونسہ شریف سے جانب مشرق پانچ کوس پر واقع تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فارسی کی کئی درسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔

میاں ولی محمد صاحب سے حصول علم کے بعد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن تشریف لے گئے جہاں اس وقت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کا درس مشہور تھا۔ قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا تھا۔ کوٹ مٹھن میں قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کا شاندار مدرسہ موجود تھا جہاں بیک وقت ہزاروں طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے منطق اور فقہ کی کئی کتابوں کا درس لیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کی کتابیں آداب الطالبین' عشرہ کاملہ' فصوص الحکم اور فقرات وغیرہ کی تعلیم اپنے مرشد پاک حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت وخلافت

قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال اُچ شریف اور کوٹ مٹھن آیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیرو مرشد حضرت خواجہ فخرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ نور محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! کوہ سلیمان کی چوٹیوں پر ایک شہباز نمودار ہوگا جس کی پرواز سدرۃ المنتہا تک ہوگی اور وہ کوہ سلیمان کا سلیمان ہوگا تم وہ گوہر مقصود حاصل کرو گے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن میں بغرض تعلیم موجود تھے آئے اور اپنے ایک عزیز سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں ہر سال یہاں کیوں آتا ہوں اور ان مقامات پر دیوانوں کی طرح کیوں گھومتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے پیرو مرشد کے حکم کی تعمیل میں یہاں ایک شہباز لامکانی کی تلاش میں آتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ایک دن اسے ضرور پالوں گا۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جب کوٹ مٹھن میں موجود تھے تو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ان دنوں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بہت شوق تھا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کا چرچا سن کر خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے واقعہ [illegible] سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو [illegible] معلوم ہوا کہ ان کے پیرو مرشد حضرت خواجہ [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اس وقت پندرہ برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن سے اُچ شریف روانہ ہوئے تاکہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کے متعلق دریافت کرسکیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرۂ مبارک دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدم وہیں رک گئے اور گویائی کی قوت جاتی رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل تین روز تک ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے مگر بات کرنے کی ہمت نہ کر پائے۔ اس دوران حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین سے گفتگو کرتے رہتے اور کبھی کبھار آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھی نظر ڈال لیتے۔ تیسرے دن حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور! یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ارادہ سے یہاں حاضر ہوا ہے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک گہری نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ پر ڈالی جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدم لڑکھڑا گئے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تھام لیا۔ پھر حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے اور فرمایا کہ حضرت! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گواہی طلب کرتا ہوں کہ میں نے اپنے مرشد پاک کے حکم کے مطابق کو وہ سلیمان کے شہباز کو قید کر لیا ہے اور میں آج اسے بیعت کی سعادت سے سرفراز فرماتا ہوں۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اس ساری صورتحال سے نابلد تھے لیکن وہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سحر میں مبتلا ہو چکے تھے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری خود اٹھالی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چھ سال تک مرشد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک کی خدمت میں رہے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ جس وقت قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً بائیس برس تھی۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کرنے کے بعد دوبارہ کبھی اُچ شریف اور کوٹ مٹھن تشریف نہ لائے۔

قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہر دلعزیز مرید حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد محبت تھی۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر دورانِ تربیت فرماتے تھے کہ اس لڑکے نے روحانیت کی منازل طے کرتے ہوئے ہمیں بھی حیران کر دیا ہے اور اس کا حوصلہ بے حد بلند ہے۔ یہ جس قدر منازل طے کرتا ہے اس کا شوق اور اس کی قوت اس سے زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔

قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کرنے کے بعد حکم دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے دہلی روانہ ہوں اور مرشد پاک حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے بحکم مرشد پاک دہلی کا سفر اختیار کیا اور موسموں کی پرواہ اور بغیر زادِ راہ کے دہلی پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے، معرفت حقیقی کے شوق میں دہلی پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے مزارِ پاک پر معتکف ہو گئے اور بے شمار روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے بانی سلطان المشائخ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام حضرت خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ''نظام الدین اولیاء اور محبوبِ الٰہی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے لقب ''محبوبِ الٰہی'' کی وجہ تسمیہ کتب سیر میں کچھ یوں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ شدید سردیوں کی رات تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔ والدہ ماجدہ نزدیک ہی آرام فرما رہی تھیں۔ رات کے دوسرے پہر میں والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پانی طلب فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر دیکھا تو گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گلاس پکڑ کر باہر چلے گئے اور پانی لے کر آئے۔ جب واپس آئے تو والدہ ماجدہ دوبارہ سو چکی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس خیال سے پانی لے کر والدہ کے نزدیک کھڑے ہو گئے کہ کسی بھی وقت والدہ پانی دوبارہ مانگ سکتی ہیں۔ اسی خیال میں فجر کا وقت ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پانی کا گلاس پکڑے کھڑے رہے۔ جب والدہ فجر کے وقت اٹھیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پانی کا گلاس پکڑے کھڑے دیکھا۔ جب دریافت کیا تو حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے نیند کی حالت میں مجھ سے پانی طلب کیا تھا اور میں گھر میں پانی موجود نہ پا کر باہر سے لے کر آیا۔ جب میں پانی لایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہا سو چکی تھیں۔ چنانچہ میں اس وجہ سے کھڑا رہا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہا دوبارہ پانی طلب فرمائیں اور میں نزدیک نہ ہوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہا کو پریشانی ہو گی۔ والدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماجدہ نے بیٹے کی یہ بات سنی تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور دعا کی کہ باری تعالیٰ! جس طرح میرے بیٹے نے مجھے محبوب رکھا ہے اسی طرح تو اس کو اپنا محبوب بنا لے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کی دعا قبول ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ''محبوبِ الٰہی'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ صفر المظفر ۶۳۶ھ بروز چہار شنبہ کو یوپی (انڈیا) کے شہر بدایوں میں پیدا ہوئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب اس عمر کو پہنچے کہ مکتب جا سکیں تو والدہ ماجدہ نے باوجود نامساعد حالات کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مکتب قرآن مجید پڑھنے کے لئے بھیجا۔ فوائد الفواد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ بدایوں میں ان دنوں مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ اُن کی ادنیٰ کرامات میں سے ایک کرامت یہ تھی کہ جو کوئی بھی ایک مرتبہ اُن سے ایک سپارہ پڑھ لیتا اس کو قرآن مجید حفظ ہو جاتا تھا۔ میں نے ان سے ایک سپارہ پڑھا اور اللہ عزوجل نے مجھے تمام قرآن پاک حفظ کروا دیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا اور کلاہ چہار ترکی عنایت فرمائی اور خرقہ خلافت بھی عطا فرمائیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں چاہتا تھا کہ ولایت ہند کسی کو دے دوں مگر تم راستہ میں آ گئے۔ مجھے غیب سے آواز آئی کہ ابھی ٹھہر جاؤ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) آ رہا ہے اور ہند کی ولایت کے لائق وہی [illegible]

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بحکم پیرو مرشد دہلی میں تھا پیرو مرشد نے ۶۶۳ھ کو مجھے اجودھن طلب فرمایا۔ جب میں اجودھن پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو پیرو مرشد نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے تمہیں ایک دعا یاد کرنے کو کہا تھا کیا وہ تمہیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی جی حضور! تو پیرو مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ کاغذ لے کر آؤ۔ میں کاغذ لے کر آیا تو پیرو مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر خلافت نامہ تحریر فرمایا اور مجھ کو ولایت ہند عطا فرمائی۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ہانسی جا کر اس اجازت نامہ پر حضرت مولانا جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ علیہ سے مہر تصدیق لگوا لوں اور اس خلافت کو دہلی کے قاضی کو دکھاؤں۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خلافت عطا کرنے کے بعد دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک بخت کرے اور علم نافع و عمل مقبول عطا فرمائے۔ نیز فرمایا: مجاہدہ کرتے رہنا۔ پھر مجھے دہلی کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے بحکم الٰہی ہندوستان کی ولایت تمہارے سپرد کی اور اس ملک کو تمہاری پناہ میں دیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو جس وقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے خلافت عطا کی گئی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چوبیس برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے کم سن خلیفہ تھے۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو بھی میرا مرید ہوا میں نے دیکھا کہ اس کا اخلاص چند ہی روز میں ناقص ہو گیا لیکن مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) جس روز سے میرا مرید ہوا ہے اس کے اخلاص میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد پاک جب بھی یہ بات فرماتے میرا اخلاص مزید بڑھ جاتا تھا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیرو مرشد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے جب مجھے خلافت کی سند عطا کی تو میں قدموں میں گر پڑا۔ پیر و مرشد نے مجھے اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ اے جہانگیر عالم! سر اٹھاؤ اور جب میں نے سر اٹھایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام حاضرین محفل جو کہ اس وقت خانقاہ میں موجود تھے ان کے سامنے مجھے قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار جو کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر موجود تھی عنایت فرمائی۔ اس کے بعد خرقہ خاص خود اپنے ہاتھوں سے زیب تن فرمایا۔ بعد ازاں نعلین چوبین اور عصا مبارک عنایت فرمائے اور حکم دیا کہ شکرانہ کے دو نفل ادا کرو۔ پھر خود بھی قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور دعا فرمائی کہ الٰہی! میں نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ پھر مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے ملک ہند تمہاری ولایت میں دے دیا ہے اور تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ تمام تبرکات تمہارے ہیں جو میں تم کو اس وقت عنایت کر رہا ہوں۔ میری موت کے وقت تم اجودھن میں موجود نہ ہو گے۔ یہ سب ایسے ہی ہوگا جیسا کہ میں اپنے پیر و مرشد کے وصال کے وقت ان کے پاس موجود نہ تھا اور میرے پیر و مرشد اپنے پیر و مرشد کے وصال کے وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تبرکات کی ادائیگی کے بعد پیر و مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک ہے تم ٹھہر جاؤ اور کل روانہ ہونا۔ آج تم ہمارے مہمان ہو۔ اتفاقاً اس روز کچھ فتوحات نہ آئیں جس سے افطار کا سامان ہو سکتا۔ میں نے عرض کی کہ حضور! بندہ کو جو ایک غیاثی خرچ راہ مرحمت ہوا ہے اگر فرمان ہو تو اس سے کھانا تیار کر لیا جائے۔ پیر و مرشد نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحمت نازل فرمائے اور تم کو تمام لوازم دنیا نصیب فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد کی بات سن کر میں کانپ اٹھا اور دل میں کہنے لگا کہ آہ بہت سے بزرگان دین دنیا کے باعث فتنہ میں مبتلا ہو گئے اب مجھ بے چارے کا کیا حال ہوگا۔ پیر و مرشد میری دلی کیفیت کو جان گئے انہوں نے فرمایا کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! فکر مت کرو اسباب دنیا سے تم کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ چنانچہ میں پیر و مرشد کا فرمان سن کر مطمئن ہو گیا۔ دوسرے روز پیر و مرشد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مجھے طلب فرمایا اور بغلگیر ہونے کے بعد چشم آب سے فرمایا کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تمہارے جانے کا وقت ہے۔ میں نے تمہیں اللہ کے سپرد کیا ہے۔ اس کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ خلافت نامہ مہر تصدیق لگوانے کے لئے ہانسی روانہ ہوئے۔

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے جب دہلی میں سکونت اختیار کی تو ان دنوں میں نہایت پریشان تھا کہ مجھ سا عاصی کہاں اور کہاں معرفت الٰہی؟ میں تو اس لائق نہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کو پاسکوں۔ چنانچہ اسی سوچ میں گم میں حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر تشریف لے گیا اور اس نیت سے چلہ کشی شروع کی کہ شاید میرا شمار بھی مقبولانِ بارگاہِ الٰہی میں ہو جائے۔ شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر املی کا ایک درخت تھا جو کہ کافی عرصہ سے خشک پڑا تھا۔ جب میں نے چلہ کیا تو وہ درخت تر و تازہ ہو گیا۔ میں نے حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی کہ حضرت! چالیس دن میں اس درخت کی کایا پلٹ گئی مگر میری حالت تو ابھی بھی ویسی ہی ہے۔ یہ کہہ کر میں گھر واپس آ گیا۔ جب میں راستے میں تھا تو مجھے ایک بزرگ ملے جو کہ کوئی مست معلوم ہوتے تھے۔ میں اُن کے سامنے سے ہٹا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجھے سینہ سے لگا لیا۔ اُن کے منہ اور سینہ سے مجھے عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ بولے میں شیخ رسان (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں جس کے مزار پر تم نے چلہ کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ مجھے تمہارے سینہ میں سے محبت الٰہی کی خوشبو آتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ انشاء اللہ مجھے ضرور معرفت الٰہی حاصل ہوگی۔

سیر الاولیاء میں مذکور ہے کہ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے علماء، زہداء اور دیگر لوگ ملاقات کے لئے تشریف لاتے۔ اس دوران کسی کی بھی اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ سر اونچا کر کے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا چہرۂ مبارک دیکھ سکے۔ مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمن میں فرماتے ہیں کہ جب ہم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے تو ہماری اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ سر اونچا کر کے ان کی جانب دیکھ سکیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی تجرد میں گزاری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مجرد رہنے کے کئی واقعے کتب سیر میں مذکور ہیں۔ اس ضمن میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو ایک تہبند عطا فرمایا۔ جس وقت شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے تہبند عطا فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تہبند اپنے پاجامے کے اوپر باندھنا شروع کر دیا۔ گھبراہٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ تہبند سے سرک گیا اور تہبند نیچے زمین پر گر پڑا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اپنا تہبند اس طریقے سے باندھو کہ روزِ محشر اس کو جنت کی حوریں ہی کھولیں۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دہلی آئے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے خانقاہ میں تشریف لائے تو اُس دوران شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے سلسلے میں محفل سماع کا انتظام تھا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو محفل سماع میں شرکت کی دعوت دی۔ دورانِ محفل سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر جب وجدانی کیفیت طاری ہوئی تو وہ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کچھ دیر بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پھر کھڑے ہو گئے۔ اس مرتبہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھانے کی کوشش کی مگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خود ایک جانب جا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب محفل سماع ختم ہوئی اور ہر شخص اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ بھی اجازت لے کر رخصت ہوئے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ راستے میں حضرت عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے وجہ دریافت کی تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی عالم ملکوت تک ہوئی جہاں تک میری بھی رسائی تھی اس لئے میں نے اُن کو دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ دوسری مرتبہ جب وہ کھڑے ہوئے تو اُن کی رسائی عالم جبروت تک تھی جو کہ میری رسائی سے باہر تھا اس لئے میں اُن کو بٹھانے کی بجائے نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت خانقاہ کے صحن میں جاروب کشی کر رہی ہے۔ میں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تو کون ہے اور خانقاہ میں کیا کر رہی ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کی جاروب کشی کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرا میرے گھر میں کیا کام تو میرے گھر سے نکل جا۔ میں نے اس کو بہت مرتبہ کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا لیکن وہ نہ نکلی۔ بالآخر میں نے اس کی گردن پر انگلی رکھ کر اس کو دھکیل کر باہر نکال دیا۔ چنانچہ یہ اس انگلی کے موافق اثرات ہیں جو میری خانقاہ میں ظاہر ہوئے ہیں۔

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس محفل میں اولیاء اللہ موجود ہوتے ہیں وہاں پر ایک خوشبو کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ خوشبو اس جگہ کافی عرصہ تک موجود رہتی ہے۔ یہ خوشبو خارجی نہیں بلکہ اس ولی کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے اور ہر ولی کی خوشبو علیحدہ ہوتی ہے۔ کسی ولی سے مشک کی خوشبو آتی ہے، کسی ولی سے عنبر کی اور کسی ولی سے کافور کی خوشبو آتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ وصال اس شعر میں بیان کی ہے:۔

ربیع دوم و ہیودہ زمہ درا بر رفت آں مہ
زمانہ چون شمار بست داد و پنج ہفصدرا

فرمودات:

- توبہ تین اقسام کی ہوتی ہے یعنی حال، ماضی اور مستقبل۔
- درویشوں کا راستہ عوام کے راستوں سے مختلف ہے۔
- فقروفاقہ کی رات درویش کے لئے معراج کی رات ہے۔
- درویش کے دل میں زمین کی سی وسعت اور سورج کی سی تواضع ہونی چاہیے۔
- سالک میں عجز وانکساری، تسلیم ورضا، خوف ورجاء، صبر وشکر کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔
- جو گناہ میں مشغول ہوتا ہے اُسے اطاعت کا ذوق کبھی حاصل نہیں ہوتا۔
- دنیا ایسی چیز نہیں جس کو دوست رکھا جائے یا پھر اسے یاد کیا جائے۔
- درویشوں کو بادشاہوں سے کچھ غرض نہیں ہوتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "سہیل" ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب "نور محمد" کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام ہندال ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کھرل قوم سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ کو چوتالہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ "بابل" کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس نام کے بارے میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ ایک روز قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ دریا کے کنارے کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ وہ حیران ہو کر بیٹھ گئے کہ اچانک ایک لڑکا دریا سے ظاہر ہوا اور ان کا قرآن شریف اپنے سر پر رکھ کر کہنے لگا کہ اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھو تا کہ دریا عبور کر سکو۔ انہوں نے اس لڑکے سے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میرا نام "بابل" ہے۔ پھر انہوں نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور وہ انہیں دریا کے پار لے گیا۔ دریا کے پار پہنچنے کے بعد وہ لڑکا غائب ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "بابل" قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا اور اہل علاقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "نور محمد" رکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نور سے ایک زمانہ منور ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میاں احمد پیرودھ والا رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل دوسری عورتوں کے درمیان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو دیکھا تو بغور ان کو دیکھنے لگے۔ دوسری عورتوں نے کہا کہ تم درویش ہو کر بیگانی عورتوں کی جانب دیکھتے ہو جبکہ درویشوں کے لئے یہ کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ میاں احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں نورِ الٰہی کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے جس کا عکس عرش معلی پر بھی پڑ رہا ہے اور اس شعلہ سے تمام جہان منور ہو رہا ہے۔

حاجی محمد خان کاتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے بچپن میں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور انہیں ایک معالج کے پاس لے جا رہی تھیں۔ راستہ میں انہیں میاں محمد ماہ رحمۃ اللہ علیہ ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ اس بچے کو کہاں لے جا رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بیمار ہے میں اسے معالج کے پاس لے جا رہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اس بچے کو گھر لے جاؤ یہ لڑکا اہل مشرق و مغرب کا معالج ہے اسے کسی علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ محمد مسعود مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید حفظ کیا اور جب سن شعور کو پہنچے تو لاہور تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علوم مروجہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں [illegible] ان دنوں حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دہلی آمد ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دست بیعت کی سعادت حاصل کی [illegible] حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ [illegible] آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلی میں قیام پذیر رہے اس دوران حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ اپنے وطن مہار شریف اور چھ ماہ دہلی میں پیرو مرشد کی خدمت میں بسر کرتے تھے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ علماء کفار کی تعظیم نہیں کرتے اور اہل اللہ ہر مومن و کافر کی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ شریعت اور حقیقت میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے پھر ایسا کیوں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء کی نظر کفار کے کفر پر ہوتی ہے جبکہ اہل اللہ کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے نہ کہ کفر پر۔

حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسی شریف میں رہتے تھے وہ کبھی کبھار قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مہار شریف تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ 'پاک پتن میں قیام پذیر ہوئے تو شہر کا رئیس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کیمیا کی ترکیب پوچھنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے لگا اور کہنے لگا کہ علی الصبح میں تمہیں ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ لوگ تم سے عبرت حاصل کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوتا۔ علی الصبح لڑائی اور قتل و غارت گری شروع ہوگئی اور وہ مارا گیا۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے جب لڑائی جھگڑے کا سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے ایک خادم کو روانہ کیا۔ اس خادم کی ملاقات راستہ میں ہی حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو اس نے ان کی خیریت دریافت کی۔ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہا ہوں تاکہ سارا واقعہ بیان کر سکوں۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ 'قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو کہا کہ حضور! وہ کتے آپس میں ہی لڑتے رہے اور سارا ہنگامہ انہی نے کھڑا کیا ہوا تھا۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم ظاہری و باطنی تھے۔ ترک و تجرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شعار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا بیشتر وقت ریاضت و مجاہدات میں بسر کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں تحمل و بردباری کا مادہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم نور محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پر بیعت ہو کیونکہ ان کی بیعت حقیقت میں میری ہی بیعت ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۰۵ھ کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مہار شریف میں ہی سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی' حضرت حافظ محمد جمال ملتانی' حضرت حافظ شرف الدین' حضرت غلام محمد جیو' حضرت شیخ نور محمد نارووالہ' حضرت مولوی خدا بخش جیو اور حضرت محمد مسعود جیو رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

فرمودات:

- ہر کام کا دارومدار ایمان پر ہے اور شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔
- اولیاء اللہ کا جسد روح کا حکم رکھتا ہے جہاں ان کی روح ہو گی وہاں ان کا جسم ہو گا۔
- جس شخص کے اخلاق سے انسان خوش ہوں اللہ بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔
- اللہ عزوجل کے سوا کسی سے حاجت طلب نہ کیا کرو۔
- فقراء کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کو نیک کام کا کہے اور دعا دے۔
- اللہ عزوجل کے امور کبھی جمال سے اور کبھی جلال سے چلتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرشد پاک سے حقیقی عشق

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جوانی عجیب چیز ہے جوانی کے عالم میں جب میں مرشد پاک قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو راستہ میں ایک پہاڑ جس کا نام گڑگوجی تھا اور جس کا فاصلہ تونسہ شریف سے قریباً تیس کوس تھا میں مسلسل سفر کرنے کے بعد پانچویں روز ان کی خدمت میں پہنچتا۔ ایک مرتبہ میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ غلام حیدر اور میاں عیسیٰ جعفر بھی تھے۔ دورانِ سفر میرے دونوں پاؤں لہولہان ہو گئے اور بے تحاشا خون بہنے لگا۔ میرے دونوں پاؤں کے ناخن جدا ہو گئے۔ چونکہ جوانی تھی اس لئے ان سب چیزوں کی پرواہ کئے بغیر تیسرے دن مرشد پاک قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کو کئی دنوں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ انہوں نے اپنے داماد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں روانہ کیا جنہوں نے کئی دنوں کی تلاش کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ڈھونڈ نکالا۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والدہ ماجدہ کی پریشانی کی تمام صورتحال بتائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک سے اجازت طلب فرمائی اور اپنے بہنوئی کے ہمراہ والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدہ ماجدہ کے پاس آنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جدائی میں بے حد اداس رہنے لگے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بے اختیار رونا شروع کر دیتے تھے۔ والدہ ماجدہ جب اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹے کی یہ حالت دیکھتیں تو وہ بھی بے اختیار رونا شروع کر دیتیں اور بیٹے کو خود سے ایک لمحے کے لئے بھی جدا نہ کرنا چاہتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ساری صورتحال سے بے حد پریشان تھے۔ بالآخر مرشد پاک کی محبت غالب آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی خدمت میں جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روکنے کے لئے تلواروں سے لیس پہرے دار گھر کے باہر بٹھا دیئے اور گھر کے اطراف میں خاردار تار بچھوا دی بلکہ یہی نہیں بے شمار تعویذ گنڈے بھی کئے تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ جا سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے تھے کہ اس موقع پر میرے گھر میں اتنے تعویذ جمع ہو گئے تھے کہ انہیں اگر جمع کیا جاتا تو بے شمار مٹکے بھر جاتے۔

والدہ ماجدہ کی تمام تدبیریں ناکام ہوئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دیوانوں کی طرح اپنے مرشد پاک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ مرشد پاک قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا کہ سلیمان (رحمۃ اللہ علیہ)! عشق کی آگ کو مزید نہ بھڑکاؤ کہ تمہیں اپنی ماؤں کے آنسو بھی نظر نہ آئیں۔ تم ایک مہینہ ہمارے پاس رہا کرو اور ایک مہینہ اپنی ماں کی خدمت میں گزارا کرو۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک سے حقیقی عشق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جدائی کو برداشت نہ کر پاتے تھے اور مرشد پاک سے ایک مہینہ کی جدائی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گراں گزرتی تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے فرمان کے مطابق ایک مہینہ اپنی والدہ کے پاس گزارنا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مرشد پاک کی خدمت میں روانہ ہوتے تو راستہ میں کئی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی کرنا چاہتے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ میں نے اللہ عزوجل سے مرشد پاک کا عشق طلب کیا ہے پیٹ کا جہنم نہیں۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی خدمت میں پہنچتے تو مرشد پاک والہانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے کہ دیکھو ہمارا چاہنے والا کس شان سے تشریف لا رہا ہے اور اسے سفر کی تکالیف کچھ نہیں کہتیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میاں غلام حیدر جو کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اکثر و بیشتر سفر میں ہوتے تھے فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جب قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں پاؤں خون سے بھرے ہوئے ہوتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سب سے بے خبر مرشد پاک کے عشق میں مبتلا تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جب تک مرشد پاک کی زیارت نہ کر لیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ذرا بھر چین نہ آتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل کسی کو اولیاء اللہ کی صحبت سے محروم رکھتا ہے تو اگرچہ وہ ان کی خدمت میں ہی کیوں نہ موجود ہوں ان کو کبھی ان کی زیارت و فیض نصیب نہیں ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مہار شریف گیا۔ مہار شریف کے نزدیک میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جن میں ایک جوان اور ایک بوڑھا تھا۔ بوڑھے شخص نے مجھ سے پوچھا کہ میاں! تم مہار شریف کیا کرنے جا رہے ہو؟ میں نے ان سے کہا کہ میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ اس بوڑھے نے میری بات سن کر حیرانگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میاں بابل (حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی نام) جوان ہے یا بوڑھا؟ میں نے جب ان بزرگ کی یہ بات سنی تو میں بے حد حیران ہوا کہ یہ شخص بوڑھا ہو چکا ہے مگر یہ اب تک قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے محروم ہے حالانکہ دنیا دور دور سے ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوتی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوتی ہے اور یہ کچھ فاصلے پر بھی رہتے ہوئے اس سعادت سے محروم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ معراج یاد آ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف سے واپس آئے اور صبح کے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے واقعہ معراج کے بارے میں بتایا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ پھر جب ابوجہل کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ معراج کے بارے میں علم ہوا تو اس نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارا دوست کہتا ہے کہ میں آسمانوں کی سیر کر کے آیا ہوں کیونکہ ابوجہل اپنی جہالت کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا۔

کارہا برخواہش خود ساختن کار خدا ست

بندہ ہاشی اے تو ناداں پس خدا کردی چرا

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مہار شریف روانہ ہوا تو قوم مہاراں کے کچھ لوگ جو درختوں کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ لوچڑوں (ملتان کے لوگوں کو وہ لوچڑ کہتے تھے) پر کیا آفت آن پڑی ہے؟ چونکہ ان سب کی قسمت میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اور فیض نہیں تھا اس لئے وہ ایسی باتیں کرتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی زیارت سے بھی محروم رہے۔ پھر جب قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت نور الصمد رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا تو اللہ عزوجل نے ان کو اس طرح تباہ و برباد کر دیا کہ ان کا کچھ نام ونشان باقی نہ رہا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیرہویں صدی ہجری شروع ہوئی اور محرم الحرام کی پہلی رات تھی قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ بے حد مغموم تھے اور روٹی کا ایک لقمہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تناول نہ فرمایا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس غم کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرہویں صدی ہجری کا آغاز ہو گیا ہے اور اس صدی میں بے شمار حادثات رونما ہوں گے اور کئی باطل فرقے معرض وجود میں آئیں گے جس کی بدولت بے شمار لوگ ذلیل وخوار ہوں گے اور ان سب سے وہی محفوظ رہے گا جو اللہ عزوجل کے نیک بندوں کا دامن تھامے رکھے گا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتا رہے گا اور اس کے بعد وہی کامیاب ہوگا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے درودِ پاک پڑھنے والا ہوگا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو شریعت کا اس حد تک پاس تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں با آوازِ بلند شعر پڑھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سن لیا تو فرمایا کہ یہ کون ہے جو مسجد میں گندگی کھا رہا ہے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود آگے بڑھ کر اس شخص کو شعر پڑھنے سے منع فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نواب بہاولپور نے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو محفل سماع میں آنے کی دعوت دی۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جب محفل میں پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دروازہ پر مقرر فرمایا تا کہ کوئی نامحرم محفل میں داخل نہ ہو سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اب تو ایسا دور آ چکا ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود، سماع اور سر کے بال رکھنا عام ہو چکا ہے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی کوئی مشکل درپیش آتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ' قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک گائے ذبح کر کے اسے خیرات کر دیتے اور اگر گائے موجود نہ ہوتی تو اس کی قیمت مستحقین میں خیرات کر دیتے تھے۔ ایک روز مولوی علی محمد سوکڑی کی لڑکی آئی اور نہایت عاجزی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! میرے والد قریب المرگ ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک گائے خیرات کی جائے تا کہ اللہ عزوجل مولوی علی محمد سوکڑی کو شفائے کاملہ عطا فرمائیں۔ مولوی علی محمد سوکڑی سے منقول ہے کہ میں قریب المرگ تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے میری روح قبض کی جا رہی ہو لیکن جس وقت گائے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ذبح کی گئی اور اس کا گوشت مستحقین میں تقسیم کیا گیا میں بسترِ مرگ سے اٹھ بیٹھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بھی عجیب تارک الدنیا لوگ تھے کہ دنیاداروں کی صحبت سے سخت نفرت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں ذیل کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید احمد پور میں رہا کرتے تھے جو بڑے عالم تھے۔ وہ عیال دار بھی تھے مگر نہایت تنگدستی کے ساتھ زندگی گزارا کرتے تھے۔ ایک روز قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تمہارا وظیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور! میرا وظیفہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل سے مقرر کروادیں کیونکہ فقیر کے لئے دنیادار کے دروازہ پر جانا نہایت ذلت کی بات ہے اور میری اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ مجھے میرے شیخ کی حرمت سے غنا ءِ قلب عطا فرمائے۔

مولانا امام الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب "نافع السالکین" جو کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ سمیت چار لوگ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت کے لئے روانہ ہوئے۔ جس وقت ہم دریا پر پہنچے تو دریا طغیانی پر تھا اور دریا کی دونوں سمتوں میں پانچ پانچ کوس تک پانی ہی پانی تھا۔ طغیانی کی وجہ سے دریا کشتی کے ذریعے بھی پار کرنا بے حد مشکل تھا۔ ہم حیران و پریشان دریا کے کنارے بیٹھ گئے یہاں تک کہ غروبِ آفتاب کا وقت ہو گیا۔ اس دوران ایک شخص چھوٹی سی کشتی پر سوار دریا میں سے نمودار ہوا اور اس نے ہمیں کشتی میں سوار کر کے دوسرے کنارے پر پہنچا دیا اور ہمیں کنارے پر اتارنے کے بعد وہ دوبارہ دریا میں اتر گیا۔ اس دوران اختلاف پیدا ہو گیا۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ شخص بے ریش تھا' کوئی کہتا تھا کہ اس کی ریش سفید تھی اور کوئی کہتا تھا کہ اس کی ریش سیاہ تھی۔ مولانا امام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا تھا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس ضمن میں اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ (یعنی وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تھے)

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد پاک قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آتے تھے اور خود ان کے ہاتھ دھلواتے' ان کے برتن دھوتے اور ان کے پاؤں بھی دباتے تھے۔ ایک بار کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود منصب ولایت پر فائز ہیں یہ سب کیا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کے ولیوں کی اولادیں بھی ان جیسی ہوتی ہیں اس لئے ان کا احترام کرنا چاہئے کیونکہ ان کے بزرگ ان کے معین ومدد ہوتے ہیں۔ بزرگوں کی اولاد میں جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کے لئے آتا ہے تو وہ بزرگ اپنے مرقد سے سینہ تک باہر آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ شخص میری اولاد کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں ذیل کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک ایک سجادہ نشین نہایت شان وشوکت کے ساتھ ایک بستی سے گزرے۔ اس بستی میں ایک ولی مقیم تھے جن کی عمر ایک سو چالیس برس تھی۔ انہیں جب اس سجادہ نشین کے گزرنے کی خبر ہوئی تو وہ اپنے حجرہ سے باہر آکر راستہ میں کھڑے ہو گئے اور سورج کی تپش میں گھنٹوں ان سجادہ نشین کا انتظار کرتے رہے۔ جب وہ سجادہ نشین آئے تو انہوں نے ان بزرگ کی جانب کچھ توجہ نہ فرمائی اور وہاں سے چلے گئے۔ وہ بزرگ والہانہ آگے بڑھے اور اس جگہ کو بوسہ دیا جہاں سے ان سجادہ نشین کی سواری گزری تھی۔ ان بزرگ کے مریدین نے پوچھا کہ حضور! یہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ دراصل اس نوجوان کے جدامجد اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں یہ درویش کس طرح ان کی اولاد کی عزت کرتا ہے۔

خدارا اے رقیب امشب زمانے دیدہ برہم نہ
کہ من بالعل شیرینش نہانی یک سخن دارم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے قریب کیا یہاں تک کہ میرا چہرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ اقدس سے مس ہونے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے چند نصیحتیں فرمائیں۔ اس واقعہ کے تین دن بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں درویشوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا رشتہ تھا۔ تمام درویش آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آتے تھے۔ میں جن دنوں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں موجود تھا میرا قیام مسجد میں تھا۔ میرے پاس اس وقت ایک پشمینہ کا کمبل ہوتا تھا جسے میں نے مسجد کے ایک گوشہ میں بچھا رکھا تھا۔ ایک مرتبہ پشاور سے دو آدمی پالائیں بیچنے کے لئے آئے اور انہوں نے مسجد میں سکونت اختیار کی۔ رات کو سوتے وقت اگر وہ میرا کمبل لے لیتے اور میں زمین پر سو جاتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں سے سفر کی صعوبتوں کی وجہ سے خون بہنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی گئی کہ خون بہت بہہ گیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر آرام فرمالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہاں سے آواز آ رہی ہے اور تم لوگ مجھے بیٹھنے کا کہہ رہے ہو۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عرس تونسہ شریف میں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عرس مبارک میں سولہ دنبے پانچ پانچ روپے کے خریدے اور انہیں ذبح کرنے کے بعد پکوا کر فقراء و مساکین میں تقسیم کیا۔ بعدازں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی باقی تمام زندگی میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ان کے مزارِ پاک پر کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری صحبت صرف چھ سال یا اس سے بھی کم عرصہ نصیب ہوئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے جو فیض مجھے روز بروز حاصل ہو رہا ہے اس کا بیان نہیں ہے اور میں ہر وقت اپنا سر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک پر رکھے ہوا ہوں اور ہر دینی و دنیاوی کام میں ان کی مدد کا طلبگار رہوں۔

چونکہ ذاتِ پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسولؐ
گر جدا بینی زحق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را
دو مبیں و دو مداں و دو مخواں
خواجہ را خواجہ خود محو داں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

بحیثیت روحانی پیشوا

قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں ہی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت کا پروانہ عطا کرنے کے بعد انہیں تونسہ شریف جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ جب قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا تو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ تونسہ شریف میں بحیثیت روحانی پیشوا مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سب سے پہلے حضرت شیخ جمال الدین چشتی اور مولانا محمد باراں رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ رفتہ رفتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی خوشبو سارے عالم میں پھیلنا شروع ہو گئی اور لوگ جوق در جوق بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت روحانی پیشوا مسند رشد و ہدایت پر ساٹھ برس تک فائز رہے اور ایک جہان نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت روحانی پیشوا مسند ارشاد پر بیٹھنے کے بعد تونسہ شریف میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں بیک وقت قریباً پچاس جید علماء مقیم رہتے تھے اور سینکڑوں طلباء ایک وقت میں دنیاوی و دینی تعلیم سے فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تصوف کی تعلیم از خود دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے روزانہ قریباً دو ہزار لوگ صبح و شام کھانا کھاتے تھے۔ لنگر خانہ چلانے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باقاعدہ ایک محکمہ قائم کر رکھا تھا جو لنگر خانے کی تمام ضروریات پورا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حجام، طبیب اور منشی وغیرہ بھی تھے جن کی اور اساتذہ کی تنخواہ اور دیگر اخراجات کا بندوبست آپ رحمۃ اللہ علیہ خود کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خانقاہ کے اخراجات کا حساب منشی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھا جو سات سو روپے تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منشی کو ڈانٹا اور فرمایا کہ خواہ پانچ ہزار بھی خرچ آ جائے مجھے اطلاع نہ کی جائے بلکہ انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر باقی نہیں رہنی چاہئے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ہر درویش کو تین پاؤ آٹے کی روٹی ملتی تھی اور ہر چھ ماہ بعد کپڑے و جوتے ملتے تھے۔ علاوہ ازیں علماء کو ایک سیر تیل اور سیر گھی بھی ماہانہ ملتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ دن بھر درس و تدریس میں مصروف رہتے اور طلباء کو معرفت حقیقی سے آگاہی بخشتے جبکہ رات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ بند کر کے عبادت میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ دنیا کی کچھ پرواہ باقی نہ رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب و مستی کا غلبہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رات بھر عبادت کرنے کے بعد جب فجر کے وقت حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لاتے تو چہرے پر تر و تازہ گلاب کی مانند مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ نہایت وسیع تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث و فقہ پر عبور رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جب بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت احسن طریقہ سے اسے بیان فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت دور اندیش تھے اور بدلتے ہوئے وقت کا آپ رحمۃ اللہ علیہ بغور جائزہ لے رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو جن باتوں کی تعلیمات دیں وہ بدلتے وقت کی نزاکت کے اعتبار سے تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نصیحت کو زور آور بنانے کے لئے قرآنی آیات، احادیث اور بزرگانِ دین کے اشعار کا کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب لوگوں کو اخلاقی درس دیتے تو لہجے میں نہایت سختی ہوتی اور جب شرعی مسائل بیان کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز نہایت نرم اور میٹھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا۔لوگ دور دراز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور شرعی مسائل دریافت فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور! اللہ عزوجل ہمارا حال دیکھ رہا ہے کیا ہمیں اس پر تکیہ کرنا چاہیے یا پھر خاصانِ خدا کے سامنے التجا کرنی چاہیے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ نہیں سنا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے۔جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو بتائیے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے تم سے کوئی حاجت نہیں میرا رب میرے کہے بغیر میرے حال سے واقفیت رکھتا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کی آفتاب تھے۔علماء اور عوام کے علاوہ والیانِ ریاست بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیفیت جذب ومستی

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ پر اکثر و بیشتر کیفیت جذب و مستی طاری رہتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حالت جذب میں ہوتے تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے بے اختیار خون جاری ہو جاتا تھا۔ سماع کی محافل میں اکثر و بیشتر ایسا ہوتا کہ قوال جب کوئی عمدہ شعر پڑھتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو جاتے اور کئی کئی پہر مدہوشی کی حالت میں گزر جاتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت انتہا کو پہنچ گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محافل سماع کو ترک کر دیا لیکن جب زیادہ ذوق ہوتا تو قوال کو علیحدگی میں بلا کر کچھ کلام سن لیتے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ قوال کو اپنے حجرہ میں طلب فرمایا اور جب قوال آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پنجابی کلام سنانے کو کہا۔ قوال نے جب ذیل کا شعر پڑھا:

پریم پیالہ اساں ہنس رس پیتا
جو کچھ کیتا سانوں تیرے نیناں کیتا

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ شعر سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ آنکھوں سے خون جاری ہو گیا۔ حجرۂ مبارک کا دروازہ بند تھا لیکن حجرۂ مبارک کے باہر موجود مریدین بھی عشق کی آگ میں جل رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عشق کی آگ میں سردی کے موسم میں بھی حجرۂ مبارک بھٹی کی طرح تپ رہا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ پر عشق الٰہی کا اس قدر غلبہ تھا کہ شدید سردی میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر پسینہ کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے کہ عشق کے معاملات میں چھیڑنے کا بہانہ ہوتا ہے کہ شعر و اشعار کی جھڑی لگ جاتی ہے۔

ایک دن مولوی نور جہانیاں بہاولپوری نے پوچھا کہ حضور! عشق کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشق جہنم سے جدا کرنے والا اور اللہ سے ملانے والا ہے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر کیفیت جذب و مستی میں ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے:

مرحبا عشقا بیا خوش آمدی
درد لم جاکن کہ دلکش آمدی
آمدی و بردی از ما صبر و تاب
خانہ ات آباد اے خانہ خراب

آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو حصولِ عشق کے لئے ذیل کی دعا سکھاتے تھے۔

اللھم ارزقنا حلاوۃ الحب فی محبت اللہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبادت وریاضت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت وریاضت میں بے مثال تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی بھی کوئی فعل خلافِ سنت نہیں کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی میں نماز کبھی دیر یا اخیر وقت میں ادا نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کیفیت جذب ومستی طاری رہتی تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کیفیت میں بھی کوئی کلمہ خلافِ شریعت نہ نکالتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۲ ربیع الاول کو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ میں عبادت کررہے تھے کہ خانقاہ کے باہر لوگوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہوگیا۔ تونسہ شریف کی گلیاں لوگوں سے بھر گئی تھیں۔ جب لوگوں سے خانقاہ کے باہر جمع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رات ایک پراسرار شخص کی آواز انہوں نے سنی جو منادی کررہا تھا کہ ۱۲ ربیع الاول کے روز جو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس مجمع میں بے شمار لوگ ایسے بھی تھے جو ساٹھ میل تک کا سفر طے کر کے تونسہ شریف پہنچے تھے اور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے بے چین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب لوگوں کے ہجوم کے متعلق خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمایا:

"تمہیں تمہارا اعتقاد ہی نفع دیتا ہے۔"

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جذب ومستی کے باوجود میں نے کبھی کوئی نماز قضا نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ہمارا حقیقی کام حضور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنا ہے۔ اگر ایک شخص ہوا میں اڑتا ہوا نیچے اترے لیکن اس کا کوئی ایک فعل بھی خلافِ شریعت ہو تو وہ کوئی چیز نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں پاؤں قرآن مجید پر ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور اپنے اس خواب پر سخت پریشان ہوئے۔ علی الصبح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد عابد سوکڑی رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور ان سے خواب کی تعبیر معلوم کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی متابعت عطا فرمائی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں قدم قرآن مجید کے احکامات پر ثابت ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت سے متاثر ہو کر اس وقت کے عوامی لیڈر سر سیّد احمد خاں نے کہا تھا کہ ان کی شہرت قاف سے قاف تک ہے۔

حضرت شاہ محمد باقر چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ مقامِ غوثیت وقطبیت پر فائز تھے۔

حضرت مولوی دیدار بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ حضور! اس وقت قطب مدار کون ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہوں۔

سلطان چار طاق و سلیمان نہ رواق
خانِ جہاں و جان و جہانبانِ جن و ناس
نغزی اگر بہ لطف کنی خدمتش قبول
منت نہد بجاں و بجا آورد سپاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حلیہ مبارک

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ شکل وصورت میں حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مشابہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک گول و بھرا ہوا اور قدرے درازی مائل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کشادہ تھی اور رنگ سفیدی مائل گندمی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ابرو پیوستہ اور پلکیں لمبی تھیں جبکہ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کان متوسط اور ریش مبارک زیادہ گھنی نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جسامت میں قدرے فربہ تھے اور قد اوسط درجے کا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جس کی بھی نظر ایک مرتبہ پڑ جاتی تھی وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر فریفتہ ہو جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت نرم خو تھے اور طبیعت میں لطافت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے لباس کا بے حد خیال ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ موسم گرما میں سفید قادری ٹوپی استعمال فرماتے تھے جس کے گرد نہایت بہترین حاشیہ ہوتا تھا جبکہ موسم سرما میں سرخ چھینٹ یا مشروع کی روئی دار ٹوپی پہنتے تھے۔ ململ کا سفید پیراہن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی پر غالیچہ ہوتا تھا یا پھر روئی کی خوبصورت توشک بچھی ہوئی ہوتی تھی۔ نواب بہاولپور کا دستور تھا کہ وہ سردیوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روئی کی ایک بڑی قبا تیار کروا کے بھیجتے تھے جس کے گریبان پر زردوزی کا کام ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قبا کے ساتھ تہبند کا استعمال فرماتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشف و کرامات

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات زبان زدِ عام ہیں۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات کا ذکر کیا گیا جا رہا ہے۔

مصلّٰی کے نیچے دولت کے انبار:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین میں سے ایک معتقد سوداگر تھا۔ وہ سوداگر جب بھی تونسہ شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نذرانہ پیش کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو دعاؤں سے رخصت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ سوداگر حاضر خدمت ہوا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے شمار فتوحات آئیں۔ اس سوداگر کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سب لنگر اور داد و دہش دنیاداروں کی دولت کی بدولت ہے اگر یہ نذرانے پیش نہ کریں تو یہ سب کام ختم ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ کشف اس سوداگر کی کیفیت سے آگاہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت حاضرین محفل کے سامنے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کیا کہ سلطان غیاث الدین کو ان کے لنگر اور خانقاہ کے انتظامی امور کے متعلق شک ہوا تو اس نے اپنے درباریوں پر پابندی لگا دی کہ اس کے دربار کا کوئی بھی شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی قسم کا نذرانہ پیش نہ کرے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے خانقاہ کے منتظمین کو حکم دیا کہ وہ آج سے خانقاہ اور لنگر کا انتظام دوگنا کر دیں اور خادم کو ہدایت کی کہ وہ حسب ضرورت رقم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجرہ میں موجود طاق میں سے لے لیا کرے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوداگر سے فرمایا کہ جاؤ حجرہ میں موجود میرا مصلیٰ لے آؤ۔ وہ سوداگر حجرہ میں گیا اور جب اس نے مصلیٰ اٹھایا تو مصلیٰ کے نیچے دولت کے انبار موجود تھے اور تین دھاریں بہہ رہی تھیں۔ ایک دھار اشرفیوں کی تھی، دوسری دھار روپوں کی تھی اور تیسری دھار جواہرات کی تھی۔ وہ سوداگر یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور مصلیٰ اس کے ہاتھ سے نیچے گر پڑا۔ جب کچھ دیر بعد اس کے اوسان بحال ہوئے تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی کا طلبگار ہوا۔

بدلہ لینے کی طاقت اللہ عزوجل نے دی ہے:

ایک مرتبہ ملک سنگھڑ میں ٹڈی دل آیا اور دامن کوہ میں انڈے دے کر چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد ان انڈوں میں سے بچے نکلنا شروع ہو گئے جنہوں نے کھیتوں کو برباد کرنا شروع کر دیا۔ ان کھیتوں کے مزارعے اکٹھے ہو کر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! ہمارے لئے دعا فرمائیں کیونکہ یہ ٹڈی دل پہلے ہی بہت سے لوگوں کی فصلوں کو خراب کر چکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری طرف سے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے خشک میوہ جات کو خیرات کیا جائے تاکہ میرے مرشد پاک کی برکت سے یہ مصیبت ختم ہو جائے اور کھیت برباد ہونے سے بچ جائیں۔ ان لوگوں نے اسے منظور کر لیا اور قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے خشک میوہ جات کو خیرات کر دیا۔ اللہ عزوجل نے ان پر رحم فرمایا اور وہ ٹڈی دل جس کسی کے کھیت سے بھی گزرتا سوائے گھاس کے اور کچھ نہ کھاتا جس سے فصل کو کچھ نقصان نہ ہوتا۔ اس دوران ایک شخص ایسا بھی تھا جس نے خود کو دعا سے مستغنی رکھا تھا اس کی کھیتی ٹڈی دل نے برباد کر دی۔ کچھ دنوں بعد وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ان کی فصلوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل نے ہماری فصلوں کو ٹڈی دل سے بچائے رکھا ہے سوائے ایک شخص کے جس کی فصل برباد ہو گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو قبلہ عالم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذرمانہ میں کوتاہی کرے گا تو اس کا بدلہ لینے کی طاقت بھی اللہ عزوجل نے دی ہے۔ایسے لوگ یعنی اللہ والے اپنی چیز کو نہیں چھوڑتے۔

نذر پوری نہ کرنے کا انجام:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک خراسانی تاجر جس کا پندرہ ہزار روپے اور سونے کی اشرفیاں راستہ میں گم ہوگئی تھیں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے پانچ سواشرفیوں کی نذر مانو انشاء اللہ تمہیں تمہارا مال واپس مل جائے گا۔اس تاجر نے نذر مان لی۔کچھ عرصہ بعد اس تاجر کو اس کا سارا مال مل گیا لیکن وہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مانگی گئی پانچ سواشرفیوں کی نذر کو پورا کئے بغیر واپس لوٹ گیا۔راستہ میں ڈاکوؤں نے اس کا مال لوٹ لیا اور اس کو بھی قتل کردیا۔

نام ونشان مٹ گیا:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان کے کلال حاضر ہوئے جن کے دس ہزار روپے گم ہوگئے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلالوں سے کہا کہ وہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کچھ رقم نذر مانیں جسے وہ مستحقین میں تقسیم کریں گے۔کچھ عرصہ بعد انہیں ان کی رقم مل گئی لیکن انہوں نے نذر پوری نہ کی۔چنانچہ اللہ عزوجل کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ ہی عرصہ میں ان کلالوں کا نام ونشان ہی مٹ گیا اور ان کا مال دوسروں کے کام آیا۔

نبض اچھی ہوگئی:

ایک مرتبہ ایک ضعیف عورت روتی اور چیختی چلاتی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ مرگیا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بوڑھی عورت کی آہ وزاری پر اس کے گھر تشریف لے گئے اور جب لڑکے کو دیکھا تو وہ مردہ حالت میں موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ وہ اس لڑکے کی نبض دیکھے۔ خادم نے نبض کو بغور دیکھا مگر اسے کچھ سمجھ نہ آئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر اس لڑکے کی نبض اپنے ہاتھوں میں لے لی اور اس پر قلبی توجہ فرمائی جس پر وہ لڑکا اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس بوڑھی عورت کے بہتے آنسو تھم گئے۔

موت اور زندگی کسی اور کی منشا پر منحصر ہے:

ایک بار کوہِ سلیمان کے ارد گرد کی بستیوں پر خراسان کے بادشاہ نے حملہ کر دیا اور قلعہ ڈراوال فتح کر لیا۔ قلعہ فتح ہونے کی دیر تھی ارد گرد کی تمام بستیاں تاراج کر دی گئیں۔ ہر جانب افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ انہی دنوں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری دینے کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کی تیاریاں شروع کیں تو خدام نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور! تمام راستے مخدوش ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فی الحال اپنا ارادہ منسوخ کر دیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ارادہ منسوخ نہ کیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے میرے لئے تمام راستے محفوظ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہار شریف جانے کے لئے روانہ ہوئے تو ایک شخص جس کا نام جان محمد تھا وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہو گیا۔ راستہ میں جان محمد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! زادِ راہ کی کمی نہیں ہے اگر حکم ہو تو کھانا حاضر کیا جائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی جواب نہ دیا اور جب دریائے سندھ پار کرنے کے بعد نزدیکی بستی میں پہنچے تو اپنی چادر فروخت کر کے کچھ چاول خریدے اور وہ چاول خود بھی کھائے اور جان محمد کو بھی دیئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کرم پور میں پہنچے تو وہاں خراسان کی فوج نے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور جان محمد کو جاسوس سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ اس رات طوفانی بارش ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس کوٹھڑی میں بند کیا گیا تھا وہ گدھوں کی لِد سے بھری ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ رات بارش کے ناپاک پانی میں کھڑے ہوئے گزار دی۔ صبح ہوئی تو جان محمد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے روتے ہوئے کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ حضور! یہ لوگ بہت ظالم ہیں کاش ہم ان ظالموں سے محفوظ رہ سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو انشاء اللہ ہم محفوظ رہیں گے۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔

جان محمد اس وجہ سے بھی ڈر رہا تھا کہ کرم پور میں اس کے بے شمار عزیز رہتے تھے جو قتل کئے جا چکے تھے۔ جان محمد کو یقین تھا کہ جیسے ہی انہیں کوٹھڑی سے نکالا گیا ان کی گردنیں اڑا دی جائیں گی۔ کچھ دیر بعد کوٹھڑی کا دروازہ کھلا تو سپاہی دونوں کو لے کر کمان دار کے پاس چلے گئے تا کہ انہیں قتل کرنے کا حکم نامہ حاصل کر سکیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سپاہیوں سے فرمایا کہ بدبختو! کیوں تم اپنی دنیا خراب کرنے کے بعد آخرت خراب کرنا چاہتے ہو موت اور زندگی کسی اور کی منشا پر منحصر ہے نہ کہ تمہارے کمان دار کے ہاتھ میں۔ پھر جب کمان وار کے سامنے پیش کیا گیا تو کمان دار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنے سپاہیوں سے کہنے لگا کہ یہ تمہیں کہیں سے بھی جاسوس نظر آتے ہیں۔ پھر کمان دار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگا کہ حضور! ہماری فوجوں کی حالت کیسی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہاری فوج کی حالت یہ ہے کہ اگر صرف پانچ ہزار سوار اس فقیر کی کمان میں ہو تو تمہیں ہندوستان بھر میں کوئی جائے پناہ نہ ملے۔

ہر شخص کو خود سے بہتر سمجھو:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خلوت نشین تھا کہ ایک شخص میرے پاس گدھا لے کر آیا۔ گدھا اس نے کچھ فاصلے پر باندھا اور وہ میرے پاس ایک ایسے مقام سے گزر کر آیا جہاں کچھ راستہ نہیں تھا۔ وہ میرے نزدیک آ کر بیٹھ گیا۔ میں اس شخص کو دیکھ کر حیران تھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے جب اس شخص سے اس کا نام و پتہ دریافت کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں شیطان ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ دیر کے لئے بیٹھنے آیا ہوں۔ میں نے دل میں دعا کی کہ باری تعالیٰ! مجھے اس کے مکر و فریب سے بچائے رکھنا۔ شیطان نے میری دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فکر نہ کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میرے مکر سے محفوظ رکھا ہے۔ پھر ہم دونوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ دورانِ گفتگو شیطان نے نہایت فخر کے ساتھ اپنے اور اللہ عزوجل کے تعلق کا ذکر کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر تم اب بھی حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کو سجدہ کرلو تو مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل تمہیں تمہارا مقام لوٹا دیں گے۔ شیطان نے کہا کہ میں نے اس وقت اللہ عزوجل کا حکم نہیں مانا تو اب مجھے ایسا کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جب اس نے جانے کا ارادہ کیا تو میں نے اس سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کرو تو اس نے مجھ سے کہا کہ ہر شخص کو خود سے بہتر سمجھو تمہارا رتبہ ترقی کرے گا۔

چور خود بھاگ جاتے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رات کے وقت پہنچے تو کچھ چوروں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گھیر لیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ اور چوروں کے درمیان ایک ندی حائل تھی۔ چور جلدی میں ندی عبور کرنے لگے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ندی عبور کرنا شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک خادم بھی تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اور چوروں کا آمنا سامنا ہوا تو خادم نے ان چوروں سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ روٹی ہے ہم بھوکے ہیں۔ چوروں نے سنتے ہی منہ پھیر لیا اور دوسری جانب روانہ ہوگئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے مسکراتے ہوئے خدام سے فرمایا کہ کچھ روٹی موجود ہو تو اسے دو یہ بھوکا ہے۔ پھر حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر تم زیادہ عجلت کا مظاہرہ نہ کرتے تو چور خود بخود بھاگ جاتے۔

خدا کی پناہ میں جا رہا ہے:

۱۸۲۶ء میں روس مسلسل مشرق کی جانب بڑھ رہا تھا اور روسیوں نے ایران کو شکست دینے کے بعد وہاں اپنا اقتدار قائم کرلیا تھا۔ حکومت برطانیہ کو روس کی بڑھتی ہوئی طاقت سے بے پناہ خطرات لاحق تھے اس لئے انہوں نے افغانستان میں خود کو مستحکم کرنا چاہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن ان دنوں افغانستان خود داخلی انتشار میں مبتلا تھا۔ امیر دوست محمد نے درانی خاندان کو کابل اور غزنی سے نکال باہر کیا تھا۔ درانی خاندان کا وارث شاہ شجاع ہندوستان میں پناہ لئے ہوئے تھا۔ انگریز بھی شاہ شجاع کے حمایتی تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کا سن کر شاہ شجاع تونسہ شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے مصلیٰ پر تشریف فرما تھے اور وہیں بیٹھ کر شاہ شجاع کا مدعا سنا۔ جب شاہ شجاع اپنا مدعا بیان کر چکا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم افغانستان تسخیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم کس کی پناہ میں وہاں جا رہے ہو؟ شاہ شجاع نے جواب دیا کہ میں کہن دل خاں اور پردل خاں کی حمایت میں افغانستان جا رہا ہوں۔ پھر جب شاہ شجاع چلا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین محفل سے فرمایا کہ شاہ شجاع نے خود اپنے لئے موت کا انتخاب کیا ہے اب کوئی اس کی کیسے مدد کر سکتا ہے؟ کاش وہ کہن دل خاں اور پردل خاں کا نام لینے کی بجائے یہ کہتا کہ میں خدا کی پناہ میں جا رہا ہوں۔ اگر وہ ایسا کہہ دیتا تو درانی خاندان ہمیشہ کے لئے خدا کی پناہ میں آ جاتا اب چند دن بعد اس کے مرنے کی خبر آ جائے گی۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد افغانستان سے اطلاع آئی کہ شاہ شجاع مارا گیا ہے۔

اپنی ہی تلواروں سے آپس میں کٹ مرو گے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید و خلیفہ حضرت میاں محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے تونسہ شریف روانہ ہوئے۔ راستہ میں انہیں ایک قافلہ ملا جو کہ تونسہ شریف جا رہا تھا۔ اس قافلے میں مال و اسباب سے لدے ہوئے بے شمار گھوڑے تھے۔ ایک جگہ حضرت میاں محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے قافلے والوں سے کہا کہ وہ خاموش ہو جائیں کیونکہ نزدیک پہاڑوں میں ڈاکو رہتے ہیں جو قافلوں کو لوٹتے ہیں۔ قافلے والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر کچھ توجہ نہ دی اور یونہی شور مچاتے باتیں کرتے رہے۔ اس دوران اچانک ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور قافلے کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا بلکہ یہاں تک کہ ان کے لباس بھی اتروا دیئے اور ان سب کو رسیوں کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باندھ کر جنگل میں لے گئے۔ حضرت میاں محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر بعد گرمی کی شدت سے نڈھال ہوکر زمین پر گر پڑے اور جب عاجز آ گئے تو پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا کہ حضور! کب تک یہ تماشا چلے گا؟ اس دوران ڈاکوؤں میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ آپس میں لڑنا شروع ہو گئے۔ ڈاکوں کی لڑائی جاری تھی کہ ایک بزرگ جن کا نام سیّد تھا وہ وہاں آئے اور انہوں نے حضرت میاں محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ڈاکوؤں سے کہا کہ تم اس درویش کی خاطر تمام قافلے والوں کا سامان لوٹا دو اور انہیں چھوڑ دو ورنہ تم سب اپنی ہی تلواروں سے آپس میں کٹ مرو گے۔ ڈاکوؤں کو جب معلوم ہوا کہ حضرت میاں محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ درویش ہیں تو انہوں نے معافی مانگی اور قافلے والوں کو آزاد کرتے ہوئے ان کا سامان بھی واپس لوٹا دیا۔ ڈاکوؤں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آج کی رات آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس مہمان رہیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کر دیا اور تونسہ شریف کی جانب تیزی سے بڑھنا شروع کر دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہم سے تو ملتے ہی رہتے ہو ایک رات غیروں کی مہمان نوازی کا بھی لطف اٹھا لیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سمجھ گئے کہ ڈاکوؤں سے رہائی دلوانے والے اور ان بزرگ سیّد کو بھیجنے والے پیر و مرشد ہی ہیں۔

دینے اور دلوانے والا تو اللہ ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنی خانقاہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص احمد نامی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضور! میں نے نیا کنواں کھدوایا ہے یہ اس کا پانی ہے اس کو چکھئے کہ یہ کیسا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پیا اور خوش ہو کر فرمایا کہ تمہارے کنویں کا پانی دادو والا کنویں کے پانی سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ حضور! یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی مہربانی ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے فلاں وقت میں دو سو روپے عطا نہ کرتے تو میں یہ کنواں نہ کھدوا سکتا تھا۔ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ دینے اور دلوانے والا تو اللہ ہے میں درمیان میں کہاں سے آ گیا ہوں۔

قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں:

ایک مرتبہ ایک سپاہی علی محمد نامی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم گزشتہ دنوں خونریز لڑائیوں میں حصہ لیتے رہو پھر بھی تم بچ کر یہاں آ گئے ہو؟ علی محمد نے عرض کیا کہ حضور! بے شمار دشمن تلواریں لئے مجھے مارنے کے درپے تھے میں نے فوراً دل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کیا اور اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں دشمن کے نرغے سے نکال کر پہاڑی کے پیچھے پھینک دیا گیا ہوں چنانچہ میں اپنی جان بچنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

اے شاہِ شاہانِ جہاں
وے آفتابِ ملک جاں
شہباز اوجِ لامکاں
عنقائے مغرب بے نشاں

آج سے ہمارا دوست ہے:

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک ہندو بنیا حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روزانہ حاضر ہو جاتا۔ لوگوں نے ایک دن اس سے پوچھا کہ تو ہندو ہے تو یہاں روزانہ کیا لینے آ جاتا ہے؟ بنئے نے جواب دیا کہ میں بیوپاری ہوں اور جہاں کھرا سودا ملتا ہے میں وہاں ضرور پہنچ جاتا ہوں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس کی اس بات کا علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ آج سے ہمارا دوست ہے۔

یہ جملہ جب بنئے نے سنا تو وہ بے حد خوش ہوا اور اس نے لوگوں سے کہا کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ دوسروں کے تو مرشد ہوں گے لیکن [illegible] ہیں۔ چنانچہ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اللہ عزوجل نے اسے [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام دین محمد رکھا۔ جب دین محمد مر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ دین محمد مغرب کی جانب سے خوش خوش چلا آ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے آواز دے کر پوچھا: بھائی دین محمد! کہاں سے آ رہے ہو؟ دین محمد کہنے لگا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد واپس آ رہا ہوں۔

قرض ادا ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی:

ایک دن ایک شخص حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں اجمیر شریف سے آ رہا ہوں اور میں سات روز تک شہنشاہِ ہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر معتکف رہا۔ ساتویں روز مجھے حکم ہوا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچو میری مراد آپ رحمۃ اللہ علیہ پوری فرمائیں گے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنا تو نہایت مؤدب سے بیٹھ گئے اور اس شخص سے پوچھا کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ وہ شخص گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ حضور! مجھ پر بے پناہ قرض ہے میرے لئے دعا فرمائیں کہ میرا قرض اتر جائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے اپنے دست حق پر بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے دست حق پر بیعت فرمایا اور کہا کہ تم فکر نہ کرو انشاء اللہ جلد ہی تمہارا قرض ادا ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق کچھ دنوں بعد اس شخص کا تمام قرض اتر گیا۔

معرفت کا دریا:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ اس دن اور بھی بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے جن میں وہ بھی شامل تھا۔ جب وہ شخص مرید ہو کر چلا گیا تو رات سوتے وقت اسے اچانک خیال آیا کہ مرشد پاک کے بے شمار مرید ہیں وہ اتنے مریدوں میں بھلا میری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خبر گیری کیسے فرمائیں گے؟ پھر جب وہ سو گیا تو خواب میں اسے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ حسن علی کے بیٹے! مجھے معلوم ہے کہ تمہارے دانتوں میں سے ایک دانت ہلتا ہے تم فکر نہ کرو انشاء اللہ وہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ شخص صبح اٹھا تو اس کا ہلتا ہوا دانت ٹھیک ہو چکا تھا۔ وہ بھاگا ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا: حسن علی کے بیٹے! تمہارا دانت اب تو نہیں ہل رہا۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ حضور! دانت تو ٹھیک ہو گیا ہے مگر میں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ اور چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ جاؤ وضو کر کے آؤ اور میرے ساتھ نماز پڑھو۔ چنانچہ جب وہ شخص وضو کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اس کے سینے میں معرفت کا دریا موجزن ہو گیا۔

یہ عالم جلوہ گر شد شورت اسرار رحمانی
بایں فخر و بایں نور و بایں شانِ سلیمانی
ہماں نورِ جہاں آرا کہ شد اندر عرب پیدا
ہما نادر عجم آمد بہ کرو افغانی

حالات سے باخبری:

ایک روز حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہمارے حالات سے کچھ خبر نہیں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے تمہارے تمام معاملات کی خبر ہے اور حالات سے باخبری کی نشانی یہ ہے کہ فلاں روز تم اپنی بیوی کے ساتھ فلاں غار میں سو رہے تھے اور تم نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ اپنے بالوں کو ڈھانپ لو کیونکہ اس جگہ چیتے کا خطرہ ہے۔ اس شخص نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خوش ہوتے ہوئے کہا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا میں نے اپنی بیوی سے ایسے ہی کہا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بادشاہی کا نام ونشان باقی نہ رہا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ علاقہ سنگھڑ کے علماء کو چھڑانے کے لئے جو ڈیرہ غازی خان میں نظر بند تھے کے لئے ڈیرہ غازی خان تشریف لے گئے اور چند روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔ ڈیرہ غازی خان کے نواب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب توجہ نہ کی۔ کچھ دنوں بعد جب اس نواب کو خیال گزرا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی کا طلبگار رہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ وہ تمام علماء کو آزاد کردے اور ان کی تمام چیزیں بھی واپس کردے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس تونسہ شریف اپنی خانقاہ میں پہنچے تو چندن کھوکھر کو بلوا کر اس سے تلوار مانگی۔ جب چندن کھوکھر نے اپنی تلوار آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تلوار کو زمین پر مارا اور پھر اسے واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ اے کھوکھر! تیری تلوار نے خراسان کی بادشاہت کی جڑ کو کاٹ دیا ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اسی طرح ہوا اور کچھ عرصہ بعد خراسان کی بادشاہت کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ عزوجل کا ہر فعل عین حکمت ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کے ہر فعل کو عین حکمت خیال کرے اگرچہ وہ اس حکمت سے واقف نہ ہو اور اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک پر اعتراض نہ کرے کیونکہ اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک پر اعتراض کرنے والا دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ حکیم کا فعل کبھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور اگر کوئی کام حکمت والا نہ ہوگا تو وہ بے فائدہ ہوگا اور جہاں تک اللہ عزوجل کا بندوں کو تھوڑا رزق دینے کا سوال ہے تو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اگر ہم اپنے بندوں پر رزق کی فراوانی کر دیتے تو وہ یقیناً زمین میں فساد مچانا شروع کر دیتے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ظلم سے پاک ہے اور اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خود اس کے اپنے اعمال کی شامت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

حق تعالیٰ سے اسی کو طلب کرے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ توحید کے حاصل کرنے کی کوشش کرے اور ہمیشہ حق تعالیٰ سے اسی کو طلب کرے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اسے نصیب فرما دیں اور جہاں تک توحید لسانی کی بات ہے تو یہ ہندوؤں کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ نیز سالک کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی مرضی کے مطابق چلے اور اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرضی کے آگے اپنا سر خم کر دے۔ اللہ عزوجل کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھے کیونکہ یہ عین گناہ ہے۔

پروردگارِ عالم کی رحمت کا امیدوار:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو ہمیشہ پروردگارِ عالم کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہئے اس لئے کہ وہ ارحم الرحمین ہے اور اسی کا فرمان ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے۔ اس لئے سالک کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اسی کا فرمان ہے کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ پس اگر تم اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو گے تو وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ اپنا ہر فعل اللہ عزوجل کی مرضی کے مطابق کرے کیونکہ دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

برے لوگوں کی نعمتوں کے حاصل کرنے سے بھوکا رہنا بہتر ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل اللہ تو مصروف فی اللہ ہوتے ہیں اور ان کا ہر فعل اللہ عزوجل کی مرضی کے تابع ہوتا ہے اور اسی کی بدولت وہ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ سالک کو چاہئے کہ وہ غیروں کی صحبت سے خود کو دور رکھے اور برے لوگوں کی نعمتوں کے حاصل کرنے سے بھوکا رہنا بہتر ہے اور سالک کو چاہئے کہ وہ غیروں سے مانگنے کی بجائے برہنہ مر جائیں کیونکہ برہنہ مرنا زیادہ بہتر ہے۔

دونوں جہانوں کا نفع:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مثال مشرکوں کی داڑھی کی طرح ہے جو کبھی موجود ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی اسی لئے دنیاداروں کے وجود سے رنج و غم کبھی نہیں نکل سکتا جس طرح چیونٹیاں کے گھر سے نہیں نکلتا اور دنیادار لوگوں اپنی زندگی کی بے فائدہ چیزوں کو بے فائدہ دنیا کے پیچھے ضائع کر دیتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس ذاتِ پاک کی محبت میں زندگی بسر کریں جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور اسی بات میں دونوں جہانوں کا نفع چھپا ہوا ہے۔

بغیر کسی حق کے زراعت کاشت کرے:

قاضی نور محمد نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ بروزِ قیامت اللہ عزوجل امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کو اپنے سامنے سنہری کرسیوں پر بٹھا کر شیطان کو حاضر کریں گے اور فرمائیں گے کہ اس شخص کے حق میں تم کیا حکم دیتے ہو جو دوسروں کی زمین میں بغیر کسی حق کے زراعت کاشت کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دونوں امام فتویٰ دیں گے کہ وہ شخص زمین کو اپنی زراعت سے خالی کرے اور اسے اس کے اصل مالک کو لوٹا دے۔

دیوانہ باش سلسلہ شد شد نشد نشد:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ وہ کرامتوں کے ظہور اور خود سے سلسلہ جاری کرنے کے پیچھے خود کو برباد نہ کرے بلکہ اللہ عزوجل کی محبت اور عشق میں اس قدر مستغرق ہو جائے کہ اس کے سوا اسے کچھ یاد نہ رہے اور کوئی بھی دنیاوی شے اس کے دل میں گھر نہ کر سکے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا:

احمد تو عاشقی به مشیخیت تراچه کار
دیوانه باش سلسله شد شد نشد نشد

عہدہ قاضی کا تقاضا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب قاضی مسند قضا پر بیٹھتا ہے تو اس وقت جنت اس کی دائیں جانب اور دوزخ اس کے بائیں جانب ہوتی ہے پھر جب وہ کسی مقدمہ کے فیصلہ میں وہ انصاف سے کام لیتا ہے تو جنت خوش ہو کر چلانے لگتی ہے جس کی وجہ سے دوزخ رونا شروع کر دیتی ہے اور جب قاضی فیصلہ کرتے وقت انصاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کام نہیں لیتا تو پھر دوزخ خوشی کا اظہار کرنا شروع کر دیتی ہے اور جنت رونا شروع ہو جاتی ہے۔

اسلام میں درجہ کمال حاصل کرنا بہت مشکل ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح مسلمان ہونا اور اسلام میں درجہ کمال حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ لوگوں نے اس یہودی سے دریافت کیا کہ تم دین اسلام قبول کیوں نہیں کر لیتے؟ اس یہودی نے کہا کہ اگر دین اسلام وہ ہے جو بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کا ہے تو وہ میں حاصل نہیں کر سکتا اور اگر دین اسلام وہ ہے جو تمہارا مذہب ہے تو میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔

دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دنیا کو چھوڑ دیا جائے تو سالک اللہ عزوجل کو محبوب ہو جاتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کو چھوڑنا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے جن کی زبان پر یہ الفاظ بار بار آتے کہ دیگچہ میں گوشت ہونا چاہئے اگرچہ دوسرے لوازمات ہوں یا نہ ہوں چھوٹا شوربہ کام نہیں آتا۔ ایک دن مریدوں نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ گوشت سے مراد دنیا کا ترک کرنا ہے اور شوربہ جو کہ پیاز اور لہسن سے بناتے ہیں اس کو شوربائی زور یعنی جھوٹا شوربہ کہا جاتا ہے جب سالک دل سے دنیا کو نکال باہر پھینکتا ہے تو پھر اس کو نماز و روزہ ہی کافی ہے اگرچہ دوسرے وظائف ہوں یا نہ ہوں۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو کہا کہ میں تمہارا رب و معبود ہوں لیکن دنیا نے اللہ عزوجل کا مقابلہ کیا اور کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ تو تو ہے اور میں میں ہوں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ذیل کا شعر پڑھا:

مقبل آں مردے کہ شد زیں جفت طاق
پشت بردے کردو داوش سہ طلاق

حق تعالیٰ نے کفار کو مسلط کر دیا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور! میں اپنے بیٹے کو قرآن مجید یاد کرواؤں یا کتابیں پڑھواؤں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے کتابیں پڑھواؤ۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اللہ عزوجل کسی ملک کو ویران کرنا چاہتا ہے تو اس پر کسی ظالم حکمران کو مسلط کر دیتا ہے۔ عادل یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا لوگوں کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارے اعمال ہی تمہارے اصل حاکم ہیں۔ نیز فرمایا کہ جب سے مسلمانوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا چھوڑ دیا ہے اللہ عزوجل نے ان پر کافروں کو مسلط کر دیا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی حکایت بیان فرمائی کہ جب سکھوں نے ملتان شہر کا محاصرہ کر لیا تو ایک بزرگ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کی مدد فرمائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے میری امت نے میری پیروی چھوڑ دی ہے اس وقت سے اللہ عزوجل نے ان پر کفار کو مسلط کر دیا ہے۔

دنیا کی کشش و محبت لوگوں کو خراب کرنے والی شے ہے:

ایک روز حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت الف خاں رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کو ایک روپیہ دیا جسے اس کے بڑے بھائی نے چھین لیا جس پر وہ رونا شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا کی کشش و محبت لوگوں کو خراب کرنے والی شے ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی حکایت بیان فرمائی کہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ ایک چوہے نے اپنے بل میں کچھ روپے جمع کیے۔ ایک روز وہ ان روپوں کو بل کے باہر چھوڑ کر کسی وجہ سے بل میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا جب وہ دوبارہ باہر آیا تو اس کے روپے موجود نہ تھے۔ وہ نہایت حیران و پریشان ہوا اور اسی غم میں مر گیا۔

حق تعالیٰ کے قہر سے ہر وقت ڈرنا چاہئے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں جعفر قوم میں ایک درویش رہتا تھا جو مجرد تھا۔ جب وہ مجرد مرنے لگا تو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اس کے پاس موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شے موجود ہے تو اسے خیرات کر دو۔ مجرد کہنے لگا کہ میرے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ جب وہ مر گیا تو قوم جعفر کا ایک شخص بیس روپے نقد لے کر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس مجرد نے یہ رقم میرے پاس بطورِ امانت رکھوائی تھی اسے قبول فرما لیجئے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے پانچ نسخے بھی اس نے چھوڑے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اس کی قسمت میں ہوتا تو وہ اپنے ہاتھ سے صدقہ کر کے مرتا۔ بعد ازاں جب اس مجرد کے عزیز و اقارب کو خبر ہوئی تو وہ آئے اور اس مجرد کے بیس روپے اور قرآن مجید کے پانچ نسخے آ کر لے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے اور اس کے قہر سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ صاحب کمال تھے' پچاس حج کر چکے تھے اور ان کے چار سو مرید ایسے تھے جو صاحب کمال تھے۔ پھر شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو ایک یہودی عورت سے عشق ہو گیا اور انہوں نے زنار گردن میں ڈال لیا۔ پھر اللہ عزوجل نے شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ ہدایت نصیب فرمائی اور وہ پھر سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان کے تمام مراتب ان کو دوبارہ لوٹا دیئے گئے۔

بعد ازاں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل کے اشعار پڑھے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نالہ مے کن کالے تو علام الغیوب
انتقام از ما مکش اندر ذنوب
یا کریم العفو ستار الذنوب
زیر سنگ مکر بد مارا مکوب
کرشتگی کردیم اے شیر آفریں
شیر رامگار بر ما از کمیں

پھر حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو ان کے بھائیوں نے مصر کے بازار میں فروخت کر دیا مگر جب اللہ عزوجل نے اپنا فضل فرمایا تو وہ مصر کے بادشاہ بنا دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی ابتداء میں نانبائی کی بھٹی میں جھونکا گیا مگر وہ پھر بھی اللہ عزوجل کے فضل کے امیدوار رہے اور اللہ عزوجل نے انہیں جن وانس پر بادشاہت عطا فرما دی۔

ابلیس کا کام ہمیشہ رہزنی کرنا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا کام ہمیشہ رہزنی کرنا ہے اور وہ بنی آدم سے اپنی ازلی دشمنی کے باعث اسے ہر نیک کام سے روکتا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بڑے اعتقاد کے ساتھ ایک بزرگ کی زیارت کے لئے گیا جب وہ ان بزرگ کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ بزرگ طوائفوں کا ناچ دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص بدعقیدہ ہو کر اپنے گھر لوٹ گیا۔ اس شخص کا ہمسایہ بھی ایک بزرگ تھا اس نے اس سے دریافت کیا کہ تم فلاں بزرگ کی بیعت کے لئے گئے تھے کیا ہوا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ جب میں ان بزرگ کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ طوائفوں کا ناچ گانا چل رہا تھا میں وہیں سے واپس لوٹ آیا۔ ان بزرگ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ طوائفیں نہ تھیں بلکہ شیطان تھا اس نے تمہیں ان بزرگ کی سعادت سے محروم رکھنے کے لئے ایسی حرکت کی۔ پھر حضرت [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابلیس شام کے وقت تمام شیاطین کو اکٹھا کرتا ہے اور ان سے سارے دن کے بارے میں دریافت کرتا ہے۔ پہلا شیطان کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے چوری کروائی تو ابلیس کچھ جواب نہیں دیتا۔ پھر دوسرا شیطان کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے شراب خوری کروائی تو ابلیس پھر بھی کوئی جواب نہیں دیتا۔ تیسرا شیطان کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے لواطت کروائی تو ابلیس اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیتا۔ الغرض ہر شیطان اپنا اپنا کام گنواتا ہے مگر ابلیس کسی کا کوئی جواب نہیں دیتا مگر جب کوئی شیطان یہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو علم کے حصول سے روکا تو ابلیس خوش ہو کر اسے گلے سے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے سب سے بہترین کام کیا۔

کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے کیونکہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں بہت سے پوشیدہ ایسے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو خود سے تو واقف ہیں مگر انہیں دوسروں کے احوال سے کچھ آگاہی نہیں ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا مقام اللہ عزوجل کے ہاں بہت بڑا مقام ہے اور ان کو اپنے حال سے کچھ آگاہی نہیں ہے تاکہ وہ مخلوق سے جدا رہ سکیں۔ ایسے لوگوں کو اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ عزوجل پھر مخلوق کو کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیز فرمایا کہ سو لوگوں میں سے ایک ایسا ضرور ہوتا ہے جو صاحب نسبت ہوتا ہے اور اللہ عزوجل نے جب فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ یا اللہ! تو اس کو اپنا نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین پر فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا جبکہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور ہر وقت تیری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ فرشتوں نے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بعد سیاہ ٹوپیاں پہن لیں۔ چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم علیہ السلام پر طعنہ کرنے کے جرم میں ان کے خدمت گار بنائے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عزوجل نے "انا الحق" کا مرتبہ ہر ولی کو عطا فرمایا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ نار دوالہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند کو پیرومرشد حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ کتاب لوائح کی تعلیم حاصل کر سکے۔ پیرومرشد اس کو کتاب لوائح پڑھاتے وقت حجرۂ مبارک کا دروازہ بند کر دیتے اور ایک شخص کو دروازہ پر مامور فرمادیتے تھے لیکن اب یہ حال ہے کہ قیامت کی علامات جیسے جیسے ظاہر ہورہی ہیں ہر شخص مسئلہ وحدت الوجود کو کھلے عام بیان کر رہا ہے اور ظاہری علوم کی طرح اس پر بھی بحث کی جارہی ہے۔ اللہ عزوجل نے "انا الحق" کا مرتبہ ہر ولی کو عطا فرمایا ہے مگر ہر ولی نے شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے اسے کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جب اسے ظاہر کیا تو زمانہ کے علماء نے ان کو سولی پر چڑھا دیا۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ان کے معاصر تھے انہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ! منصور کا وہ کون سا گناہ ایسا ہے جس کی پاداش میں وہ سولی چڑھ گیا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو دوست کا بھید ظاہر کرتا ہے اس کی یہی سزا ہے۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث بھی اس مسئلہ سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ "انا احمد، انا عرب" وغیرہ۔ نیز مظہر عین ظاہر ہے کیونکہ جملہ ممکنات ذاتِ مطلق کے مظاہر ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مشرک کو ایک ہزار دینار دیئے جائیں اور کہا جائے کہ وہ اللہ عزوجل کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرلے تو وہ ہرگز نہیں کرے گا بلکہ اس کا جان دینا زیادہ آسان معلوم ہوگا۔ تمام مظاہر ممکنات کا حال یہی ہے جو کہ دنیا کے اندر اللہ عزوجل کے اسماء کے تابع ہیں اور ہرگز اپنے متبوع کے حکم سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابوطالب سے کہا کہ آپ میرے کان میں کلمہ شریف پڑھ لیں تا کہ میں بروزِ محشر آپ کے ایمان کی گواہی دے سکوں لیکن انہوں نے کہا کہ میں عار محسوس کرتا ہوں کہ آگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے خوف سے کلمہ پڑھوں۔

شبلی سوال کرد بہ درگاہ ربِ کریم
منصور را بہ دار چرا کردی اے حکیم
منصور بود واقف اسرارِ سرِّ دوست
ہر کس کہ سرِّ فاش کند ایں سزائے اوست

تمہارا اعتقاد ہی تم کو نفع دیتا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو شیخ کی صحبت عقیدت کے ساتھ اختیار کرنی چاہئے کیونکہ عقیدت کے بغیر صحبت کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارا اعتقاد ہی تم کو نفع دیتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو منافقوں کو بھی ہدایت نصیب ہوتی لیکن ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ نیز سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل کا طالب رہے اور دنیا کی محبت کو اپنے دل میں کچھ جگہ نہ دے کیونکہ دنیا کا طالب احمق ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اگر بے وقوف نہ ہوتے تو دنیا کا کام خراب ہو جاتا۔ اللہ عزوجل کا طالب عقلمند ہے اور فقہ کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص بوقت موت وصیت کرے کہ میرا مال میرے مرنے کے بعد عقلمند کو دے دیا جائے تو واجب ہے کہ اس کا مال دنیا سے بے رغبتی برتنے والے شخص کو دے دیا جائے کیونکہ عقل مند یہی لوگ ہیں جو دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی برتتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی رباعی پڑھی:

صحبت یک ساعتے با اولیاء
بہتر از صد سال بودن باتقیٰ
سایہ رہبر بہ است از ذکر حق
نانِ خشک او بہ از لو لوٗ مطبق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سالک ہر وقت اللہ عزوجل سے ہدایت طلب کرتا رہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ ہر وقت نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اللہ عزوجل سے ہدایت طلب کرتا رہے کیونکہ ہدایت کے بغیر اگر کوئی عالم بھی بن جائے تو بھی وہ کبھی اعلیٰ مقصد کو نہیں پا سکتا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص گل محمد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے فقہ کی کتب پڑھی ہوئی تھیں اور ملازمت کرتا تھا۔ شرح وقایہ اور دیگر کتب ہمیشہ سفر و حضر میں میرے ساتھ ہوتی تھیں لیکن میرا معمول یہ تھا کہ میں ان کتابوں کو زمین پر رکھ کر خود چارپائی پر سو جاتا تھا۔ میں نماز بھی کبھی کبھار پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد گیا تو میری ملاقات وہاں ایک درویش سے ہوئی۔ میں نے اس سے عرض کیا کہ میرے لئے دعائے خیر فرمایئے اور مجھے کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے بتایئے تاکہ اللہ عزوجل اپنی رحمت سے مجھے ہدایت نصیب فرمائیں۔ ان درویش نے دعا کی اور مجھے پڑھنے کو کچھ وظیفہ بتایا۔ میں نے ان کے فرمان کے مطابق وظیفہ شروع کر دیا۔ ایک روز میں سونے کے لئے چارپائی پر لیٹا تو حسب معمول کتب زمین پر تھیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے ادبی ہے کہ میں خود تو چارپائی پر ہوں جبکہ کتابیں زمین پر ہیں۔ چنانچہ میں ان کتب کو اٹھانے کے لئے اٹھا لیکن میرے نفس نے مجھے بہکایا اور میں دوبارہ لیٹ گیا۔ مجھے قرار نہ آیا اور میں نے دوبارہ اٹھ کر ان کتابوں کو چارپائی پر رکھا اور خود زمین پر لیٹ گیا۔ اس کے بعد میں نے پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اس واقعہ کے بعد میری کبھی پنج وقتہ نماز قضا نہ ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص گل محمد، حضرت نور محمد نارووالہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوا اور صاحب نسبت ہوا۔ پھر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا:

ادب تاجی از فضل الٰہی
بنہ برسر دہر جا کہ خواہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مانگنا اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مذہب میں حرام ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی بندہ کسی سے کوئی چیز مانگے یہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مذہب میں حرام ہے۔ ایک مرتبہ صاحبزادہ میاں خیر محمد حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! میری گھوڑی پر سواری فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس گھوڑی پر سوار نہیں ہو سکتا کیونکہ جو چیز سوال سے حاصل ہوئی ہے وہ میرے نزدیک حرام ہے۔

بے دینوں کی وجہ سے بے برکتی ہوتی ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا پہلے زمانہ میں سنت تھی لیکن اس زمانے میں کفار کے ملک سے ہجرت کرنا فرض ہو گیا ہے چنانچہ چاہئے کہ جس جگہ اسلام کا غلبہ ہو کافروں کا ملک چھوڑ کر وہاں ہجرت کی جائے کیونکہ کفار کے ساتھ رہنے سے دین و دنیا دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ ان کی وجہ سے نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے چھوڑ دینے سے لوگ سیاہ دل اور سخت دل ہو جاتے ہیں جس سے دین کا نقصان ہوتا ہے اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ بے دینوں کی وجہ سے برکتی ہوتی ہے اور ہر چیز کم ہو جاتی ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں احسان پور میں تھے۔ مجھے تخم خیارین کی ضرورت پڑی لیکن وہ نہ ملے۔ میرے نزدیک اس وقت ایک ہندو بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے کہا کہ مجھے تخم خیارین کی ضرورت ہے کیا یہاں پیدا نہیں ہوتے؟ ہندو نے جواب دیا کہ جب سے کفار کی حکومت آئی ہے تب سے ہر چیز ناپید ہو گئی ہے۔

کیمیا گری حقیقت میں دھوکہ ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیمیا گری حقیقت میں اللہ عزوجل کی مخلوق کے ساتھ دھوکہ ہے کیونکہ اگر تانبے کو چاندی یا سونے میں تبدیل کر دیں یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پارے اور قلعی کو چاندی یا چاندی کو سونا بنا دیں تو سو سال کے بعد وہی تبدیل شدہ شے اپنی اصل حالت میں واپس لوٹ جاتی ہے اور اس کام کے کرنے والے سے اللہ عزوجل ایمان چھین لیتا ہے اور اس کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص دوزخی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنی جگہ اپنے کاروبار اور اپنے مذہب پر خوش ہوتا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کا ذیل کا فرمان سنایا:

''ہر گروہ اپنے حال میں خوش ہے۔''

سماع کا بیان:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا سماع حلال ہے یا حرام؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ذیل کا شعر پڑھا:

مردہ نفس زندہ ہلاں را رواست
ہر کہ جز ایں است مراد و اخطاست

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خسر سے سنا کہ جب نادر شاہ کی فوج ایک قلعہ کو فتح نہ کر سکی تو ایک رات نادر شاہ نے کہا کہ صبح سویرے ہم اس قلعہ پر حملہ کریں گے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس نے ایک لشکر کو تیار کیا اور لشکر کے سامنے سماع شروع کیا گیا۔ دوران محفل سماع اس لشکر نے قلعہ کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ نادر شاہ نے جو لشکر اس مقصد کے لئے ترتیب دیا تھا وہ چونکہ سماع کے ذوق و مستی میں تھا اس لئے قلعہ کے اندر سے آنے والے نیزے، تیر انہیں چھیلتے رہے مگر وہ اس وقت تک پیچھے نہ ہٹے جب تک قلعہ فتح نہ ہوگا۔ جب قلعہ فتح ہو گیا تو نارشاہ نے اشارے سے قوالوں کو سماع روکنے کا اشارہ کیا۔ جیسے ہی محفل سماع ختم ہوئی بے شمار لشکری جو کہ شدید زخمی تھے وہ زمینوں پر گر پڑے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اصل نعمت اللہ عزوجل کو یاد کرنا ہے باقی تمام کام فضول ہیں۔ سماع کے اثرات سے انسان دنیاوی کاموں اور دینی کاموں کی تکمیل میں جوش کا مظاہرہ کر سکتا ہے اگر وہ سماع کی شرائط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو کہ مشائخ چشت رحمۃ اللہ علیہم نے طے کر رکھی ہیں اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے عین مطابق ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا:

چہ خوش ملکے ست درویشی و درویشان حقانی
کہ ایشا نرا نظر ناید دو صد ملک سلیمانی

مطلوب و مقصود حاصل ہونے کا ذریعہ:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ ہر وقت عاجزی اختیار کرے کیونکہ مطلوب و مقصود کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ عاجزی ہے۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ اپنے آپ کو موجود نہ سمجھے کیونکہ محققین کے نزدیک یہ خیال اکبر الکبائر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ نیک بخت اپنی ماں کے پیٹ سے نیک بخت پیدا ہوتا ہے' بدبخت اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت پیدا ہوتا ہے۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن میں ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر سجدہ کیا۔ لوگوں نے اس راہب سے اس سجدے کا سبب دریافت کیا تو اس راہب نے کہا کہ تمام فرشتے' درخت اور پتھر اس بچے کو سجدہ کرتے ہیں جب حق تعالیٰ نے اس بچے کو یہ فضیلت عطا فرمائی ہے تو میں نے بھی اس کو سجدہ کیا ہے۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آئینہ ہستی چہ باشد نیستی
نیستی بگزیں گر ابد نیستی

بندوں پر ان کی طاقت کے مطابق بوجھ لادا گیا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر ان کی طاقت کے مطابق بوجھ لادا ہے اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ' اللہ عزوجل کے عیال ہیں اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ذیل کے شعر میں اسی جانب اشارہ فرمایا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیاء اللہ اطفال حق اندائے پسر
در حضور و غائب از ایشاں خذر

پس صاحب عیال پر واجب ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی خدمت کرے اور وہ اپنی کوشش سے اپنے عیال کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے اس لئے وہ خود اگر اپنی ضروریات کے لئے کوششیں کریں تو وہ بے فائدہ ہوگی۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے تمام کاموں کو اللہ عزوجل کے سپرد کر کے اپنے تمام اوقات کو حق کی عبادت کے لئے فارغ کرلے۔ نیز ہر ولی کا آخری مرتبہ تسلیم و رضا ہے۔

توحید کے عشق میں غرق:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملتان شہر کے نواح میں ایک شخص عصام الدین متقی رہتا تھا جو کہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل کے قول پر اعتراض کیا کرتا تھا:

یک بار میر دیر کسے بیچارہ جامی بارہا

انہی دنوں ایک شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس اس مسجد میں جہاں وہ شخص عصام الدین متقی نماز پڑھا کرتا تھا آیا اور ایک طرف ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ رات کو سحری کے وقت حسب عادت عصام الدین متقی گھر سے باہر نکلا اور مسجد میں آیا۔ اس نے دیکھا کہ اس شخص کا ہر عضو سے الگ ہو کر بکھرا پڑا ہے۔ وہ یہ حالت دیکھ کر واپس لوٹے اور لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا کہ اس شخص کو چور قتل کر گئے ہیں۔ چنانچہ جب لوگ مسجد میں جمع ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ انہوں نے حیران ہو کر اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو اس شخص نے بتایا کہ میں حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے ادنیٰ غلاموں میں سے ایک ہوں جن کا فرمان ہے:

یک بار میر دیر کسے بیچارہ جامی بارہا

پس تم اس بات کو کس وجہ سے غلط کہتے ہو [illegible] عصام الدین [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متقی شرمندہ ہوا اور اس سے معافی مانگی۔ پھر عصام الدین متقی گھر سے اس شخص کے لئے نئے کپڑے لے کر آیا اور اس کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے درخواست کی کہ وہ کچھ دن اس کے گھر ٹھہریں۔ اس شخص نے جو کہ توحید کے عشق میں غرق تھا اس کی درخواست قبول نہ کی اور نہ ہی اس کے کپڑے قبول کیے۔

دونوں جہانوں میں عزت نصیب ہوگی:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مولوی علی الدین بہاولپوری، احمد پور کا قاضی ہو گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی مذکور اس سے پہلے اچھی حالت میں تھا اب قضا کا کام اختیار کرنے سے مصیبت میں پڑ گیا ہے کیونکہ قضا کا کام ہمارے مشائخ کے ہاں ممنوع ہے چنانچہ فوائد الفوائد میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف حضور محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی زمانہ میں دہلی کے قضا کے عہدہ کے لئے حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی۔ حضرت نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ تم قاضی نہ بنو بلکہ کچھ اور بن جاؤ۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ پھر مسجد کی امامت یا کوئی اور عہدہ ہونا چاہئے؟ حضرت نجیب الدین الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم مسجد کی امامت سے بھی دور رہو اور کسی عہدے کی خواہش دل میں نہ رکھو۔ ہاں! اگر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے مسجد کی خدمت کرو تو تمہیں دونوں جہانوں میں عزت نصیب ہوگی کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جس نے خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔

جہاں جائے گا اسے پہنچ جائے گا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارادت مند مولوی غلام حیدر نے ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں نے شہر پردا میں سکونت اختیار کی اور زمین کا ایک قطعہ باجرہ کاشت کیا مگر وہ خشک ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان چاہے ملک شام چلا جائے یا ملک روم اس کی قسمت میں لکھا گیا رزق جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کمی و بیشی نہ ہوگی اور جو اللہ عزوجل نے اس کا مقدر کر دیا ہے وہ جہاں جائے گا اسے پہنچ جائے گا۔

زندگی آمد برائے بندگی:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت و معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اگر مال میں سے کوئی شے ضائع ہو جائے یا مویشی میں سے کوئی مر جائے جیسے گائے یا گھوڑا وغیرہ تو اس کا کچھ غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ صدقہ یا سر کا بدلہ ہوتا ہے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ مال ضائع ہونا صاحب مال کے سر کا صدقہ ہے۔ نیز دنیا کی محبت تمام گناہوں اور مصیبتوں کی جڑ ہے اور جب تک سالک کے دل میں دنیا کی کچھ محبت بھی باقی ہے وہ اس وقت تک وہ امن حاصل نہیں کر سکتا اور جب دنیا کی محبت اس کے دل سے نکل جاتی ہے تب وہ مصائب سے نجات پا لیتا ہے اور صحیح معنوں میں واصل باللہ ہوتا ہے۔

تمہارا اعتقاد ہی تمہیں نفع دیتا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کی صحبت اختیار کرنا چاہئے اور عقیدت کے بغیر صحبت کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارا اعتقاد ہی تمہیں نفع دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو منافقوں کو بھی ہدایت نصیب ہو جاتی لیکن منافق حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکے اسی لئے بزرگوں نے ذکر حق پر صحبت کو ترجیح دی ہے۔ نیز سالک کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے اس کو طلب کرے اور دنیا کی محبت کو اپنے دل میں ہرگز ہرگز جگہ نہ دے کیونکہ دنیا کو طلب کرنے والا احمق ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفسانی خواہشات سے پاک تھے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر یہ فرماتے تھے کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے زمانہ میں ہوتے تو وہ موجودہ لوگوں کو کافر کہتے کیونکہ موجودہ زمانے کے لوگ شریعت کو چھوڑ چکے ہیں اور اگر یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو انہیں دیوانہ قرار دیتے کیونکہ ان کے سارے افعال شریعت کے مطابق اور نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔

مصائب لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالائے اور نواہی سے احتراز کرے کیونکہ جو مصائب لوگوں پر نازل ہوتے ہیں وہ ان کے برے اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے حاکم ہیں۔ اگر تمہارے اعمال نیک ہوں گے تو تمہارے حاکم نیک ہوں گے اور اگر تمہارے اعمال برے ہوں گے تو تمہارے حاکم بھی برے ہوں گے۔

عارف و معروف اور سبب اللہ ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ دن رات اپنا محاسبہ کرے، مراقبہ کرے زہد و ریاضت کرے اور اللہ عزوجل کی رضامندی کا طالب رہے۔ سالک ان کاموں کو بجالاتے وقت خود پر نظر نہ رکھے تا کہ اللہ عزوجل کی حقیقی معرفت کا حق دار ہو۔ عارف و معروف اور سبب اللہ عزوجل ہی ہے نہ کہ کوئی اور امر۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفان کی نسبت اپنی جانب نہیں فرمائی ہے اور کوئی عرفان کی نسبت اپنے نفس کی طرف کرے وہ اس سے خالی ہے کیونکہ اس کا حصول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بغیر ناممکن ہے۔ شیخ المشائخ حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی خانقاہ میں مریدوں کو درختوں کے کڑوے پھل و پھول کھانے کو دیتے تھے۔ حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت مولانا فخرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے لنگر میں مٹھی بھر کچے دانے ہر درویش کو دیئے جاتے تھے۔ حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے لنگر میں پاؤ بھر کی روٹی بازار سے منگوا کر ہر درویش کو دیتے تھے اور بعض اوقات کئی کئی روز کا فاقہ کرنا پڑتا تھا لیکن وہ اس فرمان کے مطابق کہ بھوک اللہ کا رزق ہے اور اس کی راہ میں اثر عظیم رکھتی ہے کو اپنا نصب العین بنا کر فاقہ کو برداشت کرتے تھے۔

متابعت شریعت میں ظاہراً و باطناً کوشش:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کا محبوب و مقبول بن جائے تو اسے چاہئے کہ متابعت شریعت میں ظاہراً و باطناً کوشش کرے تاکہ وہ اللہ عزوجل کا محبوب و مقبول بن جائے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کی دوستی چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو تب تم اللہ کے دوست بنو گے۔ تمہیں چاہئے کہ تم ہر وقت اللہ عزوجل سے ہدایت طلب کرتے رہو کیونکہ ہدایت کے بغیر کوئی گوہر مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ بدبخت نمرود کی بیٹی کو اللہ عزوجل نے ہدایت عطا فرمائی اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آگ میں کود گئی۔ پس اس کو اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کی ماں بنایا اور تمہیں چاہئے کہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ اللہ عزوجل سے اچھے خلق کی دعا کرو کیونکہ اچھا خلق نیک لوگوں کا شیوہ ہے۔

اس کی رضا کے سامنے گردن جھکا دے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ اسے جو بھی تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے کیونکہ کم و بیش تین سو پیغمبر بھوک کی حالت میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے جن کی قبور بیت اللہ شریف کے آس پاس ہیں۔ اللہ عزوجل اپنی یہ نعمت اپنے خاص خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ سب سے زیادہ مصائب انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوتے ہیں ان کے بعد اولیاء کرام اور ان کے بعد عام لوگوں پر۔ اس لئے سالک کو چاہئے کہ جو کچھ دوست کی طرف سے آئے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اپنی خیر سمجھ کر اور اس کی رضا سمجھ کر اس کے سامنے گردن جھکا دے۔

پردۂ امارت میں مخفی ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صاحب کمال شخص کی خدمت میں اس کے بیٹے نے عرض کیا کہ مجھے بھی دولت باطن میں سے کچھ عنایت فرمائیے۔ ان بزرگ نے کہا کہ تمہارا حصہ میرے پاس نہیں ہے اور باطنی نعمت تمہیں مجھ سے نہیں کسی اور سے ملے گی۔ اس لڑکے نے کہا کہ مجھے جہاں سے میرا حصہ ملنا ہے آپ مجھے اس جگہ کے بارے میں آگاہ کر دیجئے تاکہ میں باطنی نعمت سے سرفراز ہوسکوں۔ ان بزرگ نے کہا کہ ہندوستان کا ایک نہایت امیر شخص ہے جو عنقریب ملتان آنے والا ہے تم اس کی خدمت میں جاؤ تاکہ تم باطنی نعمت سے سرفراز ہوسکو۔ وہ لڑکا اپنے والد بزرگوار کے فرمان کے مطابق ملتان چلا گیا اور اس امیر شخص کا معلوم کرنے کے بعد اس کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن اسے باریابی کی اجازت نہ ملی۔ وہ لڑکا چار سال تک وہیں رکا رہا اور اس امیر شخص کے گھوڑوں کے سائیسوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرتا رہا۔ چار سال بعد وہ ان سائیسوں کے ذریعے اس شخص تک پہنچا اور اس کی قدم بوسی کی بعد اپنا مدعا بیان کیا۔ اس امیر شخص نے پہلے تو اپنے آپ کو ان امور سے لاتعلق قرار دیا مگر جب اس کا اصرار دیکھا تو اسے ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے بتایا اور کہا کہ اسے فلاں جگہ جا کر پڑھو پھر میرے پاس آنا اور میرے اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا۔ چنانچہ وہ لڑکا بارہ سال تک متعلقہ جگہ پر وہ وظیفہ پڑھتا رہا۔ پھر بارہ سال بعد اس شخص کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس شخص نے اس لڑکے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اور فرمایا کہ آئندہ جب بھی کوئی حاجت ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت میاں محمد باراں رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کی تعزیت کے بعد کلاچی کی جانب گیا تو میں نے ان دونوں باپ بیٹوں کی قبور دیکھیں جو ایک ہی مقبرہ میں واقع تھیں۔ نیز ہندوستان میں بہت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مردانِ خدا ایسے ہیں جو پردۂ امارت میں مخفی ہیں۔

علاماتِ قیامت:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علاماتِ قیامت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ عجیب و غریب امراض پیدا ہوں گے جن کی تشخیص اور علاج سے دنیا کے تمام حکیم عاجز آ جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے ان امراض کے بارے میں نہ ہی پڑھا ہوگا اور نہ ہی ان کے تجربے میں ایسے امراض پہلے کبھی آئے ہوں گے۔ چنانچہ بعض لوگوں کی آنکھوں سے فصد کی طرح آنکھوں سے خون جاری ہوا اور بعض لوگوں کے پچھلے دانتوں سے خون جاری ہوا۔ اول الذکر مرض میں مبتلا ہوئے تو بعض صحت یابؒ ہوئے لیکن بیشتر مر گئے اور آخر الذکر مرض میں مبتلا ہوئے ان میں سے کوئی بھی نہیں بچا۔ مولوی قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا گیا کہ حکیم احسن اللہ خانؒ سے جو کہ بہاول خان کلاں مرحوم کے معتمد حکماء میں شمار ہوتے تھے اس مرض کا علاج بتائیں۔ حکیم احسن اللہ ان امراض کے بارے میں سن کر حیران ہوئے اور کہا کہ یہ امراض ہماری تشخیص اور علاج سے متجاوز ہیں کیونکہ آج تک ایسا کوئی بھی مرض کسی حکیم کے تجربہ میں نہیں آیا اور نہ ہی طب کی کوئی کتاب ان امراض کے بارے میں آگاہی دیتی ہے۔

قیامت کے آنے کی ایک اور علامت یہ ہے کہ حکمرانوں سے ایسے عجیب و غریب کام سرزد ہوں گے جن پر مخلوقِ خدا حیران و پریشان ہوگی کیونکہ اس قسم کے کام نہ تو پہلے کبھی کسی حاکم نے کئے ہوں گے اور لکھنے والوں نے یہاں تک بھی لکھا ہے کہ اس زمانے میں اگر بیٹا باپ سے خوش ہو کر بات کرے گا تو اس کو مبارکباد کہا جائے گا۔ نیز فرمایا کہ ہر جوڑا یعنی باپ بیٹا، میاں بیوی، بہن بھائی وغیرہ کا تعلق الٹ جائے گا یعنی بجائے ان میں محبت ہونے کے دشمنی پیدا ہو جائے گی جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی ہو رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ہر جوڑا ایک دوسرے [illegible] موجودہ زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ بات صحیح ثابت ہو رہی ہے یعنی ہر جوڑا [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرید، میاں اور بیوی وغیرہ ہر ایک درمیان دشمنی پیدا ہو گئی ہے جبکہ پہلے زمانہ میں ہر ایک درمیان ادب کا رشتہ تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی اور اس وقت آئے گی جب روئے زمین پر اللہ عزوجل کا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا اور بیت اللہ شریف میں بت رکھ دیئے جائیں گے اور قبیلہ اوس کی عورتیں رنگین کپڑوں میں ملبوس، زیورات سے آراستہ ہو کر بتوں کے سامنے رقص کیا کریں گی۔ اس وقت فرشتے اللہ عزوجل کے حکم سے بیت اللہ شریف کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر لے جائیں گے اور یہ قیامت کی علامات میں سے ایک ہے یعنی اس وقت قیامت نہایت نزدیک ہو گی۔ نیز اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی نگاہوں میں ہر لمحہ قیامت ہے اور فرمانِ الٰہی ہے کہ آج کے دن کس کی بادشاہی ہے صرف اکیلے زبردست اللہ کی اور ہر چیز ختم ہونے والی ہے سوائے اس ذاتِ پاک کے۔

دنیادار سفید چشم اور بے وفا ہوتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اہل دنیا کو کوئی مصیبت درپیش ہوتی ہے تو وہ پیروں وفقیروں کے پاس دوڑتے ہوئے جاتے ہیں اور ان کے سامنے آہ وزاری کرتے ہیں اور جب وہ خوشحال ہوتے ہیں تو کبھی نہیں آتے۔ دنیا کے غرور کی وجہ سے لوگ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق رہتے ہیں بلکہ دل ہی دل میں اپنی الوہیت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں اور کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک بڑا معجزہ ہے کہ دنیاداروں میں سے کوئی بھی شخص اپنی الوہیت کا دعویٰ کھلے عام نہیں کرتا۔ دنیادار سفید چشم اور بے وفا ہوتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میاں محمد یار منشی کا باپ مسوخان کا ملازم تھا اور مسوخان اسے اپنا بیٹا کہتا تھا۔ جب بھی کسی معاملہ کے لئے اسے کہیں باہر بھیجتا اور وہ کام کر کے آتا تو مسوخان سات روز تک خوشی کا اظہار کرتا اور کہتا کہ میرا بیٹا خیریت سے واپس آ گیا ہے پھر اس پر نہایت لطف وکرم کرتا۔ کچھ عرصہ گزرا کہ مسوخان نے میاں محمد یار منشی کے والد کو درخت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر الٹا لٹکا کر مار دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیاداروں کی مثال گدھے کی سی ہے جو اپنی پیٹھ پر بوجھ لادتا ہے۔اسی طرح اہل دنیا' دنیا کی خواہش میں جو کہ نجاست اور گندگی پر مشتمل ہے ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں۔اہل دنیا قناعت اختیار نہیں کرتے اور دنیا کو جمع کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ لوٹ جاتے ہیں۔

بنی آدم کے درجات میں فرق ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے چیزوں کی قدروقیمت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر شے کی قدروقیمت الگ الگ ہوتی ہے۔ ایک تلوار کی قیمت اگر پانچ روپے ہے تو دوسری تلوار کی قیمت ایک ہزار روپے ہوتی ہے۔ لعل بھی پتھر ہوتا ہے اور اس کی قیمت بے بہا ہے لیکن دیگر پتھروں کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔اسی طرح اللہ عزوجل نے بنی آدم کے درجات میں بھی فرق رکھا ہے۔

ہدایت خداوندی کے بغیر کوئی مرد کامل نہیں ہوسکتا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل جسے ہدایت عطا فرمادیں وہی حرام کاموں سے بچارہتا ہے اور اللہ عزوجل کی پناہ جسے نصیب نہ ہو وہ حرام کاموں میں مبتلا رہتا ہے بلکہ غیر مشروط کاموں کے کرنے پر بھی مصر رہتا ہے اور بے شک ہدایت خداوندی کے بغیر کوئی مرد کامل نہیں ہوسکتا۔

اللہ عزوجل نے انسان کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے انسان کے کمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انسان کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔ انسان جس جانب توجہ کرتا ہے اور جس کام میں منہمک ہو جاتا ہے وہی کچھ ہو جاتا ہے اور ایسا محو ہوتا ہے کہ اپنے وجود کو اسی کے وجود میں گم کر دیتا ہے اور انسان جس شکل میں چاہے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو ظاہر کر سکتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان ایک قوم ایسی بھی ہے جسے بہروپیہ کہتے ہیں۔ ایک روز ایک بہروپی نے وزیر کی شکل بنائی اور وزیر کے گھر چلا گیا۔ وہاں اس نے وزیر کی بیگم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور چلتا بنا۔ جب وزیر گھر آیا اور اس نے کھانا طلب کیا تو اس کی بیگم نے کہا کہ تم پہلے آ کر میرے ساتھ کھانا کھا چکے ہو۔ وزیر اس بات پر نہایت حیران ہوا اور گھر سے باہر نکل آیا۔ گھر سے باہر آنے کے بعد اس نے اس بات کی تفتیش شروع کر دی۔ اسے معلوم ہوا کہ کسی بہروپئے نے اس کی شکل بنا کر اس کی بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ہے۔ وزیر یہ معاملہ بادشاہ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس بہروپئے کو تلاش کروں اور اسے بے تحاشا ماروں۔ بہروپئے کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس بہروپئے نے اس وزیر کے پیر کی شکل بنائی اور دیگر درویشوں کے ساتھ اس وزیر کے پاس پہنچ گیا۔ اس وزیر کے پیر حضرت میراں سیّد بھیک رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وزیر کو جب علم ہوا کہ میرے پیر آئے ہیں تو وہ ان کے استقبال کے لئے گیا اور ان کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا۔ بہروپئے نے اس نذرانے کو قبول نہ کیا۔ وزیر نے نہایت انکساری کے ساتھ کہا کہ حضور! مجھ سے ایسی کون سی گستاخی ہوگئی ہے کہ آپ میرا نذرانہ قبول نہیں فرما رہے۔ اس بہروپئے نے جواب دیا کہ تمہاری وجہ سے فلاں بہروپیہ ملک بدر ہوا اگر تم اس بہروپئے کا گناہ معاف کر دو تو میں تمہارا نذرانہ قبول کر لوں گا۔ وزیر نے کہا کہ حضور! میں آپ کی وجہ سے اس بہروپئے کا گناہ معاف کرتا ہوں۔ جب وزیر نے یہ الفاظ کہے تو وہ بہروپیہ اپنے اصل لہجے میں بولا کہ میں وہی بہروپیہ ہوں۔ وزیر نے جب یہ سنا تو کہا کہ چونکہ تم نے پیر کی شکل بنائی ہے اس لئے میں تمہارا گناہ معاف کرتا ہوں اگرچہ تم معافی کے قابل ہرگز نہیں ہو۔

نفس تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں نفس کی شرانگیزیوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان کا نفس اس کے تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن ہے کیونکہ جس دشمن کے ساتھ مہربانی کی جائے وہ فرمانبردار ہو جاتا ہے جبکہ نفس کے ساتھ جتنی بھی مہربانی کی جائے وہ اتنا ہی زیادہ دشمن ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارے تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن تمہارا اپنا نفس ہے۔ نیز فرمایا کہ ایک عورت تھی جس نے چار مرتبہ شادی کی اور ہر مرتبہ اپنے خاوند کو ماردیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل عورت کے فتنہ اور نفس کی شرانگیزیوں سے محفوظ رکھے کیونکہ نفس اور شیطان دونوں انسان کے بدترین دشمنوں میں سے ہیں اور یہ ایسے دشمن ہیں جو انسان کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔

نفس و شیطان بے برنداز راہ ترا
تابیند از ندا اندر چاہ ترا
نفس و شیطان زد کریما راہِ من
رحمت باشد شفاعت خواہ من

نیک اعمال بغیر توفیق حق تعالیٰ کے نہیں کیے جاتے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے حالات میں یہ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کس قدر ریاضت کی اور یہ سب اللہ عزوجل کی ہی توفیق سے ہوتا ہے کیونکہ نیک اعمال بغیر توفیق حق تعالیٰ کے نہیں کیے جاتے۔ اگر اللہ عزوجل توفیق نہ دیں تو کوئی بھی نیک عمل نہیں کرسکتا۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ کہہ دیجئے (یارسول اللہ ﷺ!) کہ مجھے نیک اعمال کی توفیق اللہ عزوجل نے ہی عطا فرمائی ہے۔ نیز اللہ عزوجل نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو نبوت و ولایت بغیر کسب کے عطا فرمائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب والدہ کے پیٹ سے باہر تشریف لائے تو کہا کہ مجھے توریت زبانی یاد ہے اور حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں نماز پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں اور اپنی والدہ کی اطاعت کروں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میاں غلام حیدر' قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ میاں غلام حیدر سے میں نے کہا کہ وہ نزدیکی بستی میں جا کر کھانے کے لئے کچھ لے آئیں۔ وہ گئے اور خالی ہاتھ لوٹ آئے اور کہا کہ یہاں کا آٹا اچھا نہیں ہے اس لئے میں کچھ نہیں لے کر آیا۔ چنانچہ میں خود بازار چلا گیا اور آٹا خرید کر لایا جس سے دو روٹیاں پکائیں۔ وہ روٹیاں میں نے میاں غلام حیدر اور اپنے سامنے رکھیں اور میاں غلام حیدر سے کہا کہ آؤ کھانا کھالو۔ میاں غلام حیدر نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا کیونکہ میں آج اپنے نفس کے خلاف کر رہا ہوں۔ چنانچہ ایک روٹی میں نے کھالی اور دوسری روٹی راستہ میں جاتے ہوئے ایک شخص کو دے دی۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو میاں غلام حیدر مجھ سے پیچھے رہ گئے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر تم اب ایسے چلو گے تو میں تمہیں لاٹھی ماروں گا۔ مزید کچھ سفر کرنے کے بعد میں راستہ میں ایک کنویں پر رکا اور وضو کرنے لگا۔ جب میں وضو کر کے واپس ہوا تو میں نے دیکھا کہ میاں غلام حیدر تھیلے کا منہ کھولے اس میں سے مصری نکال کر کھا رہا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تم تو اپنے نفس کے خلاف کر رہے ہو اور ہماری مصری بھی کھا رہے ہو۔ شام کے وقت ہم ایک نزدیکی شہر میں پہنچے اور وہاں قیام کیا۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص بغیر خمیر کے گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی لایا۔ میاں غلام حیدر نے کہا کہ ایک دن اور ایک رات گزر گئی میں نے روٹی نہیں کھائی اور اب میں عاجز آ گیا ہوں اور اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہوں۔ اب اگر میں نے مزید نہ کھایا تو زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ اگرچہ یہ روٹی بغیر خمیر کے گوندھے ہوئے آٹے کی ہے تاہم میں اسے کھاؤں گا۔

روزہ رکھنا تیز تلوار کی مانند ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیادار لوگ رمضان المبارک میں روزہ نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیں روزہ رکھنے سے خشکی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات نفس اور شیطان کی گمراہی کے باعث ہے ورنہ دنیاداروں کے پاس بہت کچھ موجود ہوتا ہے۔ اگر یہ موسم گرما کو موسم سرما میں بدلنا چاہیں اور موسم سرما کو موسم گرما میں بدلنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ابھی جاری تھا کہ میاں عثمان نے عرض کیا کہ حضور! بندہ ڈیرہ اول سے تونسہ شریف آیا ہے اس نے درمیان میں کسی کو نہیں دیکھا جس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہو ماسوائے تونسہ شریف کے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے تمام درویش روزہ رکھتے ہیں اور نمازِ تراویح باجماعت ادا کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا کہ جب مسلمانوں نے نیک اعمال کرنے چھوڑ دیئے اللہ عزوجل نے ان پر کفار کو مسلط کر دیا۔ میاں عثمان نے کہا کہ حضور! جب میں کشتی میں سوار ہوا تو کشتی میں سو سے زیادہ آدمی تھے اور ان میں سے کسی کا بھی روزہ نہ تھا سوائے ایک طالب علم کے اور احمد پور میں تمام لوگ روزہ رکھتے ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بھی خیال کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس جگہ اسلام کی برکت ہے اور روزہ رکھنا تیز تلوار کی مانند ہے جو کہ نفس کو قتل کر دیتی ہے۔

اغنیاء کی صحبت سے بچو:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے گوشت کو نوچتے ہیں یعنی ایک دوسرے کی چغلی و غیبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت سے علیحدہ ہو جانا چاہئے کیونکہ ایسے لوگوں کی صحبت میں نفع کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ نیز وہ لوگ جو اللہ عزوجل تک نہیں پہنچتے وہ ہوس و شہوت کے گڑھے میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ عزوجل کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے عیب اس پر کھول دیتا ہے۔ جبکہ ایک موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اغنیاء کی صحبت سے بچو۔ نیز جب کوئی دنیا کے معاملے میں پڑ جاتا ہے تو وہ کسی کا حیا نہیں کرتا جبکہ عاقل لوگ ہمیشہ رضا و تسلیم ہی اختیار کرتے ہیں اور یہی تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو ''اللہ بس ماسوا اللہ ہوس'' کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حق تعالیٰ کا بھروسہ ہی کام آتا ہے:

ایک روز ایک شخص حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! میرے اہل و عیال مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری کچھ عزت نہیں کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا بھروسہ ہی کام آتا ہے غیر کا تکیہ کام نہیں آتا اور اگر کوئی اپنے اہل و عیال پر بھروسہ کرتا ہے کہ وہ میری خدمت کریں گے اس کو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک کوہ ورک میں جعفر قوم کا ایک شخص تھا جس کے تین بیٹے تھے۔ ہر بیٹے کو اس نے سات ہزار روپیہ نقد اور دیگر مال و اسباب دیا تاکہ وہ اس کی خدمت کریں۔ کچھ عرصہ بعد ہم نے اسے دیکھا تو وہ وہ نہایت کمزور حالت میں تھا۔ اس نے بوسیدہ لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ ہم نے اس کی خوراک کے متعلق اس سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ جوار کی روٹی اور ایک برتن پانی سے بھرا ہوا میرے آگے رکھ دیتے ہیں جس میں روٹی کو بھگو کر میں کھا لیتا ہوں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں ایک اور حکایت بیان فرماتے ہیں کہ مسو خان علاقہ سنگھڑ کا حاکم تھا۔ اس نے مرتے وقت اپنے اہل و عیال سے سوا روپیہ طلب کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دیں۔ مسو خان حاکم رہ چکا تھا اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ علی اکبر خان اپنے والد مسو خان کی قبر پر سوا روپیہ لے کر گئے مگر اسے بھی خیرات کیے بغیر واپس لوٹ آیا۔

نیز فرمایا کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وصال قریب آیا تو ان کے ایک بیٹے نے لانگری سے توشہ خانہ کی چابی طلب کی اور توشہ خانہ کا دروازہ کھولا تو اس میں سوائے پانچ روپوں کے کچھ موجود نہ تھا۔ چنانچہ وہ پانچ روپے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تجہیز و تکفین پر خرچ کیے گئے۔ نیز جس بیٹے نے توشہ خانہ کی چابی مانگی تھی اس کی اولاد آج بھی تنگی کی زندگی بسر کرتی ہے اور جس بیٹے نے چابی طلب نہ کی تھی اس کی اولاد آج بھی نہایت خوش حال ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدعت کے کاموں میں نفس وشیطان موافقت کرتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس جگہ بدعت اور کھیل کود کے کام ہو رہے ہوں بہت سے لوگ وہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جہاں کوئی نیکی کا کوئی ہو رہا ہو وہاں بہت کم لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ نیکی کے کام میں نفس اور شیطان مخالفت کرتے ہیں اس وجہ سے نیکی کے کاموں میں لوگوں کا ہجوم کم ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کفار سے کم تھی اور بدعت کے کاموں میں نفس وشیطان بھی موافقت کرتے ہیں اس وجہ سے بدعت اور کھیل کود کے کاموں میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد اکٹھی ہوتی ہے۔ چنانچہ مسلیمہ کذاب نے بدعت کی اور ناحق کام کا بیڑا اٹھایا اس کے پاس تھوڑے ہی دنوں میں لاکھوں آدمی جمع ہو گئے اور پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا جسے بعد میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کروایا۔

حدیث کا صحیح فہم بغیر مجتہد کے اور کسی کو نہیں:

ایک روز مولوی محمد عمر ملتانی' حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صحیح بخاری شریف کا ایک نسخہ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث کا صحیح فہم بغیر مجتہد کے اور کسی کو نہیں ہے اور ہمارا عمل مجتہد کے قول پر ہے نہ کہ حدیث پر کیونکہ حدیث کی صحیح پہچان اور اس کی قرآنی آیات سے مطابقت کرنا اور اس سے مسائل اخذ کرنا مجتہد ہی کا کام ہے۔

فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ نیک کام کو اللہ عزوجل کی جانب منسوب کیا جائے اور برے کاموں کو شیطان ونفس کی جانب منسوب کیا جائے اور [illegible]

”اے ہمارے رب! ہم نے گناہ [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا نعمت بڑھنے کا باعث ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اس کی نعمت بڑھ جاتی ہے چنانچہ اللہ عزوجل نے خود فرمایا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو ہم تم کو اور زیادہ دیں گے۔ اگر کوئی ناشکری کرتا ہے تو اس کا تمام مال واسباب تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوہِ درک میں چند سادات رہائش پذیر تھے۔ ان کے پاس بہت سامال واسباب تھا لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ ایک سال چور آئے اور ان سب کو شہید کر دیا اور ان کے مال واسباب کو لوٹ کر ساتھ لے گئے۔

جس نے خدمت کی وہ مخدوم ہوا:

ایک مرتبہ اس موضوع پر بات ہو رہی تھی کہ بہت سے درویش ایسے ہیں جو کہ چھپے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کئی درویش ایسے ہیں جو جوگیوں جیسا لباس پہنتے تھے اور بہت سے درویش ایسے ہیں جنہوں نے خود کو چھپا رکھا ہے بلکہ ہر شخص کی خدمت اور تعظیم کرنی چاہئے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جس نے خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔

حق تعالیٰ سے مانگیں:

ایک مرتبہ خانقاہ شریف میں اس موضوع پر بحث ہو رہی تھی کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو اللہ عزوجل کی جانب سے اتنی توفیق ملی ہے کہ وہ جو کچھ چاہیں حق تعالیٰ سے مانگیں اور انہیں مل جائے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا کہ ایک سال کوہستان میں بارش کی بندش ہوگئی، مخلوقِ خدا ایک صاحب دل کے پاس آئی اور اس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! ہمارے مال مویشی سب قحط سے ہلاک ہو رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان ولی نے پوچھا کہ تمہارا مطلب بارش سے ہے یا گھاس سے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصود گھاس سے ہے۔ ان ولی نے دعا کی اور کہا کہ باری تعالیٰ! آپ ہر شے پر قادر ہیں اور آپ اس پر بھی قادر ہیں کہ بغیر بارش کے سبز گھاس اگا دیں۔ چنانچہ جب لوگ اگلے دن بیدار ہوئے تو ہر جگہ پہاڑوں میں سبز گھاس اگی ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے ان ولی اللہ کا لقب "غرشین" رکھا گیا اور کوہستانی زبان میں غر "پہاڑ" کو کہتے ہیں اور شین "سبز گھاس" کو کہتے ہیں۔ ان ولی اللہ کی اولاد آج بھی کوہستان میں آباد ہے اور اسی لقب سے مشہور ہے۔

نیز فرمایا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ جو کچھ حق سبحانہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں وہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سفر میں کیا اور وہ سب کچھ اللہ عزوجل کے حکم سے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مرتبہ نبوت پر فائز تھے لیکن وہ پھر بھی بے خبر رہے۔

اولیاء اللہ عین ذاتِ حق ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ عین ذات حق ہیں اور ہدایت ان کے دامن سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی توجہ گویا عین حق تعالیٰ کی توجہ ہے۔ اللہ اللہ ہر کوئی کہتا ہے لیکن اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا اللہ اللہ کہنا کچھ اور ہی تاثیر رکھتا ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کچھ بھی پڑھے ہوئے نہ تھے لیکن وہ اپنے مریدوں کو ان دو باتوں کی تلقین ضرور کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور لوگوں سے ناامید رہو۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ اسی راستہ پر ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں لوگ قرآن مجید پڑھیں گے اور نمازیں بھی ادا کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے اور ایسے میں اگر کوئی مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرے [illegible] کہ پہلے زمانہ میں بھی اولیاء اللہ رحمہم اللہ مخلوق سے بھاگ کر [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مردہ کا منہ روشن ہو گیا:

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک راسخ العقیدہ مرید حاضر ہوا اور بارہ ہزار روپے بطورِ نذرانہ پیش کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان روپوں کو خرچ کرنے میں ایک رات کا توقف کیا اور دوسرے روز ساری رقم اس طریقہ سے تقسیم کی کہ سات ہزار روپے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو دیا اور بقیہ پانچ ہزار روپے خانقاہ کے علماء' غرباء اور فقراء پر خرچ کر دیئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ کل رات مجھے اس مردار کی وجہ سے نیند نہ آئی اور جب میں نے اسے خود سے دور کر دیا تو مجھے سکون حاصل ہو گیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا کہ دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے کتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ میں ایک عجیب تماشہ دیکھتا ہوں۔ میں بچپن میں شہر منگروٹھ میں ایک معلم کے پاس قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتا تھا ایک دن ایک شخص مر گیا اور اس کا ایمان سلب ہو گیا۔ اس کی عورت نے منادی کرائی کہ جو کوئی میرے شوہر کو ایمان دے گا میں اس کے بدلہ میں ایک ہزار روپے اسے دوں گی۔ چنانچہ ایک آدمی آگے بڑھا اور اس نے اپنا ایمان اس مردہ کو دے دیا اور ہزار روپیہ نقد لے لیا۔ میں نے دیکھا کہ اسی وقت اس شخص کا منہ سیاہ ہو گیا اور مردہ کا منہ روشن ہو گیا۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ملاقات کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تم امیروں کے ساتھ دوستی رکھتے ہو اس لئے میں تم سے نہیں ملنا چاہتا۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نہایت غمگین ہوئے اور چھ ماہ تک وہیں مقیم رہے۔ چھ ماہ کے بعد حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کو بلا بھیجا اور اپنی آستین کو اونچا کیا۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں بوسہ دیا اور چل دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیادار لوگ اس شخص کو لائق کہتے ہیں جو بہت جھوٹا اور فریب کرنے والا ہو لیکن اولیاء اللہ رحمہم اللہ اس شخص کو لائق کہتے ہیں جو ہر چیز سے اپنے ہاتھ جھاڑ کر اللہ عزوجل کی یاد میں مشغول ہو گیا ہو۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ برے مرد بری عورتوں کے واسطے اور پاک مرد پاک عورتوں کے واسطے ہیں۔ نیز فرمایا کہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔

اللہ نے ہر چیز کا اندازہ رکھا ہے:

ایک مرتبہ بات ہو رہی تھی کہ بعض لوگ بہت زیادہ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہاڑی علاقے کی رسوم ہیں کہ اگر کوئی مہمان کسی کے گھر آتا ہے کہ صاحب خانہ اگر ایک جانور ہی کیوں نہ رکھتا ہو وہ اسے ذبح کر کے مہمان کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اگر اس کے پاس تھوڑا سا کھانا بھی ہو تو وہ مہمان کو دے دیتا ہے اور خود فاقہ سے رہتا ہے۔ نیز دیہاتی لوگ مہمان کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور شہریوں کے برعکس اس کی خدمت کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ مہمان نوازی دیہاتیوں کے لئے ہے نہ کہ شہریوں کے لئے۔ نیز اگر کوئی کسی کے گھر جائے تو صاحب خانہ پر اس کی خدمت واجب ہے اور اللہ عزوجل ارحم الرحمین ہے اس لئے وہ اس بندہ کو ضائع نہیں کرے گا جس کا بھروسہ اس کی ذات پر ہو۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توکل نبوت اور ولایت کا درجہ ہے کیونکہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے توکل اختیار کیا ہے۔ ایک سالک نے کسی ولی کی صحبت اختیار کرنا چاہی۔ اس ولی نے کہا کہ سب چیزیں اللہ عزوجل کی راہ میں دے دو۔ اس نے اسی وقت تمام چیزیں اللہ عزوجل کی راہ میں دے دیں۔ جب وہ چار قدم چلے تو ان ولی نے کہا کہ کوئی شے تمہارے پاس رہ تو نہیں گئی؟ سالک نے کہا کہ صرف چمڑے کی ایک چھٹی ہے تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ ان ولی نے کہا کہ اسے بھی دے دو۔ چنانچہ سالک نے وہ بھی دے دی۔ پھر سالک [illegible] چلنا شروع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دیا۔ دفعتاً اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر میری پیٹی ٹوٹ گئی تو میں کہاں سے لوں گا۔ اتفاقاً وہ پیٹی ٹوٹ گئی اور دوسری پیٹی نمودار ہوگئی۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کا گزارہ کر دے گا اور اس کو روزی وہاں سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہوگا اور جو کوئی اس پر بھروسہ کرے گا تو وہ اس کو کافی ہوگا پس اللہ اپنا کام پورا کرتا ہے اور اللہ نے ہر چیز کا اندازہ رکھا ہے۔''

صحبت صالح ترا صالح کند:

ایک مرتبہ بات چلی کہ دنیا داروں کی صحبت اور سرکاری کاموں سے دور رہنا چاہئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر فرشتہ بھی سرکاری کام میں پڑ جائے چنانچہ اس کے مناسب حکایت بھی بیان فرمائی کہ نور محمد خاں بابر بہت ہی نیک آدمی تھا اور رات کے وقت وہ صبح تک ذکر جہر کرتا تھا۔ جب اسد خاں کی وزارت کا کام اس کے سپرد ہوا تو عین ماہِ رمضان المبارک میں وہ طوائفوں کو اپنے سامنے بٹھا کر شراب خوری کرتا تھا۔ نیز حضرت میاں نور محمد نارووالہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید تھا جو بہت نیک اور زاہد تھا۔ ایک مرتبہ میری اس سے ملاقات ایک غار میں ہوئی۔ اس نے مجھ سے بتایا کہ میں تین دن سے یہاں ہوں اور کچھ نہیں کھایا پیا۔ میرے پاس اس وقت باجرہ کی ایک روٹی تھی جو میں نے آدھی خود کھائی اور آدھی اسے دے دی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ غلامانِ قوم میں چلا گیا جو کہ ڈاکہ زنی میں مشہور ہے اور ان کا ہم نشین ہوگیا۔ پھر وہ ان کی صحبت سے متاثر ہو کر ڈاکو بن گیا۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند
ہم نشین اہل معنی باش تا
ہم عطا یابی وہم باشی فنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقر کا کمال بھی عبودیت و عجز ہی میں ہے:

دنیاداروں کے متعلق حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ دنیاداروں کی صحبت سے پرہیز کرے کیونکہ یہ دنیا میں اس قدر مستغرق ہو جاتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا خوف ان کے دلوں سے نکل جاتا ہے حتیٰ کہ چیونٹی کے کاٹے جتنا خوف بھی دلوں میں باقی نہیں رہتا۔ دنیاداروں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ساتھ نصیحت نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دنیادار تو اللہ عزوجل کے ساتھ دشمنی پیدا کر چکے ہوتے ہیں لہٰذا پہلے ان کی دشمنی کو دوستی میں بدلنا چاہئے پھر انہیں نصیحت کرنی چاہئے۔

دنیا کی بات چلی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا کی مثال کوڑا کرکٹ کی سی ہے اور دنیا کو طلب کرنے والا گدھے کی مانند ہے۔ نیز فرمایا کہ درویش کو بذریعہ کشف معلوم ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کی رضا فلاں کام میں ہے اس لئے وہ ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے کہ کیونکہ بندگی کے لائق وہی ہے اور فقر کا کمال بھی عبودیت و عجز ہی میں ہے اور اللہ عزوجل نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں خشوع و خضوع کرتا رہے اور اس کی بارگاہ میں گریہ زاری کرے تاکہ دلی مقصود حاصل ہو اور اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ دونوں جہانوں کی بادشاہی تو اللہ عزوجل نے اپنے دوستوں کو ہی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نادر شاہ افغانی نے اپنا ایک جاسوس ہندوستان بھیجا۔ وہ جاسوس جب اجمیر شریف پہنچا تو وہاں خواجہ خواجگان شہنشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف دیکھ کر پریشان ہو گیا کہ حکومت کے تمام امور وہیں سے انجام دیئے جا رہے ہیں۔ تمام اشیاء کے نرخ روزانہ ان کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں اور لوگ اپنی حاجات سے متعلق درخواستیں بھی ان کے دربار میں پیش کرتے ہیں۔ وہ جاسوس وہیں سے واپس لوٹ گیا اور واپس جا کے تمام احوال نادر شاہ افغانی کے گوش گزار کیا اور کہا کہ ہندوستان میں ایک قبر ایسی بھی ہے جو پورے ہندوستان پر راج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتی ہے۔

تمام کائنات کا حقیقی مالک اللہ عزوجل ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ''درجہ فنا'' اسلام کی ابتداء ہے اور ''درجہ تسلیم'' میں پہنچ کر سالک حقیقی مسلمان بنتا ہے۔ آخری درجہ تسلیم کا ہے اور تمام درجات و مقامات میں سے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک بہترین مقام تسلیم و رضا ہے۔ اگر اس مرتبہ میں کوئی ولی اللہ خارق عادت ظاہر کرے تو وہ جافر ہو جاتا ہے۔ حضرت شیخ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دریا کے کنارے تشریف لے گئے جہاں سات اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے ان سے ملاقات کی۔ ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نے شیخ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے وقت اپنا امام بنایا۔ جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو دریا میں ایک کشتی ڈوبنے لگی۔ اہل کشتی نے شور مچانا شروع کیا تو شیخ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی توجہ فرمائی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی۔ جب شیخ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ نماز ختم کر چکے تو ان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جو کہ ان کے معتقد تھے فرمایا کہ یہ کام کس کا ہے؟ اور پھر وہ غائب ہو گئے۔ شیخ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ بعد میں تمام زندگی اس بات پر گریہ کرتے رہے کہ افسوس میں ان کی صحبت سے جدا ہو گیا۔

یہ حکایت بیان کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرتبہ تسلیم و رضا پر فائز اپنے تمام امور اللہ عزوجل کے سپرد کر دیتے ہیں اور خود ان میں کچھ تصرف نہیں کرتے کیونکہ کائنات کا حقیقی مالک اللہ عزوجل ہے اور ہر چیز اسی کی پیدا کی ہوئی اس کی مرضی سے ہے۔

عالم اور جاہل کے درمیان فرق:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے عالم اور جاہل کے درمیان فرق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عالم اور جاہل کے درمیان بڑا فرق ہے اتنا کہ جتنا سونے اور مٹی کے درمیان ہوتا ہے۔ عالم ہونا تمام صفاتِ عمدہ میں بہترین صفت ہے اور جاہل ہونا تمام صفاتِ رذیلہ میں بدترین صفت ہے۔ ہر شے کوئی شے ہوتی ہے لیکن جہالت کچھ شے نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہدایت اپنے ہاتھ میں لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھی ہے اور پھر اس کے مناسب ذیل کی حکایت بیان کی کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر نقرہ میں لکھا ہے کہ ایک روز ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پہلے اس نے خوشی کے ساتھ رقص کیا پھر رونے لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خوشی اور رونے کا سبب دریافت کیا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک چرواہا ہوں اور ایک روز میں نے ایک شتر سوار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سنا تو مسلمان ہو گیا۔ پھر میں نے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جائے مقام کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے اس جانب اشارہ کر دیا اور روانہ ہو گیا۔ میں اپنے تمام مال و اسباب کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بڑھنا شروع ہو گیا۔ ہر منزل پر صبح و شام اللہ عزوجل مجھے غیب سے کھانا دیتے رہے۔ جو درندہ میرے نزدیک آتا وہ مجھے سجدہ کر کے واپس لوٹ جاتا تھا۔ اللہ عزوجل کی ہدایت سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا ہوں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد میری جانب نہیں آیا اسی خوشی کی وجہ سے میں نے رقص کیا اور میں رویا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ قریش جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا اس لئے میں اللہ عزوجل کی بے پرواہی سے بھی ڈرتا ہوں۔

نفس امارہ نے اس کو بھی خراب کیا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس اور شیطان دونوں بدترین دشمن ہیں اور اللہ عزوجل ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے کیونکہ یہ انسان کو خراب کرنے والے ہیں۔ میاں شریف الدین کی بیٹی قرآن مجید کی حافظہ تھی اور نہایت عمدہ تلاوت کرتی تھی۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ فاقہ کشی سے نہایت کمزور ہو گئی ہے یہاں تک کہ اس کے بدن کی رگیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ میں نے بہاول خان سے کہہ کر اس لڑکی کے لئے ایک تنکہ یومیہ مقرر کروا دیا۔ چند روز بعد اس لڑکی کا خاوند گم ہو گیا اور اس نے دوسرا نکاح کر لیا۔ جب اس نے دوسرا نکاح کیا اس کے چند روز بعد خود بھی مر گئی۔ [illegible] فرمایا کہ ایک نابینا عورت کو قرآن مجید کے چودہ پارے [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب گمراہ کیا تو اس نے ایک نابینا مرد سے نکاح کر لیا۔ چند دنوں بعد میں نے اسے دیکھا تو وہ ایک لڑکا بغل میں تھامے گداگری کر رہی تھی۔ میں نے کہا کہ سبحان اللہ! نفس امارہ نے اس کو بھی کہیں کا نہیں چھوڑا۔

نفس بدرا کہ سیرش مے کند
ہر گناہ کردن دلیرش مے کند
نفس را سرکوب و دوائم خوار دار
تاتوانی دورش از مردار دار

مومنوں کا دل اللہ عزوجل کا عرش ہے:

ایک مرتبہ مولوی علی محمد جراح نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! مجھے ڈیرہ اسماعیل خان کا قاضی مقرر کر دیا گیا ہے اور میری تنخواہ بھی مقرر ہو گئی ہے لیکن میں عہدہ قضا کو قبول کرنے سے ڈرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں جو قاضی ہوتے تھے وہ بڑے عالم' زاہد' نیک و متقی اور خدا ترس ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک قاضی صاحب کے ایک بقال آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس ایک گائے تھی جسے شیر نے کھا لیا ہے آپ اس معاملہ میں انصاف فرمائیں۔ قاضی صاحب اس کی بات سننے کے بعد مسکرائے اور کہا کہ شیر تو جنگل میں ہے میں کس طرح اس معاملہ کا فیصلہ کروں گا۔ ابھی یہ بات جاری تھی کہ اچانک شیر آیا اور قاضی صاحب کے سامنے سجدہ کر کے چلا گیا۔ بقال نے جب یہ دیکھا تو راضی ہو گیا۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں قاضی حضرات صاحب نسبت ہوتے تھے اور اگر کوئی قاضی رشوت خور ہو تو اللہ عزوجل کی پناہ۔ اس قاضی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو باری کا بخار ہو تو اس کے کان میں کہا جاتا ہے کہ اے تپ! اس شخص سے دور ہو جا ورنہ تجھے رشوت خور قاضی کی قبر میں ڈال دوں گا اور بخار یہ سنتے ہی رفع ہو جاتا ہے۔ ماہر عملیات' باری کے بخار کو اتارنے کے لئے یہی عمل کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ جو کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلیفہ تھے اور مقدمات کا فیصلہ حق کے مطابق کرتے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس دو پیرزادے اچ شریف سے تشریف لائے جن کے مقدمے کا فیصلہ قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ نے حق کے مطابق کر دیا جس کی وجہ سے ایک پیرزادہ ناراض ہو گیا اور اچ شریف سے ہجرت کر کے بلوٹ میں رہائش اختیار کر لی اور اپنا دستور بنا لیا کہ ہر صبح اٹھ کر قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں بددعا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عہدہ قضا میں لوگوں کے دل رنجیدہ ہوتے ہیں اس لئے اس کو چھوڑنا بہتر ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ مومنوں کا دل اللہ عزوجل کا عرش ہے۔ نیز فرمایا کہ ہم نے قاضی احمد علی اور میاں عبدالرزاق کی مہر کو توڑ کر کنویں میں ڈلوا دیا اور فرمایا کہ میرے استاد میاں حسن علی صاحب کے دادا قاضی تھے لیکن جب انہیں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی تو انہوں نے عہدہ قضا سے توبہ کر لی اور صاحب نسبت ہو گئے۔

مشاہدہ الٰہی کا درجہ نصیب ہو:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں سالکین کی استعداد بہت ہوتی تھی۔ بے شمار سالک صائم الدہر ہوتے تھے لیکن موجودہ زمانہ میں یہ ضروری ہے کہ سالک بقدرِ ضرورت کھائے پیئے مگر دن رات مجاہدے میں مصروف رہے یہاں تک کہ اسے مشاہدہ الٰہی کا درجہ نصیب ہو اور روزہ رکھنے پر مواظبت نہ کرے کیونکہ اس سے خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور سالک نماز و روزہ اور دوسرے احکامِ شریعت کی بجا آوری سے رہ جاتا ہے کیونکہ دماغ کی خشکی کی وجہ سے عقل بھی جاتی رہتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک درویش اللہ عزوجل کی یاد میں ہمہ وقت مشغول رہتا تھا اور اس نے ہم سے پوچھے بغیر ہمیشہ کا روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد اس کے اندر سودا پیدا ہو گیا۔ حکیموں سے علاج معالجہ کروایا گیا لیکن اس کی طبیعت میں بہتری نہ ہوئی۔ بعد میں اسے قید کر دیا گیا لیکن اس طرح بھی کچھ فائدہ نہ ہوا اور نماز و روزہ اور شریعت کے دوسرے احکام کی بجا آوری سے بالکل رہ گیا۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخری عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں نے کم کھانے میں مبالغہ نہ کیا ہوتا تو بہت اچھا ہوتا کیونکہ کم کھانے کی وجہ سے آخری عمر میں مجھے ضعف لاحق ہو گیا اور عبادت کے لئے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی۔

ذاتِ مطلق میں فنائیت حاصل ہو:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق صادق کو چاہئے کہ حق تعالیٰ کی طلب و عشق میں جواں مردوں کی طرح ثابت قدم رہے حتیٰ کہ اس کو ذاتِ مطلق میں فنائیت حاصل ہو۔

حافظا در عشق بازی کم ززنِ ہندو مباش
کو برائے مردہ سوز د زندہ جانِ خویش را

نیز فرمایا کہ محبوب الٰہی، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب شیخ الشیوخ والعالم حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور بیعت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ واپس دہلی پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بنئے سے قرض لیا ہوا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بنئے کے پاس پہنچے اور اس کا نصف قرض فوراً ادا کر دیا۔ بنئے نے حیرانگی سے پوچھا کہ اتنے دنوں سے کہاں تھے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اجودھن (پاک پتن) گیا ہوا تھا۔ بنئے نے جب یہ سنا تو کہنے لگا کہ ہاں ہاں! تم اسلام کی جگہ سے آئے ہو اس لئے تم نے آتے ہی یہ کام کیا ہے۔

نیز فرمایا کہ جب سالک خالق حقیقی پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے اعتقاد کے مطابق اسے غیب سے روزی پہنچاتا ہے کیونکہ رزاق نے رزق کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لی ہے۔ نیز فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور عورتوں میں سے حیا کا اٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے اور مرد کو چاہئے کہ چار چیزوں پر غالب رہے۔ اول زن، دوم اسپ، سوم نفس اور چہارم کفش۔ عورت کو سیاست سے قابو میں کرے، گھوڑے کو سواری میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھے ورنہ وہ سرکش ہو جاتا ہے نفس کی خواہشات پر قابو پائے تا کہ بلند مراتب کا حق دار ہو اور جوتے کو پاؤں کے نیچے رکھے یہاں تک کہ نرم ہو جائے۔

نیک اعمال مردِ عابد کے دل کو زندہ کرتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ اچھے اعمال اختیار کرے کیونکہ نیک اعمال بہار کی مانند ہیں جس طرح بہار مرجھائے ہوئے درختوں کو سرسبز وشاداب بنا دیتی ہے اسی طرح نیک اعمال مردِ عابد کے دل کو زندہ کرتے ہیں اور سالک کو چاہئے کہ برے اعمال سے ہمیشہ بچار ہے کیونکہ ان کی مثال بادِ خزاں کی سی ہے اگر چہ درخت تر وتازہ ہی کیوں نہ ہو خزاں کے اثرات سے مردوں کی طرح سوکھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعمالِ بد سے بچنا واجب ہے تا کہ مردار یعنی اعمالِ بد کے اثر سے دل بھی مردہ نہ ہو جائے۔

شریعت کی تابعداری:

ایک روز اسلام خان نے بہاول خان مرحوم کا قول حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے نقل کیا کہ میں کامل ومکمل شیخ رکھتا ہوں اور جیسا عمل بھی کروں مجھے کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام پیروں کے سردار اور کائنات میں سب سے افضل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کرتے تھے کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی بستی میں آتا ہے اور اس کے رہنے والوں کو دشمنوں سے ڈراتا ہے۔ جو اس شخص کو سچا جان کر اس کی خبر پر یقین کر لیتا ہے اور گوشہ عافیت اختیار کر لیتا ہے وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جو اس شخص کو سچا نہیں جانتا اور اس کی خبر پر یقین نہیں کرتا وہ دشمنوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں ہمارا کام بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ہمارا کام ہے کہ ہم احکامِ شرع یعنی اوامر ونواہی کو کھول کھول کر بیان کر دیں۔ جس نے ان کو بصدقِ دل سے قبول کیا اور ان پر عمل کیا اور وہ شیطان و نفس کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ جس نے ان احکامات سے روگردانی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کوتاہی کی وہ دونوں جہاں کے عذاب میں مبتلا ہو گیا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان یہ ہے تو پھر کسی کا مقام کیا ہو سکتا ہے اور ہر کسی کو شریعت کی تابعداری کے مطابق ہی نفع حاصل ہوتا ہے اور سعادتِ دارین کا حاصل ہونا اس کے بغیر محال ہے۔

حق بات کڑوی ہوتی ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ حق بات کڑوی ہوتی ہے۔ اس لئے سوائے معتقد کے کسی سے کچھ نہ کہنا چاہئے بلکہ معتقد کو بھی جو بات کہنا ہو اشاروں میں کہنی چاہئے اور با قاعدہ حکم کے طور پر کوئی بات نہیں کہنی چاہئے کیونکہ اگر مخاطب اس سے انکار کر دے گا تو وہ گنہگار ہو جائے گا اس لئے اشاروں میں بات کہنا زیادہ بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ ایک شخص سیّد مشہور ہو گیا تھا لیکن ایک اور سیّد نے اس سے کہا کہ تم سیّد نہیں ہو۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ جنہیں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضوری حاصل تھی وہ اس جھوٹے سیّد کے ساتھ سفر میں گئے اور اس جھوٹے سیّد سے کہنے لگے کہ تم سیّد نہیں ہو۔ ان بزرگ نے جب یہ کلمات کہے تو ان کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کی حضوری ختم ہو گئی اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے نہایت گریہ وزاری کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دیدار ان بزرگ کو کرایا اور فرمایا کہ اگرچہ وہ سیّد نہیں تھا لیکن تم پر اس کا ادب اس لئے بھی واجب تھا کہ اس نے میرا نام تمہارے سامنے لیا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہاول خان ثانی نے اپنی گردن میں کپڑا ڈالا اور مجھ سے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ عزوجل محمد یعقوب کو بیٹا عطا فرمائیں۔ اللہ عزوجل نے اس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ اس کی قبر تک کا بھی نشان باقی نہ رہا۔ نیز فرمایا کہ اگر کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا کوئی عیب دیکھتا ہے تو اس کو خراب کرتا ہے جبکہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کے ہزاروں گناہ وعیب دیکھتا ہے مگر پھر بھی توبہ کرنے پر اسے معاف فرما دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفس و شیطان کے حکموں کو ہرگز نہیں ماننا چاہیے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی راہ میں مردانہ وار قدم رکھنا چاہیے اور اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر کاربند رہنا چاہیے اور نفس و شیطان کے حکموں کو ہرگز نہیں ماننا چاہیے کیونکہ یہ دونوں انسان کے بدترین دشمن ہیں اور بظاہر یہ دوستی کے ساتھ پیش آتے ہیں لیکن ان کا وار نہایت کاری ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک کامل بزرگ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید فتنہ میں مبتلا ہو گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ مرید ان بزرگ کی زیارت کے لئے آیا تو انہوں نے کہا کہ تمہیں جو کچھ کرنا ہے ہمارے حجرہ میں کر لیا کرو کیونکہ درویش پر پردہ پوشی کا غلبہ ہوتا ہے۔ پھر ان بزرگ نے حاضرین محفل سے فرمایا کہ ہمارے لئے دعا کرو کیونکہ خود ہمارے اندر عیب ہے جس کی وجہ سے ہمارا یہ مرید فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عالم مدرس تھے جب ان کا کوئی شاگرد سبق یاد کرنے میں ناغہ کرتا تو وہ فرماتے کہ ہم سے نامعلوم کون سا گناہ سرزد ہوا ہے کہ تم نے آج سبق یاد نہیں کیا۔ نیز فرمایا کہ اچ شریف میں ایک حاکم تھا اس نے ایک شخص کو کچھ روپے دے کر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔ وہ شخص جب حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو اس نے ان روپوں کو تقسیم کیا۔ آدھے روپے خود رکھ لئے اور آدھے روپے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روپے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ تم نے خوب تقسیم کی۔ وہ شخص شرمندہ ہو گیا اور باقی روپے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر کے توبہ کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو سخت مجاہدات میں سے گزارا یہاں تک کہ اس کا باطن تمام دنیاوی غلاظتوں سے صاف ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خلافت عطا فرمائی اور سیستان کی جانب روانہ کر دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اہل و عیال و مویشیوں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نگہبان ہے اور بروزِ محشر اس سے اس کے نان ونفقہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ نیز فرمایا کہ ایک شخص نے اپنی گائے پر ظلم کیا۔ گائے نے اس شخص سے کہا کہ اللہ عزوجل نے تجھے مجھ پر ظلم کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جب اس شخص نے گائے کا یہ کلام سنا تو اپنا گھربار، مال ودولت سب کچھ اللہ عزوجل کی راہ میں لٹا کر درویش بن گیا۔

یقین کامل کا حصول:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے عبادت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ متعدی عبادات یعنی جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اور ایثار میں کوشش کرے۔ ایسی عبادت فرائض یعنی نماز، روزہ، حج و وظائف سے بڑھ کر ہے مثلاً اگر کسی کو کھانا اپنی عزت یا دکھاوے ہی کے لئے کیوں نہ دیا جائے تو وہ بھی مقبول ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ سخاوت کرنے والا اللہ عزوجل کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو کیونکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا نیک لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اگر فرض عبادت ریا کے ساتھ ہو تو برباد ہو جاتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ عزوجل سے ملاقات کا خواہاں ہے ایسے چاہئے کہ وہ نیک اعمال کرے اور اللہ عزوجل کی عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس بات پر دلیل ہے کہ فرضی عبادات اپنے نفس کے لئے کی جاتی ہیں نہ کہ دوسروں کے فائدہ کے لئے اور دوسروں کا فائدہ سوچنا اپنے نفس کے فائدے سے کئی گنا بہتر ہے۔

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ اپنے دل کو دنیا کی تمام آلائشوں سے پاک رکھے اور دنیا کی آلائشوں کو چھوڑنا تمام عبادتوں سے بہتر ہے اور ہمہ وقت مراقبہ کے ساتھ اللہ عزوجل کی جانب متوجہ ہوئے بغیر اور دنیا کی محبت کو دل سے نکالے بغیر وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبوب میں قدم رکھنا بے حد مشکل ہے۔ نیز جس وقت محبوبِ حقیقی کی ملاقات کا ارادہ دل میں پیدا ہو تو سالک کو چاہئے کہ پہلے دنیا چھوڑے پھر دنیا والوں کو چھوڑ دے۔ اس کے بعد محبوبِ حقیقی کی جانب اپنی توجہ مبذول کرے کیونکہ اس کے غیر کے تعلق کے حجاب کو اٹھائے بغیر اس جناب تک پہنچنا محال ہے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چور کو سولی پر دیکھا تو اس کے پاؤں کو چوما اور دعا کی کہ میں بھی تیری طرح اپنے کام یعنی محبوبِ حقیقی کے عشق میں ہر وقت مستعد رہوں یہاں تک کہ اپنی جان کو قربان کر دوں۔ نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ اپنی سیرت کو درست کرنے کی کوشش کرے نہ کہ اپنی ظاہری صورت کو سنوارتا رہے اور اپنے برے اخلاق درست کرنے کی کوشش کرے نہ کہ ظاہری عبادات میں وقت ضائع کرے کیونکہ حقیقی مقصد یعنی یقین کامل کا حصول اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آدمی آں است کہ دینے دروست
محو گماں کردہ بقینے دروست
در بود۔ آں پیکر گل آدمی
زو ورد دیوار بندارد کمی

نیز فرمایا کہ اورنگ آباد میں ایک درویش رہتا تھا جو اپنے نزدیک کسی کو نہیں آنے دیتا تھا خواہ وہ کوئی عالم ہو یا کوئی سیّد۔ اگر کوئی اس کے پاس جاتا تو وہ اسے پتھر مارتا تھا۔ اس درویش کا معمول تھا کہ وہ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد بازار چلا جاتا اور ایک بقال کی دوکان پر جا کر بیٹھ جاتا۔ ایک روز اتفاقاً وہاں سے فوجی سواروں کا ایک دستہ گزرا۔ اس درویش کی نظر فوجی سواروں کے سردار محمد یار نامی شخص پر پڑ گئی جس سے محمد یار کی دنیا بدل گئی۔ اس نے اسی وقت کھڑے کھڑے امارت کو خیر باد کہا اور درویشی اختیار کر لی۔ اس درویش نے محمد یار کا بازو پکڑا اور اسے اپنے حجرہ میں لے گیا۔ اس درویش کا ایک خادم تھا اس نے جب محمد یار کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھا تو ان درویش سے کہا کہ آپ نے بے شمار آدمیوں کو جو کہ آپ کے پاس کسب فیض کے لئے آئے انہیں بھگا دیا جبکہ اس میں کون سی ایسی خوبی دیکھی کہ اسے ساتھ لے آئے۔ ان درویش نے اپنے خادم کو اپنی ٹوپی دی اور کہا یہ کہ پہن لے اور بازار جا کر کوئی چیز خرید لا۔ خادم وہ ٹوپی پہن کر گیا اور جب کچھ دیر بعد واپس لوٹا تو خالی ہاتھ تھا۔ درویش نے اس سے دریافت کیا کہ تو خالی لوٹ آیا۔ خادم نے کہا کہ میں نے بازار میں سوائے حیوانات کے کسی کو نہیں دیکھا چنانچہ میں اپنا مطلب حیوانوں کو کیوں کر بیان کر سکتا تھا۔ درویش نے کہا کہ اسی طرح مجھے بھی کوئی صحیح نظر نہ آیا جب میں ہر جانب دیکھ چکا تو مجھے سوائے محمد یار خان کے کچھ نظر نہ آیا اور میں اسے اپنے ساتھ لے آیا۔

کیوں نہ ہو گا عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خان

سالک شریعت کی پیروی میں ذرہ بھر کوتاہی نہ کرے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت معنوی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہراً و باطناً پیروی کرنا ہو گی کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر اس کا حاصل ہونا محال ہے اور اگر کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متابعت کے بغیر اس کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا ہے اور اس کا اعتبار ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دریں راہ جز مردِ راعی نہ رفت
گم آں شد کہ دنبال داعی نرفت
محال ست سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز درپے مصطفیٰ ﷺ

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ وہ ہر وقت اللہ عزوجل کی جناب میں عجز و انکساری کرتا رہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی میں ذرہ بھر بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوتاہی نہ کرے تا کہ اللہ عزوجل اپنے فرمان کے مطابق اسے اپنی بارگاہ میں محبوب و مقبول بنالیں۔ نیز سالک کو چاہئے کہ وہ پہلے علومِ ظاہری حاصل کرے پھر جب اللہ عزوجل اسے علومِ ظاہری سے نواز دیں تو تب وہ اللہ عزوجل کی یاد میں مشغول ہو جائے کیونکہ علومِ باطنی کے بغیر علومِ ظاہری کا کچھ فائدہ نہیں ہے اور جو لوگ علومِ ظاہری کے ساتھ واصل باللہ ہوئے وہ نایاب ہیں۔

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کو بجالاتا رہے اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہے ان سے بچتا رہے کیونکہ لوگوں پر جو بھی مصیبت نازل ہوتی ہے وہ ان کے اپنے شامت اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارے اعمال ہی تمہارے حاکم ہیں اور اگر تمہارے اعمال نیک ہوں گے تو تمہارے حاکم بھی مسلمان اور عادل ہوں گے اور اگر تمہارے اعمال برے ہوں گے تو تمہارے حاکم بھی کافر اور جابر ہوں گے۔

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ اللہ عزوجل کی بے نیازی اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے اور اوامر کو بجالانے اور منہیات کو چھوڑنے کی پوری کوشش کرتا رہے کیونکہ حقیقت انسانی کا کمال جو کہ محبت کے رابطہ پر موقوف ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

"(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔"

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ دنیا کے جانے پر خوشی کا اظہار کرے۔ چنانچہ آئمہ دین کہتے ہیں کہ سالک کو وہاں تک پہنچنا چاہئے جہاں دوسروں کے لئے کوئی چیز باعث غم ہو جس طرح دنیا کا چلا جانا دوسروں کے لئے غمی کا باعث اور سالک کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو گدڑی پہنے ہوئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھا دیکھ کر کسی نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہی چھوڑنے اور اس ذلت کو اختیار کرنے سے کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل ہوا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس حالت میں اب ہوں اگر دنیا کی ستر بادشاہیاں بھی مجھے دے دی جائیں تو میں ہرگز اس لذت کو ان کے بدلہ میں فروخت نہ کروں گا۔

کافروں کے ملک میں رہنے والوں کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ بھی حکومت کے معاملات میں شامل ہو جائے تو وہ شیطان ہو جاتا ہے۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بلا جانوروں پر نازل ہوتی ہے اس کی وجہ بھی انسان ہیں کیونکہ انسانوں کے گناہوں کی شامت سے ہی جانوروں مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جانور تو غیر مکلف ہیں اور کافروں کے ملک سے ہجرت کر جانے کی حکمت یہ ہے کہ کافروں کے ملک میں رہنے والوں کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ خارق عادت کی چار اقسام ہیں۔ اول معجزہ' دوم کرامت' سوم معونت اور چہارم استدراج۔ معجزہ انبیاء کرام علیہم السلام کی خوارق ہے اور ان کا علم و عمل اس قدر کامل ہوتا ہے کہ وہ اکمل ہو جاتے ہیں اور پھر ان سے جو خلافِ عادت بات ظاہر ہوتی ہے اسے معجزہ کہتے ہیں۔ کرامت اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی خوارق ہے اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا علم و عمل بھی کامل ہوتا ہے لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ وہ مغلوب ہوتے ہیں اس لئے خلافِ عادت ان سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ کرامت کہلاتی ہے۔ معونت یہ ہے کہ لوگوں کو نہ علم ہو اور نہ ہی ان کا عمل ہو اس پر ان سے خلافِ عادت کوئی بات سرزد ہو جائے تو وہ معونت کہلاتی ہے۔ استدراج اس گروہ سے ظاہر ہوتا ہے جو ایمان نہیں رکھتے جیسے جادوگر وغیرہ اور ایسے لوگ خلافِ عادت جو کرتے ہیں وہ استدراج کہلاتا ہے۔

یکے برسرِ شاخ دین مے برید
خداوند بستاں نگہ کرد و دید
بگفتہ کہ ایں مرد بدمے کند
نہ بامن کہ بانفس خود مے کند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے زیادہ درکار نہیں:

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے میاں محمد یار سے فرمایا کہ تم دعا کرو کہ اللہ عزوجل بارش نازل فرمائیں میں تمہیں آدھی پائی دیں گے۔ محفل میں بیٹھے ایک مرید نے کہا کہ حضور! یہ کم ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے زیادہ بھی عطا فرما سکتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حاجت پوری کرنے کے لئے آدھی پائی ہی کافی ہے۔ میں ایک مرتبہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے اجمیر شریف گیا تو وہاں خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے کچھ دن رک گیا۔ ایک روز میں ایک اور بزرگ کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ ان بزرگؒ کے مزارِ پاک پر لوگ آتے اور ایصالِ ثواب کے لئے چھ کوڑی خیرات کرنے کی نذر مانتے۔ جس کی حاجت پوری ہو جاتی وہ اپنی نذر پوری کر دیتا۔ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور اس نے چھ روپے خیرات کرنے کی نذر مانی لیکن اس کی حاجت پوری نہ ہوئی۔ وہ شخص ان بزرگ کی قبر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے چھ روپے خیرات کرنے کی منت مانگی لیکن میری منت پوری نہ ہوئی۔ ان بزرگ نے اسے خواب میں فرمایا کہ مجھ چھ کوڑی ثواب درکار ہے اس سے زیادہ مجھے نہیں چاہیے۔

سالک کے لئے تجرد بہتر ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پاس آنے والے بیشتر طالبانِ حق کو نکاح و دنیاداری کے کاموں سے منع فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ سالک کے لئے تجرد بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ خود کی فکر کرنا چھوڑ دے کیونکہ سب چیزیں فانی اور ختم ہونے والی ہیں۔ سالک گوشہ نشین ہو جائے اور خود کو اللہ عزوجل کی یاد میں وقف کر دے۔ اللہ عزوجل کے سوا جو کچھ ہے اسے فنا ہو جانا ہے۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ نے اپنے مرید کو وصیت کی کہ دونوں جہانوں میں کام آنے والی چیز اللہ عزوجل کی یاد ہے باقی تمام امورِ دنیا فضول ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقراء تونگروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے:

ایک مرتبہ نواب عبدالجبار خان نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! درویشوں کے اخراجات کے لئے شہر چھابری میں میری کچھ جاگیر ہے جسے میں بطورِ نذرانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جاگیر نہیں لوں گا کیونکہ یہ میرے مشائخ کی سنت کے خلاف ہے۔ میرے مشائخ نے کبھی جاگیروں کو قبول نہیں فرمایا اس لئے میں اپنے مشائخ کی پیروی کروں گا۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور! صاحبزادے کے لئے کچھ جاگیر قبول فرمالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے جاگیر کی کچھ ضرورت نہیں ہے اگر وہ درویشوں کی جوتیاں سیدھی کرے گا تو مقربین خود اس کی خدمت کریں گے۔ ایک درویش نے محفل میں اٹھ کر فرمایا کہ حضور! ہم درویش لوگ دنیا میں معاش کے لئے ذلیل وخوار ہوتے ہیں روزِ محشر ہمارا حال کیا ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقراء تونگروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ نیز فرمایا کہ ایک درویش کا مال چوری ہوگیا۔ اس درویش نے چوروں سے اپنا مال طلب کیا تو ان چوروں نے انکار کردیا۔ درویش نے ان کے لئے بددعا فرمائی کہ تمہیں چیونٹیاں کھائیں گی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ چور جہاں بھی بیٹھتے چیونٹیاں ان کے گرد جمع ہوجاتی تھیں یہاں تک کہ وہ سب چیونٹیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

نیز فرمایا کہ سب سے بہترین انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور ان کے بعد اولیاء اللہ رحمہم اللہ ہیں جنہوں نے دنیا کو ترک کردیا اور خود کو یادِ الٰہی کے لئے وقف کردیا۔

نیز ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ حضور میں کتاب ''سلک سلوک'' کا مطالعہ کرتا ہوں مگر اس میں جو صفات مذکور ہیں ان میں سے ایک بھی خود میں نہیں پاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان بننا بہت مشکل کام ہے اور نفس کو پہچاننا اس سے بھی مشکل ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے رب تعالیٰ کو پہچان لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر ولی را نوحِ کشتی باں شناس:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ کبھی خلوت سے باہر نہ آئے سوائے کسی انتہائی سخت ضرورت کے جیسا کہ مسجد میں جماعت میں شامل ہونے کے لئے جانا کیونکہ نماز بغیر جماعت کے بہت سے فقہاء کے نزدیک ناجائز ہے یا جنازہ میں شرکت کے لئے جانا یا بیمار پرسی کے لئے جانا اور سالک کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کی صحبت سے حتی الامکان پرہیز کرتا رہے۔ سالک خاصانِ خدا کی صحبت کی جانب مائل ہو کیونکہ ان کی صحبت میں عجیب قسم کی خودی پیدا ہوتی ہے اور صلحاء کی صحبت نیستی و بے خودی بخشتی ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر ولی را نوحِ کشتی باں شناس
صحبت ایں خلق را طوفاں شناس

نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اکیلے رہنے میں سلامتی ہے اور دو ہونے میں مصائب ہیں۔ سالک کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ذکر گو ذکر تا ترا جاں است
پاکی دل بہ ذکر یزداں است
تا توفانی شوی ز ذکر بہ ذکر
ذکر خفیہ کہ گفتہ انداں آں است

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ وہ ذکر کی ہمیشگی کو اپنا شعار بنائے کیونکہ اللہ عزوجل عابدوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں فرماتا اور اسی کا فرمان ہے کہ اچھے عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا جاتا۔

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ لوگوں کا [illegible] کام [illegible] کوئی اس سے ناراض نہ ہو۔ سالک کوشش کرے کہ لوگ اس سے خوش ہوں کیونکہ [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوش ہونا نعمت کے نزول کا باعث ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ دوسروں پر رحم کیا کروتا کہ تم پر بھی رحم کیا جائے۔ نیز حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بردباری و وفاداری گزیں
تاشود اسپ مرادت زیر زیں
خاطر کس را مرنجاں اے پسر
ورنہ خوردی زخم برجاں اے پسر

دودھ کا دودھ پانی کا پانی:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مال کو خراب کرتے ہیں اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ہزار روپیہ نقد بھی لیتے ہیں پھر ناقص گندم، جوار اور باجرہ وغیرہ لنگر شریف کے لئے دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے جواب میں فرمایا:

دودھ کا دودھ پانی کا پانی
گجری بیچ کے بچھو تانی

یعنی اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ دغا کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ذیل کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص بھیڑوں کے دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا۔ وہ کچھ عرصہ تک ایسا ہی کرتا رہا۔ ایک دن وہ اپنی بھیڑوں کو چرانے کے لئے پہاڑوں کے دامن میں لے گیا۔ اچانک پہاڑوں میں سے بہت سا پانی سیلاب کی شکل میں آیا اور اس کی تمام بھیڑوں کو پانی میں بہا کر لے گیا۔ وہ شخص یہ سب دیکھ کر رونے لگا تو ندائے غیبی آئی کہ یہ وہی پانی ہے جو تو دودھ میں ملا کر بیچا کرتا تھا اللہ نے وہی پانی تیری جانب واپس لوٹا دیا ہے جس سے تیری بھیڑیں ہلاک ہوگئی ہیں۔

نیز فرمایا کہ درود و سلام، شغل وقوفِ قلبی اور پاس انفاس کی مداومت سالک کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے ضروری ہے کیونکہ یہ تینوں چیزیں سالک کو بلند مرتبہ عطا کرنے والی ہیں۔

گوشہ نشینی اختیار کرنے میں سلامتی ہے:

ایک روز میاں زاہد جو کہ صاحب درد شخص تھے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنی بیوی بچوں سمیت حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کے لئے تجرد رہنا بہتر ہے کیونکہ عیال داری بڑی مصیبت ہے اور اس سے رہائی پانا مشکل ہے۔ اگر بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگے تو اللہ عزوجل اسے معاف فرما دیتا ہے لیکن اگر وہ عیال داری سے توبہ کرنا چاہے تو وہ نہیں کر سکتا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اکیلے ہونے میں ہی سلامتی ہے یعنی گوشہ نشینی اختیار کی جائے اس میں سلامتی ہے جبکہ لوگوں کے ساتھ میل جول سے آفات و بلائیں نازل ہوتی ہیں اور جو ذکر و فکر تنہائی میں ہو سکتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے نہیں ہو سکتا۔ بیشتر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے عزلت کو دوست رکھا چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے قبل غارِ حرا میں تنہا بیٹھا کرتے تھے اور عبادت کیا کرتے تھے۔ کیمیائے سعادت میں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں کہ جو راستہ یا گلی میں میرے سامنے آئے اور مجھے سلام نہ کہے اور جب میں بیمار ہوں تو وہ میری عیادت کو نہ آئے۔

نیز فرمایا کہ ذکر و فکر حق تعالیٰ اصلی مقصود ہے اور یہ تنہائی و گوشہ نشینی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام بھی کیا وہ اللہ عزوجل کی مرضی و منشا سے ہی کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابوطالب سے کہا کہ آپ میرے کان میں ہی کہہ دیں کہ میں نبی برحق ہوں اور آپ مجھ پر ایمان لے آئیں میں بروزِ محشر آپ کے ایمان کی گواہی دینے کے لئے کافی ہوں گا۔ حضرت ابوطالب نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اپنے بھتیجے کا تابع ہو گیا اور دین سے پھر گیا یا ڈر گیا ہے اس پر ایمان لے آیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیاء اللہ رحمہم اللہ مظہر حق ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے تو اپنی ساری اولاد کو ولی بنادیتے اور اگر علم علماء کے ہاتھ میں دے دیا جاتا تو وہ بھی اپنی ساری اولاد کو عالم بنادیتے لیکن یہ تمام امور اپنے اپنے نصیب پر موقوف ہے۔

نیز فرمایا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ مظہر حق ہیں اور جو فعل ان سے صادر ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل ہی کی جانب سے ہوتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ نہر جاری ہے' نہر کو یہ شرف حاصل ہے کہ پانی اس میں جاری رہتا ہے' اسی طرح اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو بھی شرف حاصل ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کو بوجہ کمال ان میں ظاہر کیا ہے کیونکہ مظاہر ممکنات برتنوں کی مانند ہیں کہ کسی برتن میں شکر ڈالی جاتی ہے اور کسی میں گندگی۔

نیز فرمایا کہ موجودہ زمانے میں جب بادل آتے ہیں تو بارش کی بجائے اولے برسنا شروع ہو جاتے ہیں جو ہمارے گناہوں کی شامت ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز بھی بادل دکھائی دیں گے جنہیں دیکھ کر دوزخی خیال کریں گے کہ بارش برسے گی لیکن بارش برسنے کی بجائے آسمان سے سانپ اور بچھو نازل ہوں گے جو دوزخیوں کے برے اعمال کی وجہ سے ان کی شامت ہوگی۔ وہ سانپ اور بچھو انہیں کاٹیں گے اور وہ آہ وفغاں کریں گے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا:

ترسم کہ روزِ حشر عناں برعناں روند
شیخاں خرقہ پوش برندانِ بادہ خوار

نیز فرمایا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت میں ایسی تاثیر ہوتی ہے جس طرح لوہا جب پارس کے پاس پہنچتا ہے وہ سونا بن جاتا ہے۔ کیمیائے سعادت میں آیا ہے کہ سالک کو چاہئے کہ چار چیزوں سے اپنا حصار بنالے۔ اول تنہائی' دوم کم بولنا' سوم کم کھانا اور چہارم کم سونا اور ابدال لوگ درجہ ابدالیت کو پہنچے ہیں تو انہی چار چیزوں کی بدولت۔ اس لئے سالک کو بھی چاہئے کہ وہ انہیں اختیار کرے تاکہ کامیاب وکامران ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہری و باطنی نعمتیں حاصل ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل حاکم الحاکمین ہیں اور اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ فتوحاتِ مکی میں ہے کہ کشف و کرامت کوئی چیز نہیں ہے بلکہ کشف و کرامت یہی ہے کہ سالک اپنے تمام اوقات کو اللہ عزوجل کی یاد سے معمور رکھے۔ ایک سانس بھی غفلت اور گمراہی میں نہ بسر کرے تاکہ ذوقِ عبادت پائے۔

نیز فرمایا کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم پر اس قدر عنایات فرمائیں کہ ہمیں ظاہری و باطنی نعمتیں حاصل ہیں۔ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہم پر روز بروز زیادہ سے زیادہ ہوتا جارہا ہے اور ہمیں کسی چیز کی محتاجی حاصل نہیں ہے۔ ہماری برادری کے لوگ ذریعہ معاش کے لئے گھاس اور ایندھن بیچتے ہیں اور اس طرح اپنے رزق کا بندوبست کرتے ہیں۔

زن و فرزند اور دوسرے دنیاوی اسباب:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زن و فرزند اور دوسرے دنیاوی اسباب کا تعلق راہِ حق کا مارنے والا ہے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندی کا یہ شعر پڑھا:

• گائیں بلائیں تے مال جنجال
فرزند تے دال ہنی وبال
جو کوئی رہے انہاں تھیں دور
ہوسی اوہ خوشحال ضرور

ضروری علم تو علم فقہ اور تفسیر ہے:

مولوی شہسوار نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حکماء اپنے علوم کو بیان کرتے وقت آسمانوں اور ستاروں کا علم بیان کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ضروری علم تو علم فقہ اور تفسیر ہے کیونکہ فرض و واجب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنت، مستحب، حرام اور مکروہ کا جاننا علم فقہ پر موقوف ہے باقی تمام علوم سروردی ہے سوا کچھ نہیں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو علم عشق الٰہی اور علم سلوک کی تعلیم دیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

اللہ عزوجل کی نوکری:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر دعا فرماتے کہ اللہ عزوجل مخلوق کا محتاج کسی کو نہ بنائے کیونکہ مخلوق کی محتاجی نہایت ذلت کا مقام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کو صرف اللہ عزوجل کی ہی نوکری کرنی چاہئے کیونکہ لوگوں کی نوکری کرنا ذلیل ہونے کے مترادف ہے۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنایا کہ روٹی کی امید میں جان کو خطرہ میں ڈالنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں ہے۔

نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل کی نوکری میں بے شمار دینی و دنیاوی فائدے ہیں۔ اللہ عزوجل کی نوکری اس کی عبادت کرنا ہے اوامر کا بجالانا ہے اور جن کاموں سے منع فرمایا گیا ہے ان کو کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔ اللہ عزوجل کی نوکری یہ ہے کہ ہمیشہ اس کی اطاعت و بندگی کی جائے چنانچہ جب اللہ عزوجل بندہ کی عبادت کو قبول فرمالیتا ہے تو پھر اس کی اولاد کو قیامت تک کے لئے خوشحال کر دیتا ہے چاہے وہ جس حال میں بھی ہو، نیک ہو، بد ہو، خواہ کیسی ہی ہو اللہ عزوجل کسی ولی کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا۔

اعمالِ حسنہ اور اخلاقِ حمیدہ کام آئیں گے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس اور شیطان جب انسان پر غلبہ پالیتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف بھی اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور وہ گناہوں کو کرنے میں تیز ہو جاتا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے مناسب حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نفس اور شیطان کے غلبہ سے ایک اجنبی عورت کو زبردستی پکڑ لیا۔ اس عورت نے چلانا شروع کر دیا۔ لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ اس شخص کو پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے۔ حاکم نے کہا کہ تمہیں میرا خوف نہ تھا جو تم نے یہ کام کیا۔ اس شخص نے جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا کہ اس وقت مجھ پر نفس و شیطان کا شدید غلبہ تھا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا خوف بھی میرے دل سے جاتا رہا تھا پھر میں تمہارا خوف کیونکر کر سکتا تھا۔

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کوئی اچھے عمل کرے گا وہ اپنے لئے کرے گا اور جو برائی کرے گا وہ بھی اپنے لئے کرے گا اور اللہ عزوجل بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اعمالِ رذیلہ اور اخلاقِ ذمیمہ سے باطن کو پاک کرنا سالک کے لئے بہت ضروری ہے نہ کہ وہ اپنے ظاہر کو رنگارنگ ملبوسات کے ذریعے آراستہ کرے۔ بروزِ محشر اعمالِ حسنہ اور اخلاقِ حمیدہ کام آئیں گے نہ کہ ظاہری صورت۔

نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو کوئی دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے دراصل وہ اپنے ساتھ برائی کرتا ہے اور جو کوئی کسی کے ساتھ اچھا کرتا ہے وہ حقیقت میں اپنے ساتھ اچھا کر رہا ہوتا ہے۔ نیز جو چیز بغیر سوال باطن کے حاصل ہو اس چیز میں بہت فائدہ ہے کیونکہ وہ چیز اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے بھیجتے ہیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ہر درے باطن بہتر است از ہر در ظاہر۔"

اور در باطن سے مراد یہ ہے کہ ظاہری سوال کرنے سے بچارہے اور یہ خیال اپنے دل میں کرے کہ فلاں شخص مجھے فلاں چیز دے دے زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ ظاہری سوال کیا جائے۔

باغ سے مراد:

ایک مرتبہ چند لوگ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باغ لگانے کے لئے کچھ رقم طلب کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کام درویشوں کا نہیں ہے اور دنیادار اپنے مال کو لہو و لعب کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس وقت اللہ عزوجل ہمیں کچھ دیتے ہیں ہم اسے علماء و فقراء میں تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ وہ اطمینان سے علم حاصل کریں اور یادِ الٰہی میں منہمک رہ سکیں۔ باغ لگانا امراء کا کام ہے جو کہ اپنے مال کو دنیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فضول کاموں میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے ہزاروں روپے طوائفوں و پرندوں پر خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ سب کام لہو ولعب کے ہیں درویش کے باغ اس کے دل میں کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور باغ سے حقیقی مراد استقامت شریعت ہے اور جو شریعت کے احکامات پر عمل کرتا رہا اس کو مرتبہ طریقت بھی حاصل ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ شریعت میرے اقوال' طریقت میرے افعال اور حقیقت میرے احوال کا نام ہے۔

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ورد تمام اوراد سے بہتر ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان بھی یہی ہے کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ ایک روز ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! مولوی غلام رسول بہاولپوری مدرس اور عالم دین ہیں لیکن ان کی معاشی حالت بہت خراب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رزق اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اس لئے اپنے رزق کے لئے اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا چاہئے جو ہمیشہ رہنے والا ہے اور تمام مخلوقات کا رزق اسی کے ذمہ ہے جیسا کہ اس کا خود کا فرمان ہے کہ زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ عزوجل اپنے دوستوں کی حرمت سے مخلوق کو رزق دیتے ہیں اور بارش برساتے ہیں۔ نیز فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ انہی کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے اور انہی کی وجہ سے لوگوں پر بارش کی جاتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اپنی روزی کیسے حاصل کرو گے اگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم تمہیں روزی نہ پہنچائیں۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی برکت اور وسیلہ سے روزی ملتی ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعلہ عشق:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت کے لئے مرشد پاک قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر دہلی پہنچا تو حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے تھے۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر معتکف ہوئے اور بے شمار روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوا۔ بعداں میں قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوا۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کے بعد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی حاضری کے بعد میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوا۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر عجیب شورِ عشق تھا۔ لوگ زیارت کے لئے پہلے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے اور نہایت سکون و سلامتی کے ساتھ مزارِ پاک سے باہر آتے لیکن جب حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے تو بے اختیار رقص کرنا شروع کر دیتے اور ان پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے قریب پہنچا اور اپنی دستار اتار پھینکی اور رونے لگ گیا۔ بعدازاں طوائفوں کا ایک گروہ آیا اس نے پہلے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری دی اور امن و سلامتی کے ساتھ واپس آئے۔ پھر جب وہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے تو اپنے بال نوچنا شروع کر دیئے اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

نیز فرمایا کہ حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر بھی اسی طرح کا شعلہ عشق اٹھتا ہے اور جو کوئی ان کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہے اس پر بھی وجدانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ایک روز مجھے بھی حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب میں ان کی قبر مبارک کے پاس پہنچا تو میں والہانہ رقص کرنا شروع ہو گیا اور میری دستار میرے سر سے نیچے گر پڑی۔

نیز فرمایا کہ چند درویش حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس قدر مست و بے خود ہیں کہ کسی کی جانب التفات نہیں کرتے اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں' نہ ایک دوسرے کے پاس اٹھتے بیٹھتے تھے اور وہ عشق الٰہی میں مستغرق ہیں جیسا کہ ہمارے پیر بھائی اللہ عزوجل کے عشق میں مستغرق رہتے ہیں اور وہ کسی کی جانب متوجہ نہیں ہوتے۔

دنیا کو اور اہل دنیا کو چھوڑ دو:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تک رسائی صرف اس کی عنایت سے ہی ہو سکتی ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں راہزنی کرتے تھے اور ایک روز وہ ڈاکہ کی نیت سے ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں ایک قافلہ نظر آیا۔ اس قافلے میں ایک قاری تھا جو قرآن مجید کی آیت ذیل پڑھ رہا تھا جس میں فرمانِ الٰہی ہوتا ہے کہ زمین پر چلنے والے تمام جانداروں کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب جب یہ آیت سنی تو اسی وقت راہزنی سے توبہ کر لی۔

ایک دن میاں حاجی کاتب نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! میں زراعت کے کام سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا کے کاموں سے علیحدہ ہونا بہت مشکل ہے اور یہ سب اللہ عزوجل کی عنایت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔

نیز فرمایا کہ جب ہدایت کا وقت آتا ہے تو بعضوں کو پرندوں سے' بعضوں کو جانوروں سے اور بعضوں کو درختوں سے آواز آتی ہے کہ دنیا کو اور اہل دنیا کو چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اللہ عزوجل کی راہ میں نکل پڑتا ہے اور بے شک اللہ عزوجل جسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھا دیتا ہے اور وہ اس کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں۔

پیا بن نا کوئی ساتھی ہمارا:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک روز میاں اکرم نے عرض کیا کہ حضور! میاں خدا بخش لانگری کے بھائی میاں غلام رسول کا ایک بازو ٹوٹ گیا ہے اور وہ چند دنوں سے بستی تپ میں عاجز ہو کر پڑا ہے اور اس کے اہل و عیال نے اس کی کوئی خبر نہ لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے اندرونِ پہاڑ میں ایک درویش تھا اور اس کی زبان پر ہر وقت ہندی کا یہ مصرعہ ہوتا تھا:

"پیا بن نہ کوئی ساتھی ہمارا۔"

یعنی اللہ عزوجل کے سوا ہمارا کوئی رفیق، مددگار، ساتھی اور دوست نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل پر تکیہ کرنا چاہئے نہ کہ آل و اولاد پر کیونکہ اللہ عزوجل پر بھروسہ دونوں جہانوں کی مصیبتوں سے نجات کا باعث ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ کیا تو اللہ عزوجل نے آگ کو ان پر گلزار بنا دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غیر پر بھروسہ کیا اس لئے انہیں سات سال تک قید خانہ میں رہنا پڑا اور ان دونوں انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔

نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنی تمام مخلوق کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی۔ لوگوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت آہ و زاری کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے حضور بارش کے لئے دعا فرمائی تو آپ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ ایک عاجز و ضعیف بوڑھی عورت فلاں مقام پر قیام پذیر ہے اس کی پرانی کٹیا نہایت خستہ حال ہے اور اگر ہم نے بارش کی تو اس کی وہ خستہ حال کٹیا پانی میں بہہ جائے گی اس لئے ہم نے بارش کو روک رکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے اس پیغام کو سنا تو فوراً ہی چند آدمیوں کو اس بڑھیا کی جانب روانہ کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنہوں نے جا کر اس بڑھیا کی کٹیا کی مرمت کی۔ جیسے ہی اس بڑھیا کی کٹیا ٹھیک ہوئی اللہ عزوجل نے اسی وقت بارش نازل فرمادی۔

نیز فرمایا کہ اللہ عزوجل نیک اولاد' نیک ہمسایہ' نیک رشتہ دار اور نیک دوست عطا فرمائے کیونکہ بری اولاد' برا ہمسایہ' برا رشتہ دار اور برا دوست رنج وغم کا باعث بنتا ہے اور ان کی وجہ سے ایمان کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

نیز فرمایا کہ نیک اعمال جیسے نماز' روزہ وغیرہ سب اللہ عزوجل کی امداد سے پورے ہوتے ہیں اور برے اعمال جیسے زنا' شراب خوری اور غیبت وغیرہ سب نفس و شیطان کی ہمراہی میں ہی صادر ہوتے ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی کافی پڑھی:

نفس و شیطان زد کریما راہِ من
رحمت باشد شفاعت خواہِ من
نفس و شیطان ے برندازہ راہ ترا
تابیند ازند اندر چاہ ترا

خاصانِ خدا کا طریقہ:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاصانِ خدا کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ گنہگار سمجھتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو خود کو سب سے زیادہ گنہگار سمجھتا ہے اور برا آدمی وہ ہے جو خود کو سب سے اچھا خیال کرتا ہے۔

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ وہ صبر سے کام لے اور ہمیشہ اللہ عزوجل کی عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔

نیز فرمایا کہ اگر کسی کے گھر کو آگ لگ جائے تو اسے بجھانے کے لئے نہ جانا چاہئے کیونکہ بدگمانی کی وجہ سے صاحب خانہ دعویٰ کر دے گا کہ اسی شخص نے میرے گھر کو آگ لگائی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفس اور شیطان سے ڈرتا رہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ نفس اور شیطان سے ڈرتا رہے اور کبھی بھی ان کی جانب سے مطمئن نہ ہو۔ نفس اور شیطان ایسے دشمن ہیں جن کا خطرہ مہد سے لے کر لحد تک ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ شیخ صنعان نہایت صاحب کمال تھے۔ جب ان کو مصیبت میں مبتلا کیا گیا تو ایک یہودی بچے کی محبت میں مبتلا ہو گئے اور زنار گردن میں ڈال لی۔

نیز فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ اللہ عزوجل کی عبادت کبھی خالی نہ رہے کیونکہ جو کوئی موجودہ زمانہ میں زیادہ عبادت کرے گا وہ جلد اپنے مقصود کو پالے گا اور اس کو پہلے زمانہ کی نسبت دوگنا اجر ملے گا۔

غریب نواز! مہربان من:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب کوئی شخص عرض کرتا کہ حضور! مجھے رقعہ لکھ دیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ذیل کی عبارت لکھ کر لفافہ میں ڈال دیتے تھے۔

"غریب نواز! مہربان من! موجب نوشتہ بعمل آرند زیادہ والسلام۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے آزمودہ وظائف

- ہر نماز کے بعد اسم ''یاغفور'' کا سو مرتبہ ورد تمام خطرات کو دور کرتا ہے۔
- ہر نماز کے بعد اسم ''یاناصر یانصیر'' کا سات سو مرتبہ ورد دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ہر نماز کے بعد اسم ''یاکریم'' کا سو مرتبہ ورد رزق کی تنگی کو دور کرتا ہے۔
- ہر نماز کے بعد اسم ''یاقدوس'' کا ورد کرنے سے اچھے خلق پیدا ہوتے ہیں اور اللہ عزوجل نیک و صالح اولاد سے نوازتا ہے۔
- ہر نماز کے بعد اسم ''یامالک'' کا ورد کرنے سے عزت و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔
- ہر نماز کے بعد اسم ''یاسلام'' کا ورد تمام امراض سے نجات کا باعث ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصال

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں عبادت و ریاضت مزید بڑھ گئی۔ ایک روز حبیب اللہ خان تشریف لائے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روئی کے تین تکیے پیش کیے اور عرض کیا کہ حضور! ایک تکیہ پیٹھ مبارک کے لئے اور دو تکیے زانوؤں کے لئے ہیں۔ پھر انہوں نے ایک سوزنی بھی پیش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سوزنی کے علاوہ کچھ قبول نہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ کمالِ عشق الٰہی کی وجہ سے بے شمار عبادت، زہد اور ریاضت اختیار کرنے کے سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں پاؤں خستہ حال ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ درد کی وجہ سے بوریا پر بھی نہیں بیٹھ سکتے تھے لیکن پھر بھی فرائض و سنن کی ادائیگی اور نوافل کی باقاعدگی میں کچھ فرق نہ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے۔

ایک روز ایک شخص، حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گیارہ سو روپے نذرانہ پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نذرانہ تمام علماء، فقراء اور مساکین میں تقسیم فرمایا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آخری ایام میں قدرتِ الٰہی کے نظاروں میں اس قدر مستغرق ہو گئے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے روز خادم سے رکعات کی تعداد پوچھ کر نماز ادا فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے محرم الحرام کی انتیسویں تاریخ کو ذیل کا شعر حاضرین محفل کے سامنے سنایا جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ بعد ازاں مسلسل دہراتے رہے۔

آہن کہ بہ پارس آشنا شد
فی الحال بہ صورت طلا شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۶۷ھ میں جب صفر المظفر کا چاند نظر آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خدام اور مریدین سے فرمایا کہ اب میرے جانے کا مہینہ آرہا ہے۔ علی الصبح آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زکام ہو گیا اور ایک ہفتہ تک بخار رہا۔ ۷ صفر المظفر ۱۲۶۷ھ کو بعد نماز تہجد آپ رحمۃ اللہ علیہ اوراد و اذکار میں مشغول تھے کہ روحِ مبارک قفس عصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیماری کے دوران بھی اپنے معمول کے کاموں کو جاری رکھا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۸۴ سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ برس سے بھی زائد اپنا فیضان لٹاتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حجرۂ مبارک میں ہی سپردِ خاک کیا گیا جہاں نواب بہاولپور نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی تونسہ شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے اور بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

مقیم کوئے آں شاہم کہ اعلیٰ آستاں دارد
ملوکش جملہ مفتون و ملائک پاسباں دارد
مثالِ عشق ما آں شہ خوبانِ عبرانی
چو آں زالے کہ درد ستے نیدہ ریسماں دارد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلفاء وسجادہ نشین

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دوفرزند تھے جن کے نام خواجہ گل محمد اور خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے وخلیفہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے۔ حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کو تعمیرات کا ازحد شوق تھا۔ تونسہ شریف کی تمام عمارات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی زیر نگرانی تعمیر ہوئی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح نہایت رحم دل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۹۱ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہونے والوں کی تعداد بے شمار ہے جن میں سے سینکڑوں مریدین سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی، حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، حضرت مولانا فیض بخش للہی، حضرت مولانا امام الدین، حضرت حافظ سیّد محمد علی خیرآبادی، حضرت مولانا محمد علی مکھڈی، حضرت صاحبزادہ نصیرالدین، حضرت محمد باراں کلاچوی، حضرت حاجی نجم الدین، حضرت سیّد حسن عسکری دہلوی، حضرت مولانا محمد حیات دہلوی، حضرت پیر محمد فاضل شاہ گڑھی شریف، حضرت میاں نظام الدین بمبئی والے، حضرت سیّد مستان شاہ کابلی اور حضرت شیخ احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہم جیسے نابغہ روزگار اولیاء اللہ شامل ہیں۔ ذیل میں صفحات کی کمی کے باعث آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دو خلفاء کا مختصر تذکرہ بیان کیا جارہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب کچھ واسطوں کے بعد صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم کے لئے پنجاب کے مختلف مدارس میں زیر تعلیم رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض حاصل کیا۔

والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ تعلیم کا ازحد شوق تھا۔ دورانِ تعلیم ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں موجود تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے پاپیادہ اپنے گاؤں للہہ تشریف لائے۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں پہنچے تو والد بزرگوار اس وقت گاؤں سے باہر کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ کسی نے انہیں بتایا کہ فرزند فیض بخش (رحمۃ اللہ علیہ) گھر آیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کیا وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے آیا ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ابھی ان کی تعلیم جاری ہے وہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ اس سے جا کر کہہ دو کہ جب تک تعلیم مکمل نہ ہو جائے وہ مجھے کبھی اپنی شکل نہ دکھائے۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ پیغام ملا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت واپس دہلی لوٹ گئے۔

حصولِ علم کے بعد حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ ' حضرت مولانا محی الدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس دوران شیخ قدس سرہٗ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ ہندوستان میں پھیل رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی بے چین طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت کیا اور خلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک بیکانیر میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس میں مشغول رہے۔ اس دوران بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیکانیر سے واپس جانے لگا تو میری خدمت میں فتوحات کا ایک ڈھیر لگ گیا۔ میں نے وہ تمام فتوحات اونٹوں پر لدوائیں اور شیخ قدس سرہٗ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تونسہ شریف حاضر ہوا اور تمام مال ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ شیخ قدس سرہٗ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تو میں نے فرمایا کہ حضور! میں دنیا نہیں چاہتا میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دامن اسی لئے تھاما تھا کہ مجھے معرفت الٰہی کی دولت حاصل ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب میری بات سنی تو بے حد خوش ہوئے اور مجھے اپنے گلے سے لگا لیا۔ شیخ قدس سرہٗ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا گلے سے لگانا تھا کہ مجھے دونوں جہان کی نعمت حاصل ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ اب تم اپنے گھر چلے جاؤ اب دنیا کبھی تمہارے گھر نہیں آئے گی اور عشق الٰہی کی دولت سے تمہارا گھر ہمیشہ بھرا رہے گا۔

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ جب للہہ پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حصہ کی تمام جائیداد اور زمین وغیرہ اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ''تارک الدنیا'' مشہور ہو گیا۔

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۵۲ھ میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک للہہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آبائی گاؤں میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے حضرت حافظ ناصر الدین اور حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ پر انوارِ الٰہی کا غلبہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بوقت وصال کیفیت یہ تھی کہ ایک نگاہ جس پر ڈال دیتے تھے اس کی عجیب حالت ہو جاتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے کچھ عرصہ قبل بھیرہ کے مشہور بزرگ حضرت میاں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ حضرت خواجہ فیض بخش للہی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دو عظیم الشان خلعتوں میں سے ایک خلعت کا مقدر ہو چکا ہے۔ ان میں ایک خلعت 'خلعت محبوبی ہے اور دوسری خلعت بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہونے کی خلعت ہے۔

فرمودات:

- میری اولاد میں سے جو دین پر قائم رہے گا اللہ عزوجل اسے ضائع نہیں فرمائے گا اور جو دین کو چھوڑ دے گا اس کے ساتھ میرا اور اللہ عزوجل کا کوئی تعلق نہیں رہ جائے گا۔
- صحیح مسلمان ہونا اور اسلام کا بدرجۂ کمال حاصل کرنا بے حد مشکل ہے۔
- جس طرح نہر میں پانی جاری رہتا ہے اس طرح اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ عزوجل نے ان میں اپنی صفات کو جاری فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے نامور بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع شریعت و طریقت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے عارفین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ "شمس العارفین" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نسباً کھوکھر سیال تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے مورثِ اعلیٰ شیر کرم علی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پانچ پشت پہلے ہوئے ہیں۔ حضرت شیر کرم علی رحمۃ اللہ علیہ ریاضت وعبادت میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار سیال شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام میاں محمد یار رحمۃ اللہ علیہ تھا اور والدہ کا نام جنت بی بی رحمۃ اللہ علیہا تھا جو کہ قرآنِ پاک کی حافظہ تھیں اور بچیوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۱۴ھ بمطابق ۱۷۹۹ء کو موضع سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والدین نے نومولود کا نام "شمس الدین" رکھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جس وقت پیدا ہوئے اُس وقت پنجاب پر سکھوں کی حکومت تھی اور ان کا رویہ ظالمانہ اور جابرانہ تھا۔ سکھوں کا مسلمانوں پر تشدد دن بدن بڑھتا ہی جارہا تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت میاں محمد یار رحمۃ اللہ علیہ اپنی حق گوئی کی وجہ سے سکھوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ان کے ظلم وستم برداشت کرتے رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی عِشیہ کو بچپن میں عام بچوں کی طرح کھیل کود سے کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ آپ عِشیہ کے والد ماجد نے بچپن میں ہی قرآن پاک کی تعلیم کے لئے قریبی مدرسہ میں داخل کرا دیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ نے سات برس کی عمر میں قرآنِ پاک ختم کر لیا۔ بعدازاں آپ عِشیہ اپنے ماموں میاں احمد دین کے ہمراہ میکی ڈھوک پنڈی گھیپ تشریف لے گئے جہاں کچھ عرصہ میں نامِ حق اور کریما وغیرہ کتب پڑھیں پھر مکھڈ چلے گئے جہاں تیرہ برس مقیم رہ کر دین کی تمام کتب کی تعلیم حاصل کی۔

مکھڈ میں حضرت مولانا علی محمد مکھڈ عِشیہ کے علم وفضل کا بڑا شہرہ تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ ان کی خدمت میں حصولِ علم کے لئے حاضر ہوئے۔ اپنے علمی ذوق کی وجہ سے جلد ہی حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ اپنے ساتھیوں سے آگے نکلے گئے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ کی ذہانت اور اُن کے شوق نے حضرت مولانا علی محمد مکھڈ عِشیہ کو بے حد متاثر کیا جس کی وجہ سے وہ اپنے اس ہونہار شاگرد پر خصوصی توجہ فرمانے لگے۔ جب کھانے کا وقت ہوتا تو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھاتے اور کھانا کھلاتے۔ حضرت مولانا علی محمد مکھڈ عِشیہ اپنے اس ہونہار شاگرد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ کے ساتھ مختلف علمی مسائل پر گفتگو کرتے جس سے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ کی خفیہ صلاحتیں بیدار ہوئیں اور آپ عِشیہ میں مزید علم حاصل کرنے کا شوق اور زیادہ بڑھتا گیا۔ آپ عِشیہ نے حضرت مولانا علی محمد مکھڈ عِشیہ کی خدمت میں رہ کر منطق، فلسفہ، صرف ونحو اور عربی وفارسی میں مہارت حاصل کی اور پھر مزید تعلیم کے حصول کے لئے ضلع کیمبل پور کے موضع اخلاص کے ایک مدرسہ میں تشریف لے گئے جہاں پر آپ عِشیہ نے فقہ کی تمام کتب کا مطالعہ کیا۔ بعدازاں واپس حضرت مولانا محمد علی مکھڈ عِشیہ کی خدمت میں آگئے۔

جن دنوں میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عِشیہ دوباہ واپس حضرت مولانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد علی مکھڈ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے انہی دنوں ایک تاجر محمد امین تجارت کے سلسلہ میں افغانستان جانے لگا۔ محمد امین' حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیکی اور پارسائی کا معترف تھا اس لئے اس نے حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ حصولِ برکت کے لئے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے ہمراہ بھیج دیں۔ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا اوران کی رضامندی کے بعد انہیں افغانستان جانے کی اجازت دے دی۔ میاں محمد امین کو تجارت کے سلسلے میں افغانستان میں کچھ عرصہ قیام کرنا پڑا جس کا حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے کابل میں موجود جید علمائے دین سے اکتساب فیض حاصل کیا اور حدیث شریف کی سند بھی حاصل کی۔

حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ علم وفضل میں بے نظیر اور زہد وورع میں نمایاں مقام رکھتے تھے لیکن دل ابھی کسی ایسے صاحب کمال کے لئے تڑپ رہا تھا جو ایک نگاہ میں گھائل کردے اور اپنی توجہ باطنی سے حریم ذات کے دروازے کھول دے۔ کئی بزرگوں کی شہرت سنی ان سے ملاقات کے لئے گئے ان کو دیکھا اور لوٹ آئے۔ دل کی تسکین کا سامان کہیں بھی نظر نہیں آیا۔ ایک روز کسی نے حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا تو ان سے ملنے کو دل بے چین ہو گیا اور تونسہ شریف لروانہ ہو گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ عرض کیا کہ مکھڈ سے۔ انہوں نے اٹھ کر گلے سے لگا لیا۔ حضرت مولانا محمد علی مکھڈ رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو دل وجان سے فریفتہ ہو گئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔

چونکہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ مجرد اور آزاد تھے اس لئے انہوں نے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا قائم مقام اور فرزند کی مثال کل اموال کا مالک ٹھہرایا اور حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استادِ محترم کے فرمان پر ان کے مکان پر ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کو پتہ چلا تو وہ بڑے پریشان ہوئے اور وہ تونسہ شریف میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اکلوتے فرزند کو مکھڈ میں مقید کر رکھا ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا کہ وہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے والد محترم کے ہمراہ روانہ کر دیں۔ مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کے اس فرمان کو دیکھ کر اپنی جان کو قربان کر دیا اور حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے اعزاز سے ان کے والد محترم کے ساتھ روانہ کر دیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ تجرد اور تفسیر کے شہسوار تھے مگر اپنے والدین کے اصرار پر اپنے چچا میاں احمد یار کی صاحبزادی سے نکاح پڑھوالیا۔ جس وقت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً ۳۴ برس تھی۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں شریف میں مستقل قیام فرمالیا اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور سیال شریف کو ہی رشد و ہدایت کا مرکز بنایا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۴۲ء میں سیال شریف میں ایک بہت بڑی اسلامی درسگاہ کی بنیاد رکھی جس میں برصغیر پاک و ہند کے نامور علماء کرام کو دینی تعلیم کے لئے بلوایا گیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس زمانہ میں مسند ارشاد بچھائی اُس زمانہ میں برصغیر پاک و ہند میں افراتفری کا زمانہ تھا اور انگریز برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکے تھے۔ پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کر رکھی تھی اور پورا پنجاب ان کی لوٹ مار کا شکار تھا۔ اس دوران ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا واقعہ پیش آیا جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں پر ایک کڑی آزمائش کا دور شروع ہو گیا۔ مسلمانوں کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا اور مسلمان نہایت ابتری کی زندگی گزارنے لگے اور انگریزوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے لگے۔ ان ابتر حالات میں جب حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو ہزاروں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے اور اپنے دلوں کی تشنگی کو مٹانے لگے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق اوصاف محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سب افعال حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق تھے۔ دینی معاملات میں ہر وقت نیاز مندانہ پابند رہتے تھے اور مصائبات پر صابرانہ شکر کرتے تھے۔ شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ ہر شخص سے شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اور مسکینوں، یتیموں پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور بے شمار کرامات آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رونما ہوتی رہتی تھیں۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ پیر روشن ضمیر تھے۔ جب تک لنگر تمام حاضرین میں تقسیم نہ ہو جاتا تب تک خود نہ کھاتے تھے۔ ہمیشہ تھوڑا کھاتے اور پیاس کی تکلیف کو برداشت کرتے۔ نماز باجماعت ادا فرماتے تھے اور مرشد پاک کی جانب سے عطا کردہ اوراد و وظائف باقاعدگی سے مقررہ اوقات میں پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جب زیارت حرمین شریفین کے لئے گئے تو ایک دن شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نماز ظہر اپنے مریدین کو جمع فرمایا اور ان سے کہا کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ پیرزادہ کو بخیر و عافیت واپس لائے اور ہم غلاموں کو ان کے دیدار سے مشرف فرمائے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سربسجود ہو گئے اور دعا فرمانے لگے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سر سجدے سے اٹھایا تو حاضرین محفل نے دیکھا کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غم میں تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضرین اور مریدین بھی شامل ہو گئے۔ مریدوں نے وہ تاریخ نوٹ فرمالی جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے لئے کہا اور خود بھی دعا فرمائی۔ جب حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے تو پتہ چلا کہ اس روز واپسی پر حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو جہاز میں ہیضہ کا مرض لاحق ہو گیا تھا اور بظاہر شفاء کی کوئی اُمید نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس وقت اللہ عزوجل نے کوئی غیبی مدد فرمائی جس سے صحت یاب ہوئے اور وقت ظہر کا ہی وقت تھا اور وہی دن تھا جس دن حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو دعا کے لئے کہا تھا اور خود بھی سربسجود ہو کر دعا فرمائی تھی۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ طالب حق کو چاہئے کہ نمازِ شام کے بعد مکمل طہارت کے ساتھ قبلہ رُخ ہو کر مربع شکل میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے اور ہاتھوں کو زانوں پر رکھے اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی سے بائیں پاؤں کی رگ قیماس کو مضبوطی سے پکڑے جس سے حرارت پیدا ہو کر تصفیہ کا باعث بنے اس سے دل کی چربی جو خناس کی آرام گاہ ہے پگھل جاتی ہے اور وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔ پھر سب دنیاوی خیالات دور کر کے دل و زبان سے ذکر شروع کرے۔ ذکر سے پہلے درود شریف تین مرتبہ اور لاحول ولاقوۃ تین مرتبہ پڑھے پھر لا الہ الا اللہ بلند آواز سے شروع کرے۔ اس ذکر سے تصفیہ وتزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے اور اس کی ہمیشگی سے دل زندہ ہوتا ہے اور خواب و بیداری میں آوازِ ذکر محسوس ہوتی ہے۔ عمر دراز ہونے کے علاوہ محبت الٰہی کا جوش پیدا ہوتا ہے اور اس ذکر کا طریقہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ جب سانس اندر آئے تو لا الہ اور جب سانس باہر آئے تو الا اللہ کو زبان کی بجائے سانس سے کہے بلکہ زبان تالو سے چپکا دی جائے تاکہ حرکت نہ کر سکے۔ ان کلمات کی ابتداء اور انتہاء ناف سے کرے۔ ہر وقت اس ذکر کو جاری رکھنے سے دل خود بخود ذاکر بن جائے گا۔

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحت آخر دم تک بہت اچھی رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام معمولاتِ زندگی بہ احسن نبھاتے رہے مگر جب ۱۵ محرم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحرام ۱۳۰۰ھ کا دن آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادہ محمد دین کو بلایا اور اپنے وصال کی خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی تھی کہ میری عمر میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہو اور ان سے تجاوز نہ کرے۔ بالآخر ۱۸ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ عارضہ تپ دق میں مبتلا ہوئے اور چند روز بیمار رہنے کے بعد ۲۴ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیال شریف میں ہی مدفون کیا گیا اور مولوی معظم الدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک سیال شریف ضلع جھنگ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند تھے جن کے نام خواجہ محمد دین، صاحبزادہ محمد فضل دین اور صاحبزادہ محمد شعاع الدین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

فرمودات:

- جو شخص روزانہ سوتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہے وہ بُری خصلتوں سے بچا رہتا ہے۔
- درویش وہی ہے جو یادِ حق اور مخلوق پر شفقت کا حامل ہے۔
- بغیر ذکر دل کی صفائی اور فکر کی روشنی حاصل نہیں ہوسکتی۔
- حقیقی درویش وہ ہے جو خالق حقیقی کی عبادت ریا سے پاک ہو کر محض رضائے الٰہی کی خاطر کرے۔
- صوفی جب کامل تصورِ شیخ کو پالیتا ہے تو اسے کسی گناہ کی ہمت نہیں رہتی۔
- ادب آموزِ عشق ہے عشق جتنا زیادہ ہوگا اسی قدر محبوب کے آداب زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمودات

- مردانِ خدا وہ ہوتے ہیں جو ہمیشہ اللہ عزوجل کی رضا پر شاکر رہتے ہیں' ان کے کلام اور ان کے وجود میں نفسانیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔
- بندے کو اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہنا چاہئے کیونکہ تمام کاموں میں کوئی بھی کام بغیر حکمت کاملہ کے نہیں ہوتا۔
- مسلمانوں کو غیر مشروع امور سے دور رہنا چاہئے۔
- صفائی قلب اور روحانی ترقی کے لئے اتباعِ شریعت بے حد ضروری ہے۔
- جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ اللہ عزوجل کا محبوب و مقبول ہو گیا۔
- جو شخص اللہ عزوجل کی معرفت سے آگاہی حاصل کر لیتا ہے اس کو دنیاوی علوم کی بالکل حاجت نہیں رہتی۔
- بندگی کا حق یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے' اس طرح اللہ عزوجل تمہارے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔
- تلاش و جستجو سے ہی گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے۔
- کوئی بھی شخص ظاہر و باطن میں اتباعِ شریعت کے بغیر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہو سکتا۔
- خواصِ الٰہی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے رزق پر قانع رہو اور دل میں زیادتی کی طلب و حرص نہ رکھو۔
- علم بغیر ہدایت کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

- صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اشیاء کو عین حق جاننے کا نام وحدت ہے۔
- صوفیاء کرام جب لفظ عشق بولتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ذات بحت ہوتی ہے اور کبھی اس سے مراد محبت لیتے ہیں۔
- اگر مسافر تمہارے پاس آئیں اور اس رات تم فاقے سے ہو تو اس کو ایک نعمت عظیم سمجھو۔
- تمام عمارات کی نسبت دل کی عمارت اللہ عزوجل کی یاد کے لئے بہتر ہے جبکہ باقی تمام عمارتیں زوال پذیر ہیں اور دل کی عمارت ہمیشہ رہنے والی ہے۔
- گمنام ہونا مشہور ہونے سے بہتر ہے۔
- والدین مانند کعبۃ اللہ کے ہیں اگر والدین رد کر دیں گے تو وہ ہرگز مقبول نہ ہوگا۔
- اہل اللہ کا کام عقل وقیاس سے باہر ہے۔
- جس کسی کو اچھا اخلاق حاصل ہے اسے مرتبہ ولایت حاصل ہے۔
- فقیر سفید چادر کی مانند ہوتا ہے جس طرح سفید چادر میں داغ ہو تو نہایت برا معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر فقیر سے کوئی برا فعل سرزد ہو جائے تو وہ اس کے فقر کو داغدار کر دیتا ہے۔
- بدنی صحت تمام دنیاوی نعمتوں سے کئی گنا بڑھ کر ہے کیونکہ دینی دنیاوی کاموں کا دارومدار بدنی صحت پر ہے۔
- تصوف آزادی، فتوت، تکلفات کے چھوڑنے اور سخاوت اور دنیا کے خرچ کرنے کا نام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یاالٰہی عفو کن تقصیر ما
نیست جز تو کو کند تدبیر ما
مقتضی طبیعت ما چیست خبث
مقتضی طبیعت تو چیست قدس
واحدی بر وحدت ہر شے گواہ
زانکہ جز واحد نیائد راست راہ
نفس و شیطان مے برنداز راہ مرا
تابیند ازند اندر چاہ مرا
دستگیری کن چناں اے دستگیر
تا کہ ہر کس گویدت واہ دستگیر
کس نہ گشتہ از در تو ناامید
اے امید والے اے امید والے
چوں سلیمانم بکر دی اے کریم
حفظ ختم کن و شیطان رجیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابیات

۱۔ نافع السالکین از مولانا امام الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ تاریخ مشائخ چشت
۳۔ کشف المحجوب از حضرت سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ غنیۃ الطالبین از حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ مکاشفۃ القلوب از حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ تذکرہ اولیائے پاک وہند از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
۷۔ اللہ والے از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
۸۔ اقوال اولیاء کا انسائیکلو پیڈیا از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر

اکبر بک سیلرز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari